

بل لیاً خذ ما لاہنیاً لہ هذا من حیث المدّة فاماً من حیث النوع فلذات الدنيا مکررة مشویة بانواع الالام
بگز بے نایت کے داسٹے یہ افراطیش تربا معتبر مٹ کر ہوا رہا بعضاً جو عسکر سوریا کیلئے مدد کرنے والے تھین سے آلووہ بین
والشدائد والذات الآخرة صافیہ غدر و کدر تھے فاذن یظہر غلطہ فی قوله النقد خیر من النساء و عند ذلك
کہ لقد ستر ہوتا ہے اور حارسے اور اسوسن اور آخزت کی نہیں صفات او صفات اب اسکی ملکی صفات ظاہر ہوتی ہے
یوجہ الشیطان الی قیاس اخروہوان البیقین خیر من الشک والدنبیاً یقین و الآخرة شک فلا یترک البیقین و هذا
شیطان اکب اور قیاس منتظم کرتا ہے اور وہ یہ ہے یقین بستر ہوتا ہے شک سے اور دنبیاً یہ یقین ہے اور آخزت بن شک ہے سوریین کو سرکر نہیں کر سکتے اسی
القياس کثرة امام الاول نکون کل من اصلیہ باطل الان کون البیقین خیر الیس الا اذا كان مثله لامطلقاً
قياس پھر قیاس سے غراب تر ہے کیونکہ اسکی روشن اصل غلط ہیں اسیلے کہ تھیت جبھی ستر ہوتا ہے کہ شک کے مثل ہو وے کچھ کہ نہیں ۴
کا اتر نہیں دیکھتا کہ سورا الربنی شفت کر یقین جانتا ہے اور فالماء ہوئے میں شک ہے اور اسی ہے بیان کروی بد مردہ دو اپڑتے ہے
مرارة الداء على یقین وفي حصول الشفاء عمل مثلك لكن يقول المرادۃ اللہ اعقلیل بالنسبة الى امتداد المرض
تفی روکی تو پیشی ہے اور صحت ہونے میں شک ہے پر وہ یہ کتابے کہ الم کروی روکا پہنچت اور تھیں
الموعدی الى الہلاک فمن کان على شک في امر الآخرة یحجب عليه ان يقول لصبر ایام فلائق هومنتی الامر قليل
مرجحی جائے ہیں پھر سبکو آخزت کی بات بن شک ہو (۱۰) سپر لفسور واجب ہو کہ صبر کرنا چند روز کا یعنی ۲۰ روزات تک
بالنسبة الى ما یفأبل من امر الآخرة فان کان ما یقال فيه کذباً فما یفوتنی الا الشعماً یام حیات وقد كنت في العدم
پہنچت اسکے مقابل یعنی آخزت کے کتر ہے کیونکہ آخزت کا حال جو مشہور ہے اگر جبودت نکلا تو میرزا مصیش زندگانی کیا جاتا ہے لیکے اور تھیں میان لئے
من الاذل الى الاذان والحرثی بقیت فی العدم ولم اشعر وان کان ما یقال فيه صدقابقی فی النار دھرا طویلاً و هذا
اب ہم نا بروی تھا سو میں سمجھو گلا مدد و مہری رہا عیش حاصل نہوا اور اگر یہ مشہور یحیی ہوا تو میں زمانہ دراز تھا اسی صیحت کی طلاق
کی لا یطاق بہ و کذلک قال علی البعض الملحدین المنکرین للآخرة ان کان ما قلت حقاً تخلصتم فتخلصنا و ان کان
ہر جز نہیں ہے اصل ایسا ہی مل رضی الله عنہ نے اکب مدد سے جو آخزت کے مذکور تھا جواب ہیں ۵ فرمایا جو لوکتاتا ہے اگرچہ ہولو تم سمجھی بچے اور ہم سمجھی بچھو اور اس
ما قلت حقاً تخلصنا و هلکتم و لیس هذ القول منه علی شک في الآخرة بل كله الملحاد على قدر عقله و بين له
ہمارا قول حق ہوا تو ہم بچے اور تم اسے گئے اور یہ قول میں کا آخزت میں کچھ شک کی راہ سے زدھا بل کہ مدد سے اسکی عقل کے موافق کلام کیا اور اسکو ظاہر کرو یا
انہ ولان لم یکن متیقناً فهو مغوغ و فـ اما الاصل لثانی الیہ کیا ایضاً لان ذلکیہن
کہ بلاشبہ اگر وہ نہیں تھیں رکھتا تو وہ دھوکہ ہیں ہے اور اس قیاس کی دوسری اصل یعنی آخزت شکو کہ یہ سمجھی باطل ہے اسیلے کہ مومن کے خود اکب
عند الہم من دیاماتہ یہ دفع غزوہ الشیطان لاماً لاماً اذ اترک او امر الله تعالى و ضیع الاعمال الصالحة ولا بس المعاشر
یقینی باشکے اور اسکے ایمان شیطان کے فریب کو ذم کر دیتا ہے پہنچتا ہے کہ اسے جب احکام الہی کو تکریر اور اعمال صالحہ کو ضایع کیا اور سعاء سے
والمنکرات یکون مشارک للکفار ف هذا الغزو لكانه وان کان معتر فابکون الآخرة خيراً من الدنيا لکنه مآل
اور مذکرات میں جلا ہوا تو اس دھوکے میں کفار کا شرک ہو گیا اسوا سطہ کا اگرچہ آخزت کو دنیا سے ستر جاتا ہے اور افرار کرنا ایک دنیا کی طرف راغب ہو کر
اوی الدنيا او اثرها علی الآخرة واستحقاقن یکون من اهل النار کا لکفار لاماً ایضاً لان اصل الیمان
دنیا کو آخزت پہنچ کر دیا ہے اور سزاوار ہے کہ کفار کی طرح تاری ہو وے لیکن اسکا حال پہنچت کفار کے غصب تر ہے کیونکہ اصل ایمان
ینجحیہ من العذاب الابدی و یخرجہ من النار ولو بعد حين و هذ اهو فائلہ هجر الیمان سحلہ واما
اپری عذاب سے بھاگ دو زخم یعنی سے نکال دیگا اگرچہ کچھ مدت کے بعد اتنا تو فائدہ نہ رہے زمان کا ہے

الفنون بالمعنى فلا يكفي له مجرد الاعياد حده بل لا بد من ضم العمل الصالح إليه كما يدل عليه آيات القرآن
فالذكر بآيات عصودة سوا بين زواياها كان في شرحه **بلا اسْكَنْ سَاجِدَ عَلَى عَمَلِهِ بِجُمِيعِهِ** **بِنَاءً فِي قُرْآنِكَ**
من جملتها قوله تعالى **قَاتِلٌ لِّكَفَارٍ لِّيَنْ كَاتِبٌ وَّأَمَنٌ وَّعَمِلٌ صَالِحًا لَّهُمْ أَهْتَدُوا وَوَقْلَهُ تَعَالَى إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ
أَكْبَرُ** اور سيرتني شرحه أپسحه وتبصره اور كرے بحلا کام پھر راہ پر رہے اور آئیں جیسا کہ میراں کے
قریبین **الْحَسَنُ لِلْحَسَنِ لَيَنْ وَقَلَهُ تَعَالَى الْحَصِيلُكَ الْإِلَانَ لِلَّهِ نَحْسِنُ لِلَّهِ الَّذِينَ أَمْنُوا وَعَمَلُوا الصَّلِحَاتِ فَوَعَدَ اللَّهُمَّ فِي كِتَابِ اللَّهِ
تَزَكِيَّهُنَّكُمْ وَالَّذِينَ حَرَثُوكُمْ** بت تمر اترے دن کی مقرر انسان پر دو خانے ہے کرجیقین لائے اور کیے جعلے کام پس کتاب رسماں غیش کا وفادہ
تعالیٰ منوط بالایمان العمل الصالح جیسا کہ بالایمان حده فیمن قبلسانہ ان الآخر فخایرو ایلے نظرک العمل اشتعل لیتے
ایمان اور عمل صالح و ورزون پر موقوتہ نہ رہا ان پر نہیں پھر جسے زبان سے یہ افراد کا اگر تھہرا رہے والی ہے پھر جل خبر تک کر رہا صافیں خنول ہوا
 فهو رَمَغْرِبُتُ بِالْدُنْيَا وَالْمَرْوِيَّنْ بِهِلْمَانْ الْمُبَيَّنْ لِهَا وَالْكَارِهِنْ لِلْمُوْتَخِيَفَةِ قَوَاتِ لَذَا تَهَا الْأَخِيفَةُ فَوَاتَ لَذَا تَ
لو توہ دنیا کو رہو کے میں آتا ہوا لہذا پر خوش ہوتا ہے اور اسکی ہوتیں ہوتیں ہے ورنہ تابے سباد دنیا کی لذت خوت ہو جاوے یہ فتنہ نہیں ہے کہ آخرت کی لذت
الآخرہ و حصول عقابہ فہم کاءُهُمُ الَّذِينَ غَرَّنَاهُمُ الْحَيَاةُ الْدُنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ وَقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ غَنِمُوا بِاللَّهِ الْغَرَورِ
غوت ہو کر عقاب ہونے کے سویہ دلوں میں جن بندوں صور کارہ دنیا کی زندگی نے اور وہ آخرت سے خبر ہے اور
فَهُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الْأَعْمَالَ يُشْتَغِلُونَ بِالْمُنْكَرَاتِ يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ رَّحِيمٌ لَّنْ جُوْرِحَمْتَهُ وَمَغْرِبَتَهُ وَهَلْذَنَ
دو دو لوگ ہیں جو ہالہیں کرتے ہیں اور مسکرات میں مشغول رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کیم اور حمید اسکی رست اور مفتر کی امید ہے اور
الکلام و ان کا حجیجی کی نفیسه مقبولاً فی القلوب لَا ان الشیطان لَا يَغُوچِ الْانسان لَا يَكُلُمُ مَقْبُولُ
کلام اگرچہ فیضت ہیں راستہ دل ناتے ہیں
ہر انسان کو شیطان ایسی ہی باعث سبکاتا ہو جو خاہیں میں مقبول ہو
الظَّاهِرُ حَرَدُ الدَّاطِنِ وَلَوْلَا حَسْنٌ ظَاهِرٌ كَمَا اخْدَعَتْ بِهِ الْقَاتِلُوْنَ لَكِي النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَسْتَعْنَ لَكَ
اور باطن دن مرد و دو اور باطن طاہرین پسندیدہ ہنزو سے تو اسکی بات پر دل ہرگز غریب نہ کھاؤں یہی طبع السالم نے اسکے ظاہر کر دیا ہے فرمایا کہ
بِقَوْلِهِ الْكَيْسِيْنَ دَانَ نَفْسَهُ وَعَلَى الْمَبْعَدِ لَمْوَتِهِ وَالْعَاجِزُ مِنْ اتَّبَعِ نَفْسَهُ هُوَ نَهَا وَعَنِيَ عَلَى اللَّهِ هَذِهِ الْأَنْتَهِيَّةُ هُوَ الْعَزُورُ
ہر شیار وہ ہر جو اپنے آپ کو غیرتی سے اور آخرت کے لیے عمل کرے اور احمد رہ بے کہ ہوا دروس پر پیچے لگا رہے اور اسے آرزو میں کرے یہ آرزو بکانی ہی حکم کر جائے
الذی عَنِ الْشَّیطَانِ سَعَدَ وَسَعَادَ رَجَاءً حَتَّى خَدَعَ بِهِ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فَقَدْ شَرَحَ اللَّهُ الرَّجَاءُ بِقَوْلِهِ الَّذِينَ أَمْنُوا وَهَا حَرَقُوا
ازہل کرایہ نام کھا رہا تک کہ بت لوگوں کو اس فریبیں لے لیا ہے آر جو اسکے شرح اسد تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کر دی ہے جو لوگ ایمان لائے اور سمجھتے کی
وَجَاهَهُ لِلْوَسِيْلِ اللَّهِ اُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَقِيلَ الْحَسْنُ قَوْمٌ يَقُولُونَ نَرْجُو اللَّهَ وَلِيَضْيِعَنَ الْعَمَلَ فَقَالَ
اور اڑے اللہ کی راہ میں وہ امید و اشیاءں اللہ کی مرکے کسی نے حزن سے کہا ایک دو گیا کہتی ہیں اللہ میں کو امید کر اور عمل پر صاف کرتے ہیں جس میں کو
یہ مہات یہ مہات تلاٹ اما نہیم یا ترددون فیہ ما من رجاء شیئاطلیہ و من خاف شیئا هرب منه و کا لا یہت للہ
اس نہیں فسوس یہ آرزو میں ایکنیکلر میں پڑے ہیں جو شخص کسی کی آرزو کرتا ہو تو اسکو طلب کرہو اور جو کسی بات سے دڑتا ہو تو اس سے بھاگنا ہو اور جیسے دنیا میں
مزروع الاحراقۃ کذلک لا یحصل فی الآخرۃ اجر و ثواب لا بالایمان العمل کما کان معتوه ها من رجاء ولذ اولم ینکح
کھیتی ہو تو نہ نہیں کوئی ایسے ہی آخرت میں اجر اور ثواب بخون ایمان اور ایکل کے نہیں ملت اور جیسے نادان کھلا آئے جو شخص اولاد کی آرزو کرے اور کل ج
او نکھر و لم یجامع او جامع و لم یلزَلْ کنَّكَ، یکونَ هَلْعَوْهَا مِنْ جَارِمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يُوْئِدْ وَأَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ
ذکرے یا اصلی تکرے پر محبت نہ کرے یا جمل عجمی کرے پر نزل نہوا یہی نادان کھلا تاہر جو شخص رحمت الہی کی امید رکھے اور ایمان نہ لادے یا ایمان لادے پر عزم بالله
الصَّالِحَاتِ وَعَمَلَ الصَّالِحَاتِ وَلَمْ يَرُكَ السَّيَّاتِ وَكَمَا انْ كَمَّا منْ نَكَّ وَجَامِعٌ وَانْزَلَ يَسْعِيَ لَهُ ان یرجو حصول اللہ
ذکرے یا اعمال صالح بھی کرے پر بر ایمان نہیں موجود ہے اور جس سے جو شخص سکھ کرے پھر جامع کرے اور منزل ہو وے تو اسکو لائق ہے کہ اولاد کی آرزو کرے

وَإِنْ يَخَافْ عَدْمَ حَصْوَلَهُ كَذَلِكَ أَنْ مِنْ أَصْنَ وَعْلَمَ الصَّلَحَتْ وَرَكِ السَّيَّاَتْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْجُو حَصْوَلَ الْأَجْرِ
أَوْ رَأْدَلَادَهُ مِنْهُ نَكَبَهُ خَرْفَتْ كَرْبَهُ اِيْسَيْ بَيْ جَنْخَنْصَ اِيْمَانَ لَا يَا اُورَاعَالَ نِيكَسِيَهُ اَوْ رَبِّ اِيمَانَ
قِيمَهُ مُرَدَّهُنَّ تَوْاسُكَ لَاهُنَّ تَكَرُّرَ اِجْرَادَرَوَابَ كَامْتَقَعَ جَهْوَهُ
وَالثَّوَابَ وَإِنْ يَخَافْ عَدْمَ حَصْوَلَهُ فَالْوَاجِبَ عَلَيْهِ مُؤْمِنَ اِنْ يَتَوَبَ عَنِ السَّيَّاَتْ وَيَدَوْمَ عَلَى الطَّاعَاتِ
أَوْ رَجُوْمِيَ سَيْ دَلَّتَارَسَيْ لِبَسَ مُونَسَ بَيْ رَاجِبَهُ كَرَبَرَ بَيْلُونَ سَيْ تَوَبَ كَرَبَهُ
أَوْ رَهِيشَ طَاعَاتَ كَرَتَارَهُ

ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَلَا يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَا يَأْمُنُ مِنْ عَذَابِهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُعَافِ
بِحُجْرَتِهِ أَوْ بِجَاهِ دُونَزِنِ رَسْكِهِ أَوْ بِإِسْرَكِ رَحْمَتِهِ نَامِيدِهِ - بِشَكِّ جَوْنِصِ مُكْنَى وَدِينِنْ سِنْبَلَاهُ
قَدْ يَخْطُرُ لِلْتَّوْبَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ الشَّيْطَانُ أَكْنِي يَقْبِيلُ لَوْبِتِكَ مَعَ ارْتِكَابِكَ امْتِنَالَ تَلَكَ الذُّنُوبِ فَيَجُوبُ عِنْدَ
أَكْسِكِ دَلِيلِي كَبِيرِي لَوْبِي كَخِيَالِ آءِي بِرِاسِكَوْ شَيْطَانِ يُونِ بَكَ دَيَّاَ بِهِ تَسْرِي لَوْبِرِكِبَ قَبْرِلِ مُولِّي تَسْهِي
ذَلِكَ قَمْعُ الْقَنْوَطِ بِالرَّجَاءِ وَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ رَحِيمٌ لَغَفْرَانِ ذُنُوبِ الْمُتَائِلِينَ لَكَنَّهُ عَالِقٌ قَالَ وَلَا يُنْهِي لَغْفَارَةِ مِنْ تَأَبِ
كَرِيمِي كَرِيمِي لَرِيمِي دَارِمِي جَانِاً مَاهِيَيِي أَوْرِكِيَيِي كَرِيمِيَيِي أَوْرِجِيمِيَيِي لَوْبِيَيِي كَرِيمِيَيِي
وَسَعْدِيَيِي بِقَوْلِ الْتَّوْبَةِ وَقَالَ وَهُوَ الَّذِي يَقْبِيلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ فَإِنَّ التَّوْبَةَ طَاعَةٌ تَكْفِرُ الذُّنُوبَ كَلِمَاتِ صَغِيرِهَا
أَوْرِتِيَيِي بِقَوْلِ كَرِيمِيَيِي كَادِعِي كَيَا فَنِيَيِي أَوْرِتِيَيِي لَهِيَ تَوْبَةِيَيِي اَپْنِيَيِي بِقَوْلِ كَرِيمِيَيِي
أَوْرِتِيَيِي بِقَوْلِ كَرِيمِيَيِي جَوْنِيَيِي كَرِيمِيَيِي اَپْنِيَيِي بِقَوْلِ كَرِيمِيَيِي اَپْنِيَيِي بِقَوْلِ كَرِيمِيَيِي

يَقُولُ الشَّيْطَانُ لِهِ مَا لَكَ تَوْذِي نَفْسَكَ وَتَعْذِي بَهَا وَلَكَ رَبٌ كَرِيمٌ عَنْ فَحْشَةِ حِلْمٍ فَيُغَلِّبُكَ عَنِ الْمُؤْمَنَةِ
وَالشَّيْطَانُ أَسْكَوَهُ وَسُوسَهُ دَرِّيَاهُ بَهْنَى جَانَ كَوْنَجِيفَ اُورَنَدَابَ دَرِّيَاهُ بَهْنَى تِيرَابَهْنَى دَرِّيَاهُ كَرِيمَ اُورَفَغُورَ اُورَجَمَبَهْنَى سَوَاسَ فَرِيَسَ مِنْ كَارَبَهْنَى دَرِّيَاهُ كَرِيمَ
وَالْعِبَادَةُ هَذِهِ اَغْزُورُ وَعِنْدَهُ لَكَ يَجْبَلُهُ الْعَبْدَانُ يَسْتَعِلُ الْخَوْفُ وَيَخْوُفُ نَفْسُهُ بِغَضْبِ اللَّهِ هَقَالَ وَعَظِيمٌ عَقَنَ
بَازِرَتِيَاهُ بَهْنَى سُوَيْيَى غَزِرَتِيَاهُ اِسْتِيَّ حَالَتِيَاهُ صَرَوْرَتِيَاهُ كَآدَمِيَّ حَزْنَتِيَاهُ اُورَابَهْنَى لَفَنَّ كَوْنَجَبَهْنَى اُورَابَهْنَى كَهْنَجَبَهْنَى بَهْنَى عَذَابَهْنَى دَرِّيَاهُ بَهْنَى

وَيَقُولُ لِهَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَمَّا كَانَ غَافِلًا لِذَنْبِهِ قَابِلًا لِلتَّوْبَةِ هُوَ شَدِيلًا لِعَقَابٍ لِيَضْنَا وَإِنَّهُ مَعَ كُونِهِ كَرِيمًا
اور اسکو ہے بھائی کہ اس کا انتہا گناہ سجات اور تو پر تقول کرتا ہے پس وہ عنہ اب بھی سست ٹاکرتا ہے اور کر کم اور رسم بخوبی کر

علی الدنیا و اعراضہم عن طلعة اللہ تعالیٰ اھالیم السع للاحقرة وہم لا یعلمون انہ عن ورثہ میں جاء و قد اخبار البنی علیہ السلام طاعت الائے بے پرواہ اخزت کی سعی میں حیث کو صنیف کر دئی ہے اور وہ دینہ نہیں کسی محقق کریں شیطانی دھوکا اور جانین ہے اور بیشک بنی علیہ السلام جلد بیکھڑے

ان الغزو و سيفعل على اخر هذة الاممہ قال لا مام الغزالى قد كان ما الخدیبہ النبی علیہ السلام فان الناس في الزمان
کر عزور آنہ کو اس است پر بدل دز در رکپڑا جاویلا آئام غزالی کئتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے جو خبر دی سمجھی وہ ہو گئی کیونکہ اول زمانہ نہیں تو گہری شے
کا دل کا نہیں ای وطن نجحی الطاعات العیادات وی بالغون فی لاحتراف عن الشیمات والشہوات و مع ذلك کا فلینجاون
طاعت اور عبادت یعنی مشغول رہتے ہیں اور شبہات اور سٹہات سے خوب رکھتے ہیں اور سچھر بھی اپنے عال پر

على أنفسهم ويفجرون في الخلوات وأما الآلات فلتدى المخلوق أمنياً فرحاً غير خائفٍ مع اصرارهم على المعاصي
ذلك ترثى سمعة اور تهانىٰ مين روپا کر رئے سکتے اور اب اس زمانہ میں دیکھتے ہو کہ خلقت اسن کے اندر خوش و خدم بے غون و ہراس معاصی پر الہی ہوئی
و انہما کرم في الدنیا و اعراضهم عن طاعة الله تعالى ويزعمون انہم والقوں بکم الله تعالى وفضله
اور دنیا میں کچھی ہوں ملاعنة الہی سے بے برداہیں اور کہتے ہیں کہو العذر کے کرم اور فضل ہے جو ابھروسہ ہے اور اسکے

در این جوں لعفو کا وہ مغفرتہ وہ یقولون ان نعمتہ واسعہ و رحمتہ شاملہ و ایسے معاصلی لعباد فی بخار مغفرتہ در گذر اور خشیش کی امید ہے اور کہتے ہیں کہ اسکی نعمت فراخ ہر اور رحمت عام اور بندوں کے معاصلی کی اسکے دریا سے مغفرت میں کیا اصل ہے

وَيَسْمُونَ مُتَبَّهِمْ وَأَغْتَارَهُمْ رِجَاءً وَيَقُولُونَ أَنَ الرِّجَاءَ مَقَامٌ حَمْقٌ فِي الدِّينِ فَكَا هُمْ يُرَعِّمُونَ إِنَّمَا عُرِفُوا مِنْ كَرَمِ اللَّهِ
اَدَرَاسِ سَتَنِي اَوْ رَاغْتَرَارِ كَانَ اَمْ رَجَارِ كَحْمَجُورَ اَهْرَادَرَ كَتَتَهُزَنَ كَرَجَادِرِنَ هَرَنَ لَپَسْنَهَ بَيْرَهَ مَقَامٌ ہے
سوگُرِیاَیَہَ کَتَتَهُزَنَ کَرَهُ اَسَدَہَ کَرَمَ

تعالى فضلها عالم يعرّفه الآباء والأصحاب والسلف الصالحة المجالس لثامن السلوان في بيان فضيلته اللائق
الفضل، بما جانته من رأبها ورسماها من مائتين شهرين جانته سعى أزمه سنهون مجاس لغتوی اور سن غلق کی فضیلت بین اوس بیان دونوں تک

وَحْسَلَ لَظَّاً وَحَقِيقَةً فَقَالَ سُولَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرُونَ مَا الْكُثُرَ مَا يَدْرُونَ خَلَالَ النَّاسِ الْجِنَّةِ تَعْوِي اللَّهُ حَنَّ الْخَلْقَ هَذَا حَقِيقَتُ كَا مَسْوِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَانَ اتَّجَاهَتْ رَوْكَيَا ہَنْزَرْ ہے جَوْ جَنَّتَ مِنَ الْوَكُونَ کَرْ زَلَادَهِ لِبَجَا وَلِبَگِیَ بَرْ سَهْرَگَارِیَ اُورْ عَادَتْ نَكْ ۝

الحادي من حسان المصايم رواه أبو هريرة وَمَعْنَاهُ أَكْثَرُ اسْبَابِ السَّعَادَةِ الْأَبْدِيَّةِ إِمَامٌ يَحْصُلُ بِالْجَمْعِ بَنْ هَايْتَنْ
حدیث مصالح کی حسن حدیثوں میں بے ابو ہریرہ کی روایت یعنی اسکے مضمون یہ ہے کہ اکثر سبب سعادت اجری کا بروز نجاح کرنے اور دوسرے نصیلوں کی حاصل
الْخَصْلَتَيْنِ فَإِنَّ التَّقْوَى اِسْتَارَةُ الْحَسْنِ الْمُعَامَلَةُ مَعَ الْخَالِقِ وَحْسَنُ خَلْقِ اشْتَارَةُ الْحَسْنِ الْمُعَامَلَةُ مَعَ الْخَلْقِ فَعَلَى
نهیں ہو سکتا کیونکہ لفظی سے اشارہ طرف نیک معاملے کے ہر ساتھ فائق کے اور حسن نظر اشارہ طرف نیک معاملے کے طلاق سے ایک

هذا يعني من علمان سعادة الدنيا فانية وإن سعادة الآخرة باقية، إن يختار سعادة الآخرة على سعادة الدنيا وسعادة مواتي لائق هي أسلوب حياة جانبي يكرس حادث دينوي فنا هو نذالي، يُمْكِن أن يختار سعادات أخرى في رحمة الله تعالى، وإن سعادات مواتي لا يتحقق إلا في حادث دينوي يُمْكِن أن يختار سعادات مواتي في رحمة الله تعالى.

الآخرة لا تحصل الا بيقواى الله تعالى لأن حسن الخلق وان ذكر محبتها اهتماماً بشانه لأن دخل في ما لا ينكر عبارة اخروي بدن لقتوى اللى ك مسائل نحن هوى كينزك حسن خلق اگر جم اسکے ساتھ عظمت شان کے یئے نہ کوئی تحریر پڑھ لقتوى اسی میں داخل ہے اسیلے کہ لقتوى ایسے کہلاتا ہے

عن اجتناب ملذات والمنهي عنها وایتیان المعروفات والمامور بھا وبما تحصل خیرات الدنيا والأخرة أما المحدثات اللذیۃ ملذات او مننعت سے بچنا اور امورستہ اور خدا کے فرمودہ کو بجا لانا اور اسمی متن دینا اور آخرت کی خوبیاں موجود ہیں پھر خوبیاں دینا اک

فمنها المحفظ والحراسة كما قال الله تعالى لَمَنْ تَصْبِرُهَا وَسَعَوا لَكَيْفَرُكُمْ كَيْدُهُمْ سُتْرٌ وَمِنْهَا الْجَاهَةَ مِنَ الشَّرائِكِ وَالرِّزْقِ

من حلال حما قال الله تعالى ومن ينقي الله بمحرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب وأما المثيرات الاحزبية
جنتا نچن السعد تعالی فاما تکر اور جو کوئی در ترا رہے اترے وہ کر دے اوسکا لذت اور روزی دے اسکو جان سائکونیاں نہیں اور آخرت کی خوبیوں پر یہی

فِيمَنْ أَصْلَحَ الْعَمَلَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قَوَّا اللَّهَ وَقُوَّةً لَوْا فَوْكَ لَاسَدَ نَيْلَ لَيَصْلَحَ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَمِنْ
دِرْجَاتِ عَلَى كِبِيرٍ جَنَاحِيْجِ اسْرَاعِ الْفَرَّاتِ مَسَے اور ایمانِ دارِ دُرْزَ میں رہوں والترے اور کمو بات سیدھی کر سوڑا رہے تکوں سخا رے کام اور زانیں سے

قول العمل كما قال الله تعالى إنما يتقى الله من المتقين ومنها الأكرم ولا عزاز كما قال الله تعالى إن أكرمكم
بركت عمل كل جنابه الشرعاني فرماه ربيه مقبول كرتاً به سوادب واللون سے اور آئین سے اكرام اور عزاز معاً ما هر بشك عن اتكان
عند الله أتقنك و منها البشارۃ كما قال الله تعالى أللذین امنوا و كانوا يتقون لهم البتیری في الحیوة الدنيا
آئی کو ربی جسکو ادب بڑا اور آئین سے مزدہ جنابه الشرعاني فرمائے گاری کرتے اکتوبر ۱۹۷۴ء دنیاکی جیتے
وفی الآخرة و صراحتها البخاریة من النار كما قال الله تعالى ثم نجح الذین اتقوا و تذر الظلیلین فیما حثیا و منها الخلوص
اور آخرت میں اور آئین سے دو زخمر سے بحاجت جنابه الشرعاني فرمائے گاریں کو اسیں دھری تو آخرت میں سے جنت
فی الجنة كما قال الله تعالى لكن الذین اتقوا ربهم لهم جنت بحیی امن تحشر الاصح حاصلین پھرها و منها الدارجة
یعنی هر شے کو رہنا جنابه الشرعاني فرمائے گریں جو لوگ تھرست رہے اپنے رب سے اکتوبر نے جنے سمجھے ہتھیار میان
العلیا والمرتبۃ الفضوی لتی ہی حبیبة الله تعالى كما قال الله تعالى إن الله یحب المتقین ولو لم یکن المقاوم
اور انسنا کا مرتبہ یعنی مبت آئی اسکو خوش آئے میں اختیاط و اسے اور اکار تقوی میں

سوی هذہ الخصلة لکفت فکیف لا یسع العبد فی تخصیلها مع ان لها فضائل کثیرة سواها والقرآن
سواء اسکے کوئی خصلت نہولی تو بھی پھر آدمی کیونکر زسی کر اسکی حاصل کرے باوجو رکیہ آئین اسکے سوا سہی فضیلتیں میں اور
چلو بذکر فضائلها فانہ تعالیٰ قال فی آیۃ اللہ وَلِلْمُتَقِّیْنَ وَقَالَ فی آیۃ اللہ وَلِلْمُتَقِّیْنَ وَقَالَ فی آیۃ اللہ وَلِلْمُتَقِّیْنَ
اسکے فضائل سے پھر سے بیشک اسے تعالیٰ ایک آئین میں فرمائے اسدریہ قرآن کا اور دروسی آیت میں فرمایا اور آخر کو جمالیہ دلیل دلیل کا
وَقَالَ فی آیۃ اخڑی وَأَذْلَفَتِ الْجَنَّةَ لِلْمُتَقِّیْنَ وَغَيْرَهَا الْآیَاتُ الدَّالِلَةُ عَلَی فضیلۃ التقوی فانہ تعالیٰ فدقیق
اور ایک اور آیت میں فرمایا ام زر دیکھ لائے گئے بحشت ڈھواں کے اور سوا اسکے اور آئین جو تقوی کی فضیلت یہ دلایت کرتی ہیں اور ایضاً اسکے
بیان الادلیں والا خرین من حیث قال وَلَقَدْ وَصَدَنَا الَّذِينَ أَوْلُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِنَّمَا كَرِهُ أَنَّ الْعَوْالِمَ وَالْحَاصلَ
بیکو اوز تکمیل کو وصیت کی ہے جنابه الشرعاني کو رکھا ہے پسکے کتاب دلیل کو اور تکمیل کر دیتے رہوا ہے ماضی ہے
انہا جماع کل خیر وہی فی اللغة فرط الصيانة و فی عرف الشیعہ عبارۃ عن التوقی عما يضره فی الآخرة من فعل او
کر اسیں تمام خوبیاں جمیع ہیں اور تقوی لغتہ میں خوب امتیاط کرنے اور عزت شریعہ میں ایسے اعمال سے بچنے کو کہتے ہیں جو کرنے سے یا
ترک فیلزم اجتناب لکبائر بالاتفاق فی تخصیلها و عند البعض یلزم اجتناب الصغاائر ایضاً فی تخصیلها
جو ہوئے نے سے آخرت میں ضرر بخواہ سو واسطے حصول تقوی کے کارہ سے بچتے رہنا بالاتفاق لازم ہے اور بعضوں کی زر دیکھنے کیا جائے صفا و کعبہ بخوبی بخوبی زر دی
وهو الحق و قیل لا یلزم اجتنابها لانہا مکفرة عن مجتنب الکبائر فلا یسحق

اور یہی قول ہے اور کوئی کتاب ہر صفات سے اجتناب نہ کر کریں کیونکہ صفات اسکے اترتیبے ہیں جو کبائر سے بچتا ہے
العبد بھا العقوبة لقوله تعالیٰ إِنْ تَجْنِبُوا كَبَائِرَ مَا تَنْهَا عَنْهُ تَعْذِيْتُمْ سَيِّدِيَا لَکُمْ لکن هذلخطا
سو بندہ صفات کے بدلے سزا و اعقاب کا نہیں ہوتا اس آیت سے اگر تم بچتے رہو گے بڑی چیزوں سے جو نہیں ہوں تو اس کے سے تقصیر چھاری ہیں جو اخطا
مخالف لقواعد اهل السنۃ لان العقاب علی الصغیرۃ حائز عندهم ولو مع اجتناب لکبائر لان بعض
اصلیں سنت کے تو احمد سے خلاف ہے کہ کبائر کی صفتیہ برسمی عذاب بزرگ اسکے بچتا ہے اسی کے بعض فضیلہ نے اس
المفتر جعلوا الكبائر فی الآیۃ علی الواقع الشرک کشک الیہم و النصاری و المحوی غیرهم لان المطلقب عند عدم الفتنۃ
آئین میں کبائر سے مراد اقسام شرک کے ہیں جیسے ہیود اور لفشاری اور تجویس و عینوا کا شرک کیونکہ مطلق سے جو ون تریخ کے ذر کا مل مراد ہوتا ہے
یتصدّقُ إِلَى الْحَالِ وَهُوَ الشُّرُكُ وَبِاجْتِنَابِهِ مَعِيَاتٌ تُكْفَرُ عِيَدَةٌ بل یتحقق فی مشیۃ الله تعالیٰ لقوله تعالیٰ إِنَّ اللَّهَ لَا یغْفِرُ لَنَّ
غَنِیَاتِ کامل شرک سے اور شرک سے بچتے ہیں اور کتاب کا اثر نامقرر نہیں ہوتا بلکہ مشیۃ الہی میز رہتا ہے اس آیت سے بشک اللہ یعنیں بختا

یقین کر رہے و یغیرہ مادوں خلائق لمن یتکاء مع ان الاصوات علی الصفاۃ کبیرۃ فلا یکون مکفرۃ بل لا بد من اجتنابہ اور قد کرہ کا شرک بکھیر اور ائمہ سعیج بخشناسی ہے جسکو پاپے با وجود مکہ صفاۃ پڑتے رہنا کبیرہ ہوتا ہے پھر کفار کہ کب موسیکا بل امر سے بھی اجتناب ضرور ہے اور روی عن عطیۃ انہ علیہ السلام قال لا يبلغ العبدان نکون من المتعاقین حتیٰ یعنی مکاہلہ باس بہ حذرا عما به علیہ سے رہا ہے تو کبھی علیہ السلام نہ فرمای آئنی درجہ تقدیر کا سینیں پاتا جیتا کہ لا باس بکون نہ پوری ہے بخوبت ابتلا رہنی زلت کے علیہ سے رہا ہے تو کبھی علیہ السلام نہ فرمای اسی درجہ تقدیر کا سینیں پاتا جیتا کہ لا باس بکون نہ مکفرۃ عن محنت البخاری
باس و ہدالحد بیث نص نی لزوم اجتناب الصفاۃ فی تحصیل التقوی لامناعلی تقدیر کون نہ مکفرۃ عن محنت البخاری
اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اجتناب صفاۃ کے مضر رہ کر کیونکہ صفاۃ کو مانا کر کر کے بچنے والوں سے اگر باقیون
بیکون ہما لا باس بہ فیلزہ اجتناب رامق ان المعنی اللغوی الذی هو فحص الصیانۃ هر عی فی المعنی الشرعی امکن فحص الصیانۃ
ہما لا باس بہ فیلزہ اجتناب رامق صفاۃ سو اجتناب لازم ہے باوجود کہ لغوی معنی کی رنایت یعنی فربا میں ازیز شرعی معنیوں میں جمانکہ ہر سکے کرنی ضرور ہے
یقتضی اجتناب لکبائر والشہمات ایضاً لکن الاحتراظ عن جمیع الشہمات لا یکن فی هذا الزمان کما قال فاضیخان فی
احد ذر احتیاط کا نقاشاً یہ کہ کبھی کبھی اور شہمات سے بھی بچے یا کن اس زمانہ میں عامی شہمات سے احتراز نہیں ہو سکتا میا نہ چاہیے فی میں اپنے
فتاویٰ لیسن مانزار فی الشہمات و علی مسلم ان یتفق الحرام العائی و کذا قال صالحہ لهدایۃ فی التجنیس و نہ ما نہما اقبل سما
تی وی میں کستہ میں ہمارا زمانہ شہمات کا زمانہ نہیں ہر سار کا بھی رجیکہ حرام ظاہر سے پرہیز رکھے اور ایسے ہی ہر ایہ للتجنیس میں کتابہ کروان دوون میں کا زمانہ حجۃ شوریہ
سنتہ وقد یبلغ التأیینہ الآن ما بلغ ولا شک ان الفساد والتغیرین یبلان بزیادة بعد الرعائی عن عهد الدینۃ والسبب
سے پلے بی او راب توزیعہ کا حال ہے تو کہ اس میں کچھ شک تجوید ہے کہ محمد بن جریر سے زمانہ جتنا رور ہوتا ہے ایک دو اور تغیریں ہوتی جائے میں اور اس زمانہ میں
فی عدم امکان الاحتراظ عن الشہمات فی هذا الزمان عدلہ اموراً لا اول ان قوام المدن و انتظام المعاش لیں
شہمات سے احتراز ہونو سکنے کے کہی سبب میں اول یہ کہ بدن کی تندرستی اور گذران کا انتظام بدون تقدیر

و لا حیله فیہ الا التّسک بالروایۃ الضعیفۃ عن ابو سعید التّعسر الجمیع بین العد و الورز خصوصاً اور نہ ایمین کوئی جید بجوتے کے اُسی ضعیفہ روایت کے جراہ بوسفت سے ہر کیونکہ گنتی اور نول کا جمع کرتا ہے شواری خاص کر فی حق الفقراء وقد تقریر ان الضرورات تیسرا المخطوطات و الثاني غلبة الطمع على الناس بحسب تری کیڑا فغرا کے حق میں اور تیسرا تحریر جکا ہر کہ ضرورت میں منسخ چیز رباح ہو جاتی ہر آور دوسرے سبب لوگون پر طبع کا فاب ہو جائی ہر خانہ پر اکثر لوز کو کیا تھا میں میں کا یار صنوں بحقوق فقہم ولا یقعنی بخطوظہم بل یتحاوزون الى الحرام والثالث غلبة الظلم بين الخلق کا اپنے اپنے حق پر راضی نہیں ہے لے اور اپنے اپنے حصہ پر تقاضت نہیں کرتے بلکہ حرام نہ کر بحق حاجتے ہیں اور تمیسے خلقت میں ملکہ پاپیہا من الغصب والسرقة والخيانة والتزوير ونحوها والربيع غلبة الجهل على التجار والصناع والاجراء والشرکاء بحسبین لیتا پیر را لیتا خیانت کرن دنکاری اور اندھا کے جھوٹتے اصل یا سبب میں جمالت کا فلکہ سوداگریں اور گردوان اور زندوریں اور شکاری فی الاصل والعلة فلایراعون شرائط الشرع فی معاملاتہم فاذن معاملاتہم لاخلاقاً ما تطلیفیکوں سوی لاؤ شرعی شرطوں کی روایت اپنے کار و بار معاملے میں نہیں کرتے پس اب اُنکے معاملات اس سے خالی نہیں یا بھل ہونے پھر تو مکسویہ حرام اور قتل فتکہ فتنکون مکسویہم جبیشاً و الحرام لا یکون ملکا بالقبض مل ان امکن الرد اُنکی کمائی حرام ہوگی یا فاسد اور کروہ ہوئے اب اُنکی کمائی خبیث شکوہ ہوگی اور حرام چیز فتنہ کرنے سے ملک نہیں ہو جاتی بلکہ اگر اُنکے اُنکے الی صاحبہ یہ بحیث الودالیہ و بحیصل الا لش بغيره ولا يجوح لاحدا خذة بشراء او اجارہ او همیہ او صدقہ او ہتادیما مکن ہو تو شہادیا و اس بہوت اور بدین اسکے کنٹکار ہوتا ہر اور کسی کو اسکا لینا جائز نہیں خرید کر با اجازہ سے یا ہبہ سے یا مدد سے یا نحوہا اذلا یصلی بھا حللا لادان عذر الرد الی صاحبہ فسبیلہ الصدق لا غیر وکلیبیث انکان کسی اور وجہ سے امندا کے کیونکم کوئی وجہ حلت کی نہیں ہوا اور اکٹ کب یونہیا ناد شوار ہو تو اسکی راہ بجز مقدور ہے کہ کوئی نہیں اور جبیث ملکوں اگر وکلیبیث ملکا بالقبض لکن بحیث کے مالکہ الصدق و یا لش بغيره ولا يجوح لاحدا خذة الا ان یتصدق علیہ و هو فقیر فذ کمکوں ہو جہاں ہے پر اسکو کو واجب کر صدقہ دیں اور سو اسے صدقہ کے کنٹکار ہوتا ہر اسکی کو اسکا لینا جائز نہیں ہو جان جسکو صدقہ دیں اور وہ فقیر ہوتا کان کذلک فکیف یہیکن المعاملۃ بالناس فی هذا الزمان مع الاحتراز عن الشیمات فان کثیر صافی اینہم حال ہو تو اس نامہ میں لوگوں سے بیہمات سے بھکر معا لم کرنا کیونکر مکن ہو سکتا ہر کیونکہ دفعہ سیں میں من کا اموال اما حرام او خبیث لبیب ظلم لجھتم بعضا بالغضب والسرقة والخيانة والتزوير ونحو یا حرام ہیں یا خبیث شکوہ آپس کے ملے سے ببب غصب یا جوری یا نیات یا دعا بازی دعیت کے اول بیب عدم مراعات شرائط الشرع فی معاملاتہم فا لا خذ بالقول لا حوط و لا حذرا زعن الشیمات فی هذا یا اپنے معاملاتہم شرعی شرائط کی روایت چکرنے سے ایس محتاط قول کو لینا اور شیمات سے بھی اس الزمان بیت عیان لا یعامل مع الناس لیققى العزلة عنہم والغزار الی الجبال و سکن المغارا یہ بطور زمانہ میں یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے ساختہ کوئی معاملہ نہ کنیجے اور اُنے سراسر اُنہاں ہو کر بیاڑوں میں بجاگ جائیے اور زور اور زدنہ اور کوئی زمانہ میں یہ بیکاری کیا کر لیا اور میں یہ براہی حرج اور طاقت سے زیادہ تکمیل ہے اور شرع کے اندر یہ دونوں بدلات افس نہیں ہیں کیونکہ انسان کی شبیت مدنیت بالطبع لا ممکنہ ان یعیش و حدرہ بل لا بد لہ ان یعیش مع الناس فیتعمین فی هذا الزمان لا خالہ الا خذ عین سارہی یا کب ہو سکتا ہر کہ اکیلا لگزد ان کرے بلکہ بالغزور اسکی کہ ران آؤ میون میں ہوگی ایس زمانہ بالضرور مادا اُسی روایت سرین جاہیں چاہا قال محمد صن متعید من المشائخ من جوانا خذ ما للفدر بادنه و رضائیه بعض و بعض عوض صائم یعلم کونہ جو امام نہ کہتے ہیں ام اُنکے تین بعضا شایع ہیجرا اال اُسکی اجازت اور خوشی سے لینا بدینہ اور بیے بہ لہ جبتا صاف حرام علوم ہے

حراماً بعدها متسعاً باصول مقررة في الشع من ان اليه دليل الملك وان لا اصل في الاشياء الا باحده ق
جا ترتباً تزير قراري شرع سے شاکر کر قبضہ دلیل لکھ ہوتا ہے اور اصل اشیاء عن الاست ہے آخر
ان اليماليات لا يزول بالشك وانما يزول بيقدين مثله وان المتن بالحق والفسوخ اذا كان من الثق لا يتع
يقيدين شک سے منع نہیں ہوتا یعنی جب ہی جاتا ہے تب ویسا ہی یقین ہو اور شک عتمود اور نسخہ من الارفعہ رجیہ ہوتا ہے تو یقین کرنے سے
المتعیین بل یثبت بالدقة حتى لو انتیر الى المتن المقد ودفع خیره يمحون بخلاف المفيم فانه یتعین لعقد
شتین نہیں ہوتا بلکہ ذمہ بہ لازم ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر متن عقد کو اشارہ سے تعین کریں اور دو اور رسیہ دیں تو باہر از عقد بخلاف عقد ایسے عقد کر سکتے جو ہم نہیں
حتی لا یجوز اس تبدیلہ بالخرد اقامته مقامه لا بالفسخ وتكوار العقد قيما قال الكرخي قد صرحو بآئون الفتوی
یہاں تک کہ اسکا اورتھ سے بدل دینا اور بعد کو اسکی عکس بھی رکھ دینا جائز نہیں ہر جذک پلا عذر اور دوبارہ عقد کرنا جاوے اور مسک کرنا امام کرنی کے قول سے کہاں کہ کچھ نہیں
علیہ فی هذا الزمان ان المشتری بحرام بعینه ملال الطهیہ الا ان یتار الیہ حیان العقد ثم سلم فیح یکو ملکا خیث
کہ اسی اور نہیں کہ اسی پر یہ کسر خرمی ہوں یعنی متن میں حرام سے ملال ایکیزہ ہوتی ہے گرائیں صورت یہیں کہ عقد کرنے ہوئے اسیں حرام کی حرمت خانہ کو یہیں دیں اور اسی نہیں کہ اسی کے
واجب التصدق به اذا هبليه ابوحنیفة من ان الخلط الرافع للهتیز استهلاك موجب للملك والضمأن بكار وی
اسکا صدر ت کردیتا واجب ہے اور تک کرنا امام ابوحنیفہ کے ذهب کردار بیان ایکی نہیں بلکہ کرنا اسیں لکھاں ہو جاتی ہو رہا ہے اسیہاں میں اسیہاں
عنہ ان سبب الطیب وجوب الضمان لا اداؤه لغم ما لا یدک کله لا یتزک کله فان لا احتراز عن جميع الشهادت لما
نہ کرنا جو اسے مروی ہو کہ سبب ملت کا وہ ہو ضمان کا لازم آہو اسکا ادا کرنا نہیں اسیں جو جیزہ سر بر سر نہ اور سر بر سر نہ اسیہاں جو اسیہاں
لهم میکن ممکن افی هذا الزمان لزم لا احتراز عن الشهادت الیتی عکن لا احتراز عنها فیتحقق للتعوی لا ان الصالحة
وزیر ایڈین مکن نہیں ہے لذا اذکرنا ایسے شہادت سے جو کہ سهل ہیں واسطہ ثبوت تقویت کے لازم ہے اس واسطہ کے اثافت

الطاقة فمن اتفق عما في وسعه من الشهادات يرجى من فضل الله تعالى ان يعفو عنه ما ليس في وسعه
من افراد افات کہ لی ہو جو مشعر مقرر بشهادت سر بر سر کاربے تو ائمہ کے فضل سے امید ہے کہ اسکو ہدایت کرے جو اسکی طاقت سے باہر ہے
و يجعل له ثواب المتقين واما طعام اهل الوظائف من الاوقاف او بديت مدارف و فهو كسار المكاسب فانه الكسب
اور اسکی رثاب المتقين کا عنایت کرے اور راتخانہ و طفیداروں کا اوقاف میں سے باہمیت المال ہیں سو وہ ایسا ہی مدرسی اور حامی کمالی کی کہ فائدہ لینا
بالبسیع ولا جارة و نحوها اذا روى في ما شرائع الشرع كما يكون حلا لاطيباً كذلك ذلك الوقت اذا صدر وعنه فی شرائع
عن اصر احصار و غيره سے اگر اسیں شرطیں شرعی رعایت کی جاوے پیسے ملال سبب ہو اہر الیہ دتف ارشیع ہو اور شرطیں وتف کو اسیں
الواقف یکون حلا لاطیباً و کن ابیت المال بخل لمن کان مصروف الیہ و آخذ لا بقدر الحکایۃ و لفضیل الکھلایۃ عل
بر عایت کی جاوے نہ ملال طبیب ہو تا اہر اذکر ایسے بی بیت المال ملال ہوتا ہے اگر اسکے قابل ہو اور بقدر کفايت یہاں کے موافق
ما في الاجماء وغيره من لکب في السلوک ولا فرق بين الوقف وبين ابیت المال وبين غيرهما من المکاسب شکون
بيان اسیا وغیرہ کتب کے سلوك ہیں ہر اور درسیان وتف اور بہت المال وغیرہ آمد نہیں کے اس اب یہ کہ فرن نہیں ہے
کل منها حلا لاطیبا اذا روى في ما شرائع الشرع وفروعه کون حلا لاذالم يراع فيه شرائع الشرع وذكر ما في الواقف
کوہ سب ملال طبیب ہیں اگر نہیں شرائع شرائع عایت کی جاوے میں اور مرد از بیث ہونے میں اگر نہیں شرائع شرائع عایت نہیں اور واقعات میں میں مذکور ہے
ان الذين يقضون ويفتون لايشرعون بالتعليم ويأكلون من بيت المال فانهم ليسوا عاملين بالاجبيل هم
کوہ جو لوگ نہ کرے ہیں اور فتویٰ دیتے ہیں اور درس و تدریس میں صروف رہتے ہیں اور بہت المال میں سے کھاتے ہیں سوی لوگ میں قائمی قائمی مدرس و فتویٰ
عاملون ہدہ تعالیٰ و آجرهم على الله تعالى و کنکلک ما یعطیه الامراء واللاطین من اموالهم الى بحل حلال الريعان
بلکہ کہ رہ بار کرتے ہیں اور ایکجا اجر خدا ہے آئریسے ہی جو کہ امراء واللاطین ہیں میں بہ ملال ہمچنانکہ عدم سزا کو ہی ٹھہرائیں رام ہے

بعینه نعم درجات الحلال كثيرة عاليه بعضها على من بعض لكن في زماننا لا يمكن الاخف بالقول الا حوط في
آن ربی حلال کے بہت ہیں ایک سے ایک بالا پر ہمارے ذمہ میں تقویے کے اب میں استیاد کامل پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے
التفوی کان الا مستعفیاء البالغ فی الحلال علی قانون الورع الا علی فی نعانتا هما کی بعضی الی الحرج وهو مدحع فی اللذ
کیونکہ حلال کے اب میں نایت رسیہ کا سبائخ کرنے سے مدافن مواد اسی رتبے کے پریز کے ہمارے سخن میں ہر اچھے ہو ملے اور دین کے اندر جمع نہیں ہے
بل الشعو هوا المیزان المستقیمه فاما لا یزدّمہ الشعو حلال رحمة من الله تعالیٰ علی عباد فما ذا ممکن احد بالشرعية
بلکہ شرع سیدھی ترازوہ ہے سو سکو شرع برائے کئے وہ سب حلال ہے ایک طرف سے بندرنے کے حال پر کمال ترتیب ہو اور جب کوئی خروجیت سے سند لاوے
فلیں کحدان نیک علیہ لان الانوار علیہ استخفاف بالشرعية ومن استخفاف بالشرعية پیغاف علیہ زوال الیمان
بمحیر کے کام قد وربے کہ اس سے انکار کرے کیونکہ اپنے انکار کرنا مشریع کی تحریر ہے اور جو شخص مشریع کی تحریر کرے اپنے کفر کا خوف ہے
اذ اتحقق هذا فالورع والتفوی فی هذا الزمان ان یجعل ما فی يدکل انسان ملکا له عالم یتیقین انه بعدینه مغضوب
ذبی امریکا ہر اور قتوںے اس زمانہ میں یہ سبے کہ جو پیغمبر مسیح شخص کے قبضہ میں ہے اُس کی ناک ای جاوے بجک یقینی علمون ہو کہ خاص جو پیغمبر ہے
او مسروق وان علم یقینا ان فی ماله حرام اذ قد قال قاضیخان فی فتاواه رجل دخل عن سلطان فقدم الله علی
یا چور ای مولانا از الرجه بات یقینی علمون ہو کہ اسکے مالہ حرام بھی دنابجا آہوا سیکے کہ قاضیخان اپنے فتاوے میں کتابت کے اکیم شخص حاکم کے پاس گیا مانگت ہے کوئی بین
من الماکولات ان لم یعلم انه بعدینه غصب یحل له ان یاكل لانه لم یعلم بالحرمة والاصل فی الاستیاء الباحدة
کانے کو روی اگر یہ معلوم ہو کسی خاص غصب کی ہوئی ہر لوت اسکو کھالینا ملاں ہے اسی پے کہ اسکی حرمت معلوم نہیں ہے اور اصل اشیا میں اباحت ہے
وان علم انه بعدینه حرام لا یحل له ان یاكل منه لانه علم بالحرمة وسائل ابو بکر المبلغ عن الفقید انه لو اخذ
اور اگر معلوم ہو کہ خاص حرام ہے تو کہا ماما حلال نہیں ہے کیونکہ حرمت معلوم ہو گئی کسی نے ای بکر ثغی سے فتیر کا حال پوچھا کہ اسے اک
جائزة السلطان مع علمه ان السلطان اخذها غصبا یحل له ذلك قال السلطان ان خلط الدرهم
عطی سلطان کا مخصوص بجان بوجہہ کر لیلیا ذکیراً سکو ی حلال ہر جواب دیا اگر سلطان نے داہم اکیم قسم کے دوسرا
بعضها ببعض فلا باس باخذہ وان دفع الیہ عین الغصب من غير خلط لا یجوز له اخذہ قال الفقیہ ابواللیث
قریب بن معاویہ تو یعنی من بکھر خوف نہیں ہے اور اگر اسکو مخصوص بدرہم وہ کہ وہ بی بدن لانے کے ویہ یہ تو یعنی جاؤ نہیں ہر فقیر اور البت کہتے ہیں
هذا الجواب یستقیم علی قول ابی حیینۃ اذ عنده من غصب الدرهم من قوم و خلط بعضها ببعض علیکها اقارب
یجواب البر عین غصب کے قول پر درست میرتا ہے اسی پے کہ امام کے نزدیک اگر کسی نے داہم کسی سے چھپیں کہ وہ سرے میں ملادیے تو ناصل مانک
ویکون مدلیعا لهم وذکر فی دبستان العارفیات ان الناس اختلافا فی اخذ جائزۃ السلطان قال بعضهم یجوز
اور اسکا فرضدار ہو ہاتا ہے آور دبستان العارفیں میں مذکور ہے کہ فقایین در اب تبول کرنے عطی سلطان کے اختلاف ہر کوئی کتابت ہر جائز ہے
قال الله یعلم انه یعطیه من الحرام و قال بعضهم لا یجوز آما من اجازہ فقد ذهب لی عاروی عن علی بن ابی طالب
جیسا کہ معلوم ہو کہ حرام کا اہل دیا ہو اور کوئی کتابت ہے جائز نہیں ہے پھر جو شخص جائز کتابت ہے تو اسے رد اختیار کیا ہو جو علی اہن ای ملکیت سے روایت ہو
انہ قال السلطان یصیب من الحلال والحرام فما یعطیک خذہ فاما یعطیک من الحلال و روى عن عثمان علی السلام
کفر ای سلطان کے پاس ملاں اور حرام سب آنا از بھر جو بھج کو دیا ہو اور عمر سے روایت ہو کہ میں میر السلام نے
قال من اعطی سیئا من غیر مسئللة فلیا خذ لاقا نا ہو زرق رزقہ الله تعالیٰ و روى عن حبیب بن ابی ثابت انه قال
فرما جسکو کوئی شخص بے اسکے کچھ دیرے تو لینا پا ہے کیونکہ وہ اند تعالیٰ نے رزق بیجا ہے اور حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہو کہ کتابے
روایت این عمر و ابن عباس نے یا یتھما هدا یا المختار فی قبلہ تھا مجمع کونہ مشہور ابا الظلم و روى عثمان بن علی عجیۃ
کہ من نے این ملک اور این عباد نے روزوں کو رکھا ہے کہ اسکے پاس بدیع نظر کا آنا اور وہ دو ہوں لے لیتے اور جو کہ مختار اسلام شہور عطا اور کھوش ہے سر اور مدینہ سے

عن حماد ان ابراهيم المخفي خرج الى زهير بن عبد الله الاذدي وكان عاملاً على حلوان يطلب جائزته هو وابو ذئب
اور ذئب حمار سكره ایت کریمہ ترین کرد ابراهيم المخفي سهیرون عید اسدازدی کے پاس جمب وہ حلوان کا عامل تھا اپنا جائزہ لیتے گے

الحمد لله الذي نحمد له ما لم نعترف به شيئاً من عطائه حراماً بعينه وهذا قول أبي حنيفة **المجاز السادس**
محركتہ ہے ہماری بھی سند ہے جبکہ زرعلم وہ کوئی شرعاً طیہہ نام بعينہ حرام ہے اور تھی قول ابو حیان کا ہے **آفترین مجاز**

السُّلُونَ فِي بَيَانِ لِزُومِ طَلْبِ كُسْبَةِ حَلَالٍ وَأَطْيَبِ مِنَ الْمَكَاسِبِ فِيمَا قَالَ سُولُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بیان میں تلاش حلال کا لئے کرنے کے اور کوئی کام نہ پاک کرے اور کوئی سی بُرگی نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غراماً

ان اطيب ما اكلت من كسبكم وان اولادكم من كسبكم هذ الحديث من حسان المصايف وردته ام المؤمنين
بیشک پلیزه ترکھارا کھانا مختاری کا لی کا ہجو اور مختاری اولاد بھی مختاری کیا لی ہو یہ حدیث صاحج کی حسن مدحیون بن سے ہوا ام المؤمنین عائشہؓؑ کی
عائشہؓؑ وفیہ تحریریں علی الکسب لحلال لان المراد بالطیب ہمہ نا الحال و معنی الکسب الطلب السعی فی تحصیل
روایت سے آئین کب ملال کی ترغیب ہے اسی کے طبقے مراد یا ان حلال ہے اور کسب کے معنی تلاش اور کوشش رزق کے واسطے

الرُّزْقُ وَأَنْمَاجُ الْوَلَدِ كَسِيلَاتُ الْوَالِدِ يُطْلِبُهُ يُسْعَى فِي تَحْصِيلِهِ فَيَكُونُ مِنْ جَمِيعِ أَكْسَابِهِ فَيَجُولُهُ إِنْ يَا كَلْمَنْ
أَوْ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَسْتَطِعَ إِلَيْكُهُ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَلْتَمِسَ عَيْنَيْكُهُ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَرْتَمِسَ
كَسِيلَاتُ الْوَالِدِ يُطْلِبُهُ يُسْعَى فِي تَحْصِيلِهِ فَيَكُونُ مِنْ جَمِيعِ أَكْسَابِهِ فَيَجُولُهُ إِنْ يَا كَلْمَنْ
أَوْ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَسْتَطِعَ إِلَيْكُهُ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَلْتَمِسَ عَيْنَيْكُهُ إِلَادُوكَ كَمَا إِنْ يَرْتَمِسَ

بعض الناس الاشتغال بالكسب و قالوا الواجب على كل انسان الاشتغال بعيادة الله والتوكل عليه و
منہ کو انبیاء رکن کر رودہ کئے ہیں وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہر شخص پر شغل عبادت الہی کا اور اس پر بھروسہ کرنا واجب ہے اور

حجتہم قولہ تعالیٰ وَأَحَلْفُتُ أَنِّي وَالْأَنْسُلُ الْأَلَّا يَعْبُدُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ سَلَامًا وَحْرَا لِلَّهِ أَجْمَعِينَ مَا وَكَنْ
کلمہ بیان آئی ہے اور میں تسلیم نہ کر سکتا ہوں اور آدمی سوا نہیں بندگی کو آورے حدیث بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر وحی نہیں آئی کہ بال جمع کر کر سجارت کیا کر دن
التاجرین لکن او حمل اللسان بمحض بھکری و کن من السجدین واعبد ربک حتى یا تیک اليقین ح قال عامة اهل العلم
لیکن یہ وحی آئی ہے کہ تو یاد کر خوبیان آپنے رب کی اصرہ سجدہ کرنے والوں کیں اور بندگی کا اپنے رب کی بھکری پر نصیحت کو موت اور عالم اہل علم کئے ہیں کہ

الكسب بعقوله حايكفنه ولعياله واحبف ناد علخ تك فهو مياخ لا يكون الاشتغال بطلب الزياد لحرام اذا لم
اتنى مزدوري كاسكوا دراسك عمال كر كافى هوراجب هے اگر اس سے زياوه ہو وس تو مباح ہو اور زياوه کی تلاش اک مخرا در بانظہر نو تحرام نہیں ہے
بلہ الحفاظ الربا وتحجتم انه تعالى قد فرض لفرا اغض ولا بیتائی اداء ها الا استرا العورۃ وقوۃ المدح لایحصل ستر العورۃ
واثن لوگوں کی وجہ میں ہے کاس تعالیٰ نے بیشک ذائقہ ذمی پر مقرر کیے ہیں امر وہ ذرا اغض بدون ستر عورۃ اور قوت بدن کے ادا نہیں ہو سکتی اور ستر عورۃ

الا باللباس لا فتا البدن الا القوت اذ قال الله تعالى وَمَا جَعَلْنَا مِنْ حَلَّ لَا يَا تَكُونَ الطَّعَامُ وَتَحْصِيلُ الْقُوَّةِ وَاللِّبَاسِ
بِدْرُونَ بِرْ شَاكَ كَمْ اور بِرْ جِنْ كَمْ اپنے نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسے بِرْ زَبَارَ تَحْتَ كَمْ کَعَانَةَ كَعَانَةَ چِرْ آنَوْتَ اِلْ بَسَكَ
لَا يَكُونُ فِي الْعَالَمِ لَا بِالْكَبِيرِ مَا ذُكِرَ فِي انْكَارِ ذَلِكَ مِنَ الْحِجَةِ فَالْجَوَابُ عَنْهُ أَنْ يَقَالُ لِنَالْجَارَةَ إِمَا إِنْ يَكُونَ
أَنْزَلَ اوقات بِرْ دن کَمْ سینے ہوئے اور جو دلیل سے انکار میں مذکور ہوئی ہے تو اسکا یہ جواب ہے کہ کیسی تجارت یا از

لطلب الكفاية أو لطلب الزيادة على المكتوبة فان كانت لطلب الكفاية فهى واجبة ما جور قاعدها فيكون الاستعمال بها
وطلب المكتوب كفایت که هر قیمت طلب مطلب باید که در کفایت بچیکر و لطلب کفایت کے هر قیمت طلب کفایت کے ایسا شخص نوام بیجا جاتا به سچر تو یہ داشت

اشتغای بالعبادۃ و ان كانت لطلب الزیادۃ فان كان طلب تلك الزیادۃ لاستکثار المال و اخخاره للاصرفة
بکا سے خود عبادت ہے اور اگر تمہارے دامستھ طلب زیادت کے ہے پھر اگر وہ زیادہ وہ وسٹے کرختاں اال اور خزانے کے ہو

الى المخلصات والحسنات فهو اقبال على الدنيا **التجهيز** ارأس كل خطيبة فلا يكون الاشتغال بها اشتغالا بالعبادة
کہ خیرات او حسنات میں کام نہ آوے تو بر تبرہ دنیا کے جسکی محبت تمام کیا ہوں کی سروار بے پس بہرہ نہ استغل عبادت کا نہیں ہے
بل وحیلہ تلبیس و خیانہ یکون فسقا و ظلماء ان کا طلبہ الیواہی بھا الفقر اعو الضعفاء فھی افتعل
بکدا سین اگر بکھر فریب او رخیات چھوڑی تو منق او ر تلہم ہے اور اگر یہ طلب ایسے ہے کہ اس مال سے فقر اور ضعف کے سامنہ مرد علیہن آوے
من الاشتغال بالتوافق من العبادات البدنية فیکف لا یکون الاشتغال بها اشتغالا بالعبادة وقد ذکر ف
تو شغل عبادت بزرگ میں سے نفلوں کے پڑھنے سے افضل ہو بچھر شغل کیز کر عبادت کا شغل ہزو یکا
حالا کہ بیشک افتخار میں مذکور ہے
الاختیار ان الرسل علیهم السلام کا نوا ایکتبون دیا کلوں من کسیهم فادم النبی علیہ السلام من المخطة وسفاه
کر سلیم السلام
بمحکما کام کر رہی کامی سے کھاتر تھے پس وہ نبی علیہ السلام نے گیوں بسرے بچھر اکبر ایسا
و حصل ہا و دا سہا و طبھا و عجنا د خبڑھا و اکھا و نوح النبی علیہ السلام کا نجوار و ابراہیم علیہ السلام کا نبڑا دا و د
پھر کا دا بھر جیسا بخھری خلا امر بکار کھا با اور نوح نبی علیہ السلام برسی کا پیشہ کرنے تھے اور ابراہیم نبی علیہ السلام بیازی کر رہ تھے اور تا و د
النبی علیہ السلام کا نیضم الدفع و سلیمان النبی علیہ السلام کا نیضم المکتل من الخوص و بنیتنا محمد علیہ السلام
مرع بنا یا کر لے تھے اور سلیمان نبی علیہ السلام بگ خرمائی نہیں بنا یا لرتے تھے اور ہمارے نبی علیہ السلام نے
رجھی لغنم و ذکر فی الاحیاء ان اصحاب سول الله علیہ السلام کا نوا یتھرون فی البر والبحر یعلوون فی خنیل و هم
بکران جرانی ہیں آور احیا ر العلوم میں مذکور ہر کہ اصحاب رسول اندھے سلیمان نکلی اور دریا میں تجارت اور اپنے باعثوں کے اندر کام کیا کر رہ تھے
و هم القدۃ فیلؤم الافتداء م و لا یلقت الی جماعة انکروا ذلك و تقدیم المساجد و عیوب کنم طانخہ الی مما
اور یہ لوگ پیشوائیں اُنکی پیری ضرور چاہیے اور کیا اعتبار کر اُن لوگوں کا جو اس سے احتراز کر رسمیوں ہیں وہ اُنکی آنکھیں لج گئیں ملکہ ترک بیان
فی اہلی الناس فیسیون افسوس م متوکلین و لیسو لکذالک بل هم خربواعن حدث الشرع فانہم قد ملکوا
اور اپنا نام سوکل کہ جھوڑا ہجھوڑا
اور حقیقت ہیں سوکل نہیں ہیں بلکہ ہیں لوگ حد شرع سے باہر نکل گئے ہیں اُنکی نہ
بقولہ تعالیٰ فی السکل عز و جل و ما بو عدکن لکھم معناہ و تاویله جاہلوں فان المراد به المطر الذی هو سبب بیان
یہ آیت ہے اور سماں میں ہر روزی بمحاری اور جو کچھ تھے و عددہ کیا پڑا انکو اس آیت کے معنے اور تاویل معلوم نہیں کیونکہ اس سکرادی سیخ ہر جس سے رزق پیدا ہوتا ہے
الرزق خلوکان الرزق پیذل ہن السماء بغیر کسب لما اہننا بالاكتساب السعی فی الاصباب و قد قال الله تعالى فیذا
او راگر رزق پیدا ہے سے سے بخت اُنرا کر ناہر بھکو کسب اور سعی کرنے کا حکم بہرگز نہ تبا
ل تضییت الصنلوا فا لیت شرک و فی الارض و ابتعوا من فضل الله و قال فی آیۃ اخری لکیس علیکم جنماخ آن یتدبّر و
تام بوجھے نماز و پیچیل پڑو زمین میں اور دھونڈ صوفیل اسد کا اور اکب اور آیت ہیں ۶۷ کو گناہ نہیں تپڑ کے نلاشر کر
نضد اور من و موری عن ابی هریثا انه علیہ السلام قال من الذنوب ذنوب لا يکفرها الا هم فی طلب المعيشة قیل
فضل اپنے رب کا آور اور بربریہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہنا ہو نہیں سے بعض ریسے گناہ ہیں کہ اٹھا کچھ اور کفارہ نہیں ہو ای مشقت طلب بیشک
ابراهیم عن التجار الصدوق اہوا حب الیک ام المترفع للعبادة فقال التجار الصدوق احبی کانہ فی
ابراهیم بر کے مال پکے تاجر کا بوجھا آیادہ تکو محبوب ہر ایسے کہ وہ
جہاد یا یتیه الشیطان من طرق الکیل والمنیل ومن قبل لاخذ الاعطاء فیجاہد و قال بوقلابہ لرجل لان رک
بجاد کرنا ہر اسکے پس شیطان موسہ کو آتا ہو یا ادا اور ترازوکی راہ سی اور لینے دینے کی طرف سے سوی تاجر بچھر جہاد کرتا ہے اور ابو قلابہ نے اکی خصی کہ کہا اگر
نطلب معاشا لحیے من ادارک فی اوتی المسجد لکن لا یلبنی للتجران شغلہ معاشتہ کو عین معادا لکن فیکون عمرہ
میں بچھر معاش کی طلبیں دیکھوں تو بتے بتے اس سکر بچھکو سی کے کوئی میں رکھنے پڑتا جو کہ نہیں چلی بھی کہ معاشر کو دینے میں مار کر بچھو بھی اور بچھر نہ اسکی عمر

صَنَاعَهَا وَصِفْقَتَهُ خَامِسَةٌ لَا نَعْلَمُ بِهِ مَا يَنْهَا لِهِ فِي الدُّنْيَا فَيُكَوِّنُ مِنْ أَشْتُرَى
بِرْ بَارِبُولِيٍّ وَرِسْجَارَتِينْ تُوْنَا آيَا كِيُونَكِ عَبْدَنَا إِخْرَى قَانِدَهُ أَسْكَانَتْ هُوكَلَا أُسْكَانَتْ جَرْدَنَا مِنْ بِدَآكِيَا نِسِينْ بِرْجَكَنَا لِهِنْ آنِينْ سَمْهُوكَكَ دِنِيَا كِي
الْحِقَّةُ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ مِلْ يَنْبَغِي لِهِ أَنْ يَشْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ فِي تِجَارَتِهِ وَلَا لِيَنْسِي رَضِيَّبَهُ مِنْ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ كَمَا
زَنْدَگِي بِعَوْنَى آخِرَتِكَ مُولَى بِلَكَلْ أُسْكَوِينْ چَاهِيَّهُ كِرْتِجَارَتِينْ بِنْ رِنْجَوْلِيَّهُ اَبَنَا حَصَدَ دِنِيَا مِنْ كَلْآخِرَتِكَ كَيْ يَبَيْ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الدُّنْيَا مِنْ زَرْعَةٍ الْآخِرَةُ وَفِيهَا تَكْسِبُ الْحَسَنَاتُ وَالْمَسْجَدُ
كَفَرْ مَا يَا اللَّهُ تَعَالَى لَهُ اَوْرَنْجَوْلِيَّهُ اَبَنَا حَصَدَ دِنِيَا مِنْ سَفَرَ كَيْنَكِ دِنِيَا آخِرَتِكَ كَيْ كَيْتِيَّهُ
وَالْبَيْتُ وَالسُّوقُ لَهُ حَكْمٌ وَاحِدٌ وَأَنْمَى الْمَجَاهَةُ بِالْتَّقْوَى وَهِيَ تَنْتَهِقُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَقَدْرُكَ عَنْ دِنِيَا عَلِيَّهُ
وَرَغْهُرُ اَوْرَبَازَرُبُ كَهَالَ آيِيَانْ هُرْ اَوْرِسْجَارَتِ لَقَوْيَهُ مِنْ سَهْنَهُ تَعْمَنْ هُونَاهَزَ اَوْرَبَلْرُدَرَتِ رَدَيْتِ كَرْبَنِيَّهُ عَلِيَّهُ اَسَامِ
قَالَ تَقَالَ اللَّهُ حَمِيتُ مَا كَنْتَ فَإِنَّ وَظِيفَةَ التَّقْوَى كَلْتَقْطَعُ عَنِ الْمُجْرِيِّنِ لِلَّدَيْنِ كَيْفَ مَا تَقْلِبَتْ بِهِمُ الْأَحْوَالُ الْأَذْ
زِيَّا يَا اللَّهُ سَعَيْدَ تَارَهَ جَهَانَ سَبَهَ بِرِيشَكَ لَوَازِمَ لَقَتوَكَ دِينَ كَعَزَلَتْ لَتَبِيزَنَ سَعَيْدَ دُورَنِينْ هُولَتْ آنَكَا حَالَ كَيْسَاهِيَّهُ بِتَارَهَ سَبَهَ كِيَنَكِ
يَهَا يَرُونَ بِنَجَاتِهِمْ وَرِبْجَهِمْ وَبِهَا يَكُونُ حَيَا تِهِمْ وَعَدِيَّهِمْ وَأَعْنَى يَتِمْ شَفْقَتِهِ عَلَى نَفْسِهِ فِي تِجَارَتِهِ بِمَرَاعَاهَ
وَهُوَ لَكَ اَسْهِيَّ مِنْ اَبَنِي سَجَاتِ اَوْرِفَالِهِ دَكِيَّتِهِ هُونَ اَوْرَسَهِيَّهُ زَنْدَگِي اَوْرَآرَمَهُرْ اَوْرِسْجَارَتِ كَيْ اَنْزَعَنْجَارَى اَبَنِي جَانَ كَيْ كَئِي اَسْوَكَهُ لَحَاطَسِرِ پِرَهِيَّهُ هُونَتِيَّهُ
عَدَّةُ اَمْوَالٍ اَنْ يَنْوِي بِهَا تَكْسِبَهُ كَلْسَعْفَافَ عَنِ السُّوَالِ وَكَفَ الْطَّعْمَ عَنِ النَّاسِ وَاسْتَعْانَةَ عَلَى
آوَلَيْكَ اَسْنَبَتِ سَعَيْدَ كَهَارَهَ كَهَارَهَ تَانَگَنَهَ سَعَيْدَ اَوْرِسِينْ اَوْرِسِينْ كِي هُونَ

الدين وقياما بكافية عياله ليكون من المجاهدين لهم ابروي عن ابي هريرة انه عليه السلام قال من يحيى
كرے اور اپنے عیال کی ذمہ داری بحال اوسے تاکہ مجاہدین میں داخل ہو دے کیونکہ ابو حیرہ سے روایت ہے کہ بنی اسلام نے فرمایا جو شخص
علی عیالہ من حلہ فهو كالمجاهد فی سبیل اللہ فاذَا اضمرت فی قلبہ هذہ النیات یکون عاملات طریق الآخر
اپنے عیال کی خجالت اسے لے لیں ہے ایسا ہر جیسے السد کی راہ میں مجاہد حب اپنے دل میں نہیں کر سکا تو آخرت کی راہ کا شان ہو دے کا
فان استفاد ما لاق فقد ربحه في الدنيا والآخرة وان لم يستفد ما لا يرجح في الآخرة والثاني ان يقصد صنعته
بمحرارگرماں باخراج آبا ترئے فائما اور آخرت دنیا اور آخرت دولان کا بید اکیا اور اگر ماں حاصل سنوار تو آخرت ہی کا فائدہ ہوا درس رای کہ اپنی پیشے
وتجارتہ القیام بفرض من الفروض لکھیا اذ لو تركت الصناعات والتجارات كلها لبطلات المعائن هلاك
اور تجارت سے ہے خصہ کرے کہ فرض کفایہ ادا کرتا ہوا ایسے کہ اگر تمام ہے اور تجارات ترک کر دین تو گزران مشکل پڑ جاوے
الخلق لآن انظام امر الكل بتعاون الكل وتكفل كل فريق بعمل ذاته قبل كلهم على صنعته واحد لتعطيل الباقي
مرہ ہے کیونکہ سب کے حال کی درستی سب کی اعداد سے ہوتی ہے اور برقراری کی ذمہ داری سے چند سو مہینے عمل پر اپنے کہ الربسان کیا ہے کہ لکھنؤی ہے میکا ہر جا ہے
و هلکو الکن الصناعات منهم ما هو هکم و منها ما هو مستحب عنده لرجوعه الى طلب التنعم والتزين في الدنيا فیتینی له ان
اور مرارہ میں یکیں سبھر پیشے لو تبت ہمروں میں میں آرٹیشنوں کی چندان حضورت نبین ہری آنکا آں عیش ملکی ہوا در دنیا کا سکنار اور آرٹیشن را بـ لائی
یشتعل الصناعة مهتمة ليكون في قيامه بها كافية عن المسلمين في هکم في الدين ولا يشتعل بصناعة النقش
ک صدوری پیشہ کو اختیار کرے تاکہ اُس پیشے سے صدوریات دین میں سب مسلمانوں کا حاجت روا ہو اور اغاثی

والصياغة وجميع ما تزحف به الدنيا وذكر الاختيار ان افضل اسباب الکسب التجارة ثم الزراعة
امه زرگری او رنام او پیشنهاد نمین دنیا کی زریب در زمینت بر اختار نکرے آمر احیار من مذکور شد که عده اسباب کما ای کا سبارت هر یک مرکبی
ثم الصناعة لما روی انه عليه السلام قال الحرفة امان من الفقر ومنهم من فضل الرزاعة على التجارة لكونها
یضر با عرق کی کاریگری کیونکہ روایت ہر کتبی عایدہ اسلام لے فرمایا کہ حرفة فنیتی سے بیان ہے اور بعضی تجارت سے کمیتی کو سبیر کرنے ہیں یک مرکب اسکا

اعم ذفعاً اذ قد روی انه عليه السلام قال ما زرع مسلم زرعاً وما عرض بشجرة فتناول منه انسان او دابة
اففع عام مهذا امر اسلیے کہ روایت اور کتبی علیہ السلام نے فرمایا جو مسلم کیستی کرتا ہوا وہ خرت لگا اما اس کی وجہ پر اسی سینے کے کوئی انسان یا پریا پا یا
اوٹیہ الامامت لہ صدقۃ والثالث ان لا یعنیه سوق الدینیا عن سوق الآخرۃ وهو المسجد فینبغی له ان
یہ زیرہ کھادے ترا سکے یہ صدقہ میوگا اور تیرے کہ الحکوم دینیا کا بازار آخرت کے بازار سے نزدیک رکھ کر دے مسجد مجبر خوبیوں جا بے یہ کہ
یجعل اول المداری وقت دخول السوق لآخرۃ فی لازم المسجد فی ذلك الوقت ویواطہ علی الاذکار والآوراد
اول روز یعنی صبح کے وقت جنپک ڈکانیں بھل کر بازار جا رہا خرت کے اسوقت میں سجد کے اندر بیٹھا ہوا زکار و فلیذ من شغل ہے
لیکون من الذين قال الله تعالى يقهم في يومئذ آذن ثم ترجم و بذل کر فیہما اسمیه یسیح کلہ فیہما بالغد فیہما بالاصال
تکر اس زمروں میں داخل ہو جکے میں میں اس دعا لی فرماتا ہوا ان گھومن ہیں کہ اللہ نے حکم دیا اکتو بلند کرنے کا اور ربان اسکا نام پڑھنے کا یاد کر لے ہیں اسکی دہانیت اور
رجال لَا تکنھم بتجارة ولا بيع عن ذکر الله ثم انه همما سمع الاذان للظهور العصر یعنی له ان یفرغ عن
وہ مرد کنیں غافل ہوتے سنو اگر کی میں رسمیتے میں اسہ کی بادے پھر جب وہ طر اور عصر کی اذان سن کرے تو لائی ہو کہ حندتے سوندھ ہو کر
شغلہ و یذبح من مکانہ و یدع کل مکان فیہ لان ما یقوته من فضیلۃ النکبیر مع الامام فی اول الوقت
ابنی جکہ سے کھڑا ہو جاوے اور سب کارو بار جھوڑے ایسے کہ اول وقت میں امام کے ساتھ سکبیر اولیٰ کا تزویب جنوت ہو جاوے
لایوازی بھا الدینیا بما فیہ او قد جاء فی تفسیر قوله تعالیٰ رجال لَا تکنھم بتجارة ولا بيع عن ذکر الله انہم کاون
اُسکے برادر دنیا اور جو دنیا میں ای کچھ نہیں ہو سکتا اور اس آیت کی تفسیر میں آیا ہو کہ غافل ہنیں ہوتے سو داگری میں۔ بیچنے میں سہ کی یاد کر وہ ملک
حدیثین و خلذین و کان احدہم اذا رفع المطرق او غر لالاشفی فسمع الاذان لم یخرج للأشفی ولم یوقع المطرقة
تو ہمار اور ہر ایک کا پی عال سحکار اگر سوہنہ اسٹھا یا پاسکاری گردی پھر اذان سُن پائی تو ہو نہ ڈکھاتا اور وہ مہوہ دنہ مارتا
بل وہی بھا و قام الى الصلوة و هكذا یکون بتجارة من یتجه طلب الكفاية لا للتعنم في الدینیا فان مثله یتجه في الدینیا
بل وہ بچیک پچانک کرنا رکو پڑے جاتے ہو لوگ کفایت کے طالب ہوتے ہیں اور عیش زیکر مقصود نہیں بل کہ بیچنے کے ایسے دنیا کی بجائت کہ دنیہ
ولا یضیع دینہ فی تجارتہ لعلہ بان ربع الآخرۃ او لی بالطلب من بجهة الدینیا اللاستعانہ
اوس تجارت میں دریں مبالغہ نہیں ہوتا اسی کہ جانتے ہیں کہ آخرت کا فائدہ طلب کرنا دنیا کے فائدہ سے بہتر ہے بچیک جو شخص دنیا آخرت کی افادہ کے اسکے حوالہ کرنا ہر
بھا على الآخرۃ کیفت یدع ربع الآخرۃ بل یعنی له ان لا یکون شدید الحرص علی السوق والتجارة بذان یکون
وہ آخرت کا فائدہ کیونکہ جھوڑ دیکھا بلکہ اسکو یون لازم ہے کہ بازار اور تجارت پر سبتوں لائق نہ کرے
اول داخل فیہما و خارج منہما اذ روی عن معاذ بن جبل و عبد الله بن عمر ای ابلیس يقول لولدہ زانیوس رسیکتابی فمائ
کہ بازارین جس سپلے بیا کر اور سبجی جسی کیونکہ معاذ بن جبل اور عبد الرحمن رسیکتابی فمائ روایت ہو کہ المیس اپنے بچے زانیوس سے یہ کہا کرتا ہے اپنی کتاب بازر جیں لیجا
کا لسوق دزرت لیهم اخلفت الکذب والخدیعہ والمکروه الخیانہ و کن مع اول من یدخل فیہما و آخر من یخرج فیہما
اور انکھم لابنکار دکھا خلات او تعبیت اور فرب اور کمراور صوری اور اسکے ساتھ رہ جو بازارین سب سے سپلے آؤے اور سب سے بچیک جاوے
و فی الخدات شر البقلاء لاسواق و شراہلها اولهم دخولا و اخزم خروجا و طریق الاحدر از عنہ ان یراقب
اوس حدیث میں ہو کہ سب سے بزری جکہ بازارین اور سب سے بڑا وہ بازاری جو پڑے آؤے اور بچیک جاوے اور طریق احتراز کا یہ کہ اپنی کفایت کے وقت کو دیکھ رہی
وقت کفایتہ فاذا حصل له کفایۃ وقتہ ینصرف و یشتغل بتجارة الآخرۃ هكذا اکان یفعل صلحاء السلف
حسب عقیدہ کاغذی عقدت ہائے لگ جاوے تو جاؤ آؤے اور آخرت کی تجارت میں لگے
فمنهم کان ینصرف بعد الظہر و منہم من کان ینصرف بعد العصر و منہم من کان لا یعمل فی لاسبوع اکا
اگرچہ کاغذی عقدت کے زمانے بعد پڑے آتے ہستے اور کوئی ایسا سحکار کے عصر کے بعد چلنا آنکھا اور کوئی ایسا سحکار نہ فہرست پہنچنے

بوما او يومین و کافیا یکتفون بدل لک تم یعنی للمکتبہ نی رائی فی معاملتہ العدل و یجتنبظلم لات
ایک روز یا دو روز کا مکر رہا اور سب اسی پر اتفاق رہے پھر پہلے درکار لازم ہے کہ اپنے معاملہ میں عدالت برقرار رہے اور ظلم سے بچتا رہے اسیے
المعاملہ قد بخیری علی وجہ یعنی محمد المفتی بصحتہ ادا انعقاد ہا لکن با تشتمل علی ظلم یتعزز بہ العامل الخط
کہ بعض وقت معاملہ ایسے طور پر بھگت جاتا ہے کہ مفتی اسکو جائز تباوے اور عقدہ کو ٹھیک کئے ہیں اسیں ایسا ظلم ہو جاتا ہے جس سے
الله تعالیٰ اذ لیس کل نہیں مقتضیاً الفساد العقد و المراد من النظم ما یستضربه الغیر
اکی آجاوے کیونکہ ہر سنی ایسی نیشن ہوئی کہ عقدہ کو فاسد کر دیا کرے اور مراد ظلم سے یہ کہ کہ جیں فیکہ کافی نقصان ہو جائے کہ عذر کا نقصان مہرنا ہو
فہون ظلم و انما العدل ان لا یصلح عنہ ضرر کا حد و الضابط فیہ ان لا یُنْهِي بِهِ لاحد الاما یحب لنفسہ فکل ما
درہی ظلم ہے اور حمل وہی ہر جیسیں کہ کافی نقصان سزا اور فی عدہ کا یہ اسیں ہے کہ کہ ہر کی کے یہ دہی بات پسند کرے جو اپنے یہ پسند کرنا اکہ کہ جو
عوامل بہ لوگاں لیشیق علیہ و یتقل علی قلبہ یعنی له ان لا یعامل بہ غیرہ بل یعنی له ان نیتوی اعتماد درہمہ
معاملہ سمجھ رہا تو اور اسکے دل پر بھاری اگر رہتا ہر تو جا ہے کہ دیسا معاملہ عیرے نہ کرے بلکہ یعنی لازم ہو کہ اسکے نہ کی اپنا اور پر ایسا وہی کیاں ہو دے
و درہم غیرہ هذا ہوا لاجمال و اما الفضیل فتنی عدہ امور الادل ان لا یتنی علی السمعۃ فانہ ان وصفہا
یہ نہ فاعده و محل ہے اور رسمی لفصیل سوکھی بالوں نہیں ہے اُوکی کہ کیوں کی جیز کی تعریف دیکرے کیونکہ اگر ایسی تعریف کی
بما لیس فیہا فان علم بہ المشتری فیہو هذیان و تکلم بہا لا یعنیہ و یحاصل علیہ کان کل کلہ نصلح عن کائنات
جڑائیں ہر یعنی سچی ہر اگر خریدار کو علوم سر تربیت بیووہ کہ بہ اور سمجھی بات اور اسکا حساب یا جاویگا ایسے کہ جو بات انان کے مخمرے نکلتی ہے
فانہ یعنی اسے علیہ مألف قوله تعالیٰ لیلطفِ فین شول الا لَدَنْ یَوْرَقِیْلَجَ عَلَیْلَجَ وَانْ لَمْ یَعْلَمْ بِهِ المشتری اما الہ یذ کر
اُسپر تحریک ہوتے والا ہے اس نہیں سے نہیں بولتا اکی بات جو نہیں اُس پاس رہ رکھتا ہے اور اگر خریدار کو وصفہ معالوم ہو جبتکی دیکرے
ذلک اس بذکر العدد الموجع فیہ من غیر صبالغہ و اطناب و یکون قصده منه ان یعرفہ اخوة المسلم
تو جتنا ہو اُن کے نہیں ہے مبالغہ نہ کرے اور بات تکھیا مے اور اس بیان سے عرض یہ ہو کہ برادر مسلمان کو معلوم ہو جاوے
فی رغب فیہ و یحصل حاجته و کا یعنی له ان یخلف علیہ البتہ لانہ ان کا ذ با فقدان بایہن الغمیز
درغبت سر خریدار اسکا کام ججاوی دوسرے گز نہیں ہے کہ اس پر تسم کھادے ایسے کہ اگر عیوب ہو اُن شے بین غلوس کھان
وہی من الکبار الکی تند الدیار بل لفظ و ان کا صاد قاقد جعل اسمہ اللہ تعالیٰ عرضہ لایمانہ و اساع فیہ
اور سب ایسا بکرہ گناہ ہر کہ ملک کو احباڑی سہتے اور اس بیان کے علاوہ نام کو اپنی عتمیون کا نشانہ بایا اور جائیا
لان الدین احس من ان یقصد ترویجها بذکر اسم اللہ تعالیٰ من غیر ضرورۃ و الثان ان لا یکہ من عیوب ہا و خفا
ایسے کہ دنیا اس مرتبہ سے کہتے ہے کہ بے صورت اللہ تعالیٰ کا نام لکر اسکو روشن دیوارے تو سرے پیکر نہ اسکے عیوب پر شیدہ کرے اور نہ
صفا ہتھ استیثا اصلاح بل یحب علیہ ان یلہر جدیم عیوب ہائیقہ اوجیہ تا لانہ ان اخفی شیائمه ہا یکون ظالم اخا
ہرگز کوئی بات تھی بھولی پھیا وہ بل اسپرید راجب ہر کہ اسکے نام عیوب ہیسے اور نہا ہر سان کرے کیونکہ اگر کوئی عیوب سیمین جو چاہیکا تو قائم اور فان شیکھ
تارک للنصرہ والفسر حرام و المنهی و الحب و مھما اطہر حسن و جھی التوب و اخفی الوجه الاخر یکون عاشا و کذلک
خیر خواہ سنو گا اور خیانت کرنی حرام ہے اور خیر خواہی و احباب اور اگر سخنان کا اچھا پلاؤ دکھلادیو ہے اور دوسرا بلال چھپا لیو ہے تو خان ہو جائے
اذ اعرض حسن فردی الخف و النعل و امثالہ و کذلک اذ اعرض امتحان فی موضع مظلوم و الماصل ان الغش
اگر موزہ کا اچھا فریش کو سے اور جوئی کی اچھی بولی اور مانند اسکے اور اسے ایسا سب کو اندھیرے میں سانچے کرے اسکا مل یہ کہ دنما

حرام في الibus والصنائع بحسب افلاي ينبغي للصانع ان يتبرأون بعمله على وجهه لوعامله به غيره لا يرضيه بل ينبغي له تمام بذوق اور صناعت مين حرام ہے سچو کہ گیر کوین جو ہے کا پتہ ہاتھ سترے کر کر لی او رائے ساتھ دیسا معاملہ کرے تو کبھی پسند نہ کرے بلکہ لائک ہے ان یکھن الصنعت و محکمہ اوان و قم فہرائیں عیوب ادیہ یتخلص من العنت الحرام ومن کونه ظالم اللذان کا اپنا کاربست درست اور صنعتیا بناء اور اگر اتفاقاً عیوب ارموجاوسے تو عیوب بیان کردے اسین دن سے جو حرام ہوا اور خلوٰہ زلکم کرنے سے بچ جاتا ہے ومن هذ القیل مازڈی عن اسام احمدانہ سئل عن الرفوی بحیث لا یتبین فقال لا یجوز ملن یبیعه و یخفیه و افما اور کشمکش کی ماصحہ سے روایت کرائے کہ ایسے زفو کا مسلیب جمال ہرگز معلوم نہیں جواب دیا یعنی والکو جابر کہ نہیں، کہ کپڑا میچدے اور رفو مچپائے اور بدل اذاعلم انه یظہر لا یخفیه او لا یربیل بیعه و یدل على تحریم العنش انه عليه السلام هر برجل یتبع الطعام ملال جب بہترانہ مہوار کرے بیان کر دیتا یعنی کہ نہیں یا جیجکا نہیں آور دغا کی حرمت پر یہ روایت یعنی کہ نہیں علی الاسلام اکی شخص کے پاس کیوں کوہ گیر بچتا ہے فاعجبہ قاد خلید لافتالت اصحابہ بالاً فقال ما هذا يا صاحب الطعام فقال صاحبته السماء يا رسول الله فقال سوپ کو پسند آئے پھر آپ ہے کہ انہا بخوبی مل تو بخیان بیگ نہیں فرمایا کیا اکر کیون والمر بصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم هَلَّا جعلتہ فوق الطعام حتى يرآ الناس من غشناً قدليس منا و یدل اسکو اور بے کے رج کہون تکر دیا تک اسکو ب لوگ دیکھتے جو کوئی ہکودغا دیو سے سوچیں سے نہیں اور خیر خواہی علی وجوب النصح باطھار العیوب بانہ علیہ السلام لما بایع جریء اعلی الاسلام و ادادان یصرف کے وجہ پر عیوب کے اہم اسے یہ دیل ہے کہی علیہ السلام نے جب جریءے اسلام پرستی لی اور انسے روائی کا ارادہ کیا حدابہ و اشتدرط علیہ النصح لكل مسلم و كان جريراً ذاق اقام الى السلعة ليبيعها يصر عیوبها ثم يخبر مشترياً و زانه اسکو تجھکر پیڑ کی سالاکن فخر کیتے رہنا اور جریء کا یہ عالم تھا بباب نجتے کہ ماہوتا تو اسکے عیوب دکھا دیا اور خرید اکو خبر کر دیا ابھر يقول له ارشد نت فخذ فان سنت ف اترك و كان و اثلة بن الا سقح و افقاً فباء رجل ناقه له بثلاثة درهم و غفل خری ارسے کہ مرتیا چاہرلو اور جایہوت لو اور واثلین الا سقح کھٹے تھے کہ اکی شخص نے اپنی اپنی تکین سو درهم کو بیع ولی اور واثلہ کو خبر شہولی و اثلة و ذهب المشتری بالناقة فسح و مراء و صادر به قال يا هذ الاستدری تتها للاظهر و اللحم فقال بل اللذی فقال خری ای اونٹی سیکر بیٹا ہوا سچر و اثملے پیغمبیر سے دوڑ کر بچا کر کہما اے شخص یہ اونٹی تو نے سواری کے کیوں جریء کرنا کو جاتی یا اسکے دہن پر پڑنے کہما ان بختم باتفاق درایتہ و اہم الایتدابع السید فعاد فرد ها فقصہ البائع مائیہ درهم وقال لو اثلة رحمك الله قد اسکے تک رسے چسی و سیم کہ میں نے دیکھ کر خوب نہیں ہیں سکتی اپنے دوہلکر پھیرنے تکا بھرا لیتے ستور جم پرست کے کم کر دیے اور واثلہ سے کہما السمجھیم حرم کرے تو یہ افسد نت علی یبعی فقال واثلہ انا بایعناد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یسری وچ بجا راوی و اثر نے کہ اپنے رسول مصلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلم کی خیر خواہی پرستی کی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھاہو یقول لا یجعل لاحدان یبیع بیعاً لا یبن مافیہ ولا ملن یعلم ذلك اکابینه و قد تبین من هذانہم قد فهموا ان المفعوح کرو تھے مال نہیں ہے کسی کو کوئی شر نیچے گر بیان کر دے جو اسین ہے اور عیوب کے جانتے والے کہ عال نہیں جو گر کر بیان کر دو اور بیکار سے ٹھاہو کر دے کہ ملکہ من الشرط الدخلة تحت بیعتہم له علیہ السلام علی الاسلام و هو ان لا یرضی لا یخیه المسلم اکام ارضی لنفسہ و دو شرط ہے کہ اکی بیت اسلام میں داخل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں اور پسحیر یہ کر دیتے شکر۔ اپنے برادر مسلم کے واسطے مگر وہ بات جو اپنے یہ پسند کرتا ہے وہذا امر دیشیق علی اکتا الخلق و لدن یتیسر علی احد الایمان یعقل امین احمدہما ان یعلم ان تبلیسہ العیوب پڑ ریجہ اور یہ بات اکثر خلائق پر دسوچار گذر لیتے اور بیرون اعتقاد دنوبات کو کسی کو میر عین ہو سکتی ایک زینتیں کرے کہ عیوب کو چھاہ اور

السلام کا یزدیل فی رزقہ بل یتحققہ و یذہب بروکتہ و ما یجمعہ من متفقات التلبیسات یملکہ اللہ تعالیٰ

اسباب کر رونق دینا رزق نہیں بوجاتا بلکہ اسکو فیض و نابود کر دیتا ہے اور برکت کھو دیتا ہے ارجو مال طرح کی رغماً زیورتے جمیں کہ اکسہ رئیزال

دفعہ واحدہ اما بالاحراق او بالخذال المصووص والظلمة والکفرة والثانی ان یعلم ان رب الآخرۃ خیر
الکباریں نکت کر دیا ہے یا بخالا نکت کے یا ببر بیجا تھے یا ظالم یا کفار یعنی یہی ہے آور و ساری نفیں کرے کہ آخرت کا نامہ
من بھوالم دنیا و ان فواائد اموال الدین یا نیقضی بالفضائل العسر و یمکن مظالمہ اور اذاراً ہا فکیف یختاد العاقل ریاست
دنیا کے نامہ سے بزر بے اور ان کو دیا دی فاکرے جب عمر ہو یعنی ہے سب ہو یعنی ہے یہی اسکا و بال اور تو بھروسہ بھجا تاکہ سب ہو اعلیٰ دینی کو کب پسند آئیج کے
الذی ہوادن بالذی هر خیر قآن قیل مکما و جب علی التجاران یہ کس عیوب متاعہ کا یہم له المعاملۃ فما الطریق فی
ازن حیر کو اٹھ کر سے ہل یو۔ اگر کوئی کے حبیب یعنی دل پر یہ واجب ہو اک بیچ کے عیوب کہہ کر اسے تو معاشرہ کبھی پس اپنا کو نہیں رہا ہے
فأجلیواب نہ اذ الدزم ان لا یشتری الا الجید بمحیث لو امسک لنفسه یہ رضیمہ فانہ اذ باعہ و قمع بریج یسرا
تو جواب یہ کہ کذا جو جب یہ عمدہ کرے کہ سوائے عده شر کے مول نہیں کرے ایسی کہ اپنے اگر بچا کر تو قبل پسند ہو جو زنا جیب اسکو یعنی اور خور سے نفع پڑتا ہے کہ کس
یہار ک لہ غبیہ کا یحتاج الى تلبیس فتن نفعہ هذ الا یشتتری المعیب فان وفع فی یہ دنادر یہ کس عیوب و یقعن
تو یعنی پرکت ہو ریگی و غافر بخیل کوچھ حاجت نہیں ہے پھر جسکی یہ عادت ہو جاویکی تو عرب اور یمنی رسول نہیں کہہ اگر اتفاقاً تعریف اسے باخ آجاوے تو اسکا عظیمہ ہر کوئی
بعینہ و امنا یتعذر - هذَا علی التَّجَارِ لَا نَهُمْ لَا یَقْنَعُونَ بِرِبِّیْلِ بِالْطَّلَبِوْنَ بِرِبِّیْلِ وَلَا يَحْصَلُونَ لَكَ لَا تلبیس
اللَّحْکَیْمَتِ بِیَدِ فَیْمِہِلَلَهِ ذَلِکَ وَقَدْ حَلَّ عَنِ السَّلْفِ الصَّالِحِ كَثِيرًا مِنْ ذَلِکَ مِنْ جَهْلَتِهَا أَنَّ ابْنَ سَيِّدِنَا
وَأَمَّا مِنْ تَقْنِیْعِ بِرِبِّیْلِ یَدِ فَیْمِہِلَلَهِ ذَلِکَ وَقَدْ حَلَّ عَنِ السَّلْفِ الصَّالِحِ كَثِيرًا مِنْ ذَلِکَ مِنْ جَهْلَتِهَا أَنَّ ابْنَ سَيِّدِنَا
آور جو خور سے نفع پر فناعت کر اہر اسپر سان ہے اور مرتخدہ بن مسلم کی اسی بامیں بت مشورہ میں ایکین سے ایک بھری
شاة و قال للشتری ابین لک ما فیہ مامن العیب اہنأ تغلت العلف برجلها و باع الحسن بن صالح جاریہ وقال
بیچی اور خریداری کما میں اسکا عیب بھوئے بیان کر دیں یہ بکری لگھانس کو ہاؤں سے رو تک خراب کر دیتا ہے اور حسن بن صالح نے لونڈی یعنی اور
للشتری انہا تخفیت عند ناصرہ دما و هکن ای یعنی ان یکون اہل الدین فتن لا یقد علیہ فلیارک المعاملہ او
خریدار سے کما کہ اسے ہمارے پاس اکید نہ ہو والا تھا اور دنیدار ہوئے ہوئے جس سے اتنا نہ سکے تو وہ سعاد مچھوڑے ہے
لیوطن نفسه علی عذاب النار و الثالث ان لا یجوز في المقدار و ذلك بتعديل مکالہ المیزان و لا حتیاً فہ
دو زخم کے اندر انہا کھم ہے نہیں ہے اور تیسرا کہ مقدار میں کمی ہے ششی نہ کرے اور تیز و کارہ سی سے ہوتا ہو جو درود و نہیں ایسا ہے
اذ قال الله تعالى ويل للمطففين الذين إذا كانوا على لذامٍ لم يستوفون و اذا كانوا لهم او وزنون يحيرون وله
کیوں کہ اسے تعالیٰ فرمایا ہے خرابی ہے کھٹانے والوں کی کہ جب اپ لیں لوگوں سے پورا بھر لیں اور جب کاپ دین اکو ڈالوں دین تو کیا کر دین اور
خلص من هذ الا بان یزید اذ اعطی و نیقص اذ اخذ لان العدل الحقيقة قلمما یتصور فان من یستقصی
اسکا بجا و حب ہو کر دیتے ہوئے کچھ بڑھا دیوے اور لیتے ہوئے کچھ کم لے ایسے کہ سختیک پورا پورا است کہ تھا ہر جیسا کہ جو شخص اپنا حق پورا
اخذ حقہ بکمالہ یو شک ان یعدلا و کذ لک اذ اشتتری رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قال للدی یعنی
یعنی عیب نہیں کہ حق سے بڑھ دیا و اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب کوئی تو خردی نے تو شن او اکرنے والے سے فرازے
الثمن نہ تواریخ و کان بعض اسلف یقول لا یشتتری الویل بحیثہ فکان اذ اخذ نقص حبة و اذ اعطی زادحة
نمث ایسا و سے اور کچھ زیادہ دے اور بعینے سفید میں کما کرتے تھے ہم دیل کو یعنی دنیا کے نیس خریدتے پھر اگر کہ اپ لیتے تو بتمدار ایسا کہ یعنی اور اس
و کان یقول ویل لمن یبیح بحیثہ جنۃ عرضہ السموات والارض فکل من خلط بالارض ایسا اور بستانم کا لہ یکون
اور کچھ افسوس یعنی جو جنت کو یعنی دنیا کے دیے ہے جس کا بچیلا و بے آسمان اور زین یہیں یعنی جو شخص یکہون یعنی مٹی باشکے لا کر ناپ دیوے تو وہ
صن المطففين فی الکیل و کل قصاب و ذن مع اللحم عظماً و شیئاً لہ تحریکہ العادة یکون من المطففين فی الورن
یعنی کہ کھٹانے والے اور جو قسائی گوشت کے سامنے بڑی یا اور کچھ نمایا اور جیسے اور غیرہ بول دے تو وہ وزن کھٹانے والے

و قدر على هذا ماء العذاب حتى في الذرائع الذي يتعاطاها البزار فانه في وقت النزع ان ارسل المثوب لم يعله
او رسمى برئاسته امداداته كي تجربن قياسه كروبا ناتج حرب جس سے برازین دین کرتا ہے بنیک نمازگر کر آئھوا الرکع او صلوات او کمحبیہ نہیں
ادا شدرا ا و مدد و لم یرسله اذا باعه فكل خلاك یکون من التطغیف الذي یعرض صاحبه للویل الرابع ان یصدق
بہ ای غرمیہ او کمحبیہ او رحیما نہ کرے جباریہ تو یسب وہی اقلینیف یہ جس سے مولی یہش آریغا

فی سعر الوقت اذا لا يجوز لاحدان يلبس على البالغ او المتناثر سعر الوقت ويفعلتم الفرصة ويخفف من البالغ عللا السع
کا کرے ایسے کر کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ بایع سے یا غیرہ ای ارسے سمجھا و وقت کو چھپا یا یوے اور فرصل کو غیرہ کر بایع سے سمجھا کی گرائی
و من الشاری الخطأله فیان من یفعل هذیا یکون من الطمیت التارکین للنصیر الواجب وقد امرا الله تعالیٰ لعدل و

باغیر ای ارسے ای زانی پوشیدہ کرے بیٹا جو ای کارگار ڈنڈا ظاہرے
نشیخ و ابی کا ایک اور شیک الدنائم کامک ہے واسطے عدل و

الحسان حيث قال اللہ یا امر بالعدل و الاحسان و العدل سبب للنجاة فقط و هو مجری مجرى سلامۃ الرحمان
حسان کے میانے فردا ہر بیٹا کو ای اور عدل سبب نجات کا ہوتا ہر فقط اور تام مقام ہر سلامت ہے اصل
المال والحسان سبب لفوز و نیل لسعادة و هو مجری مجری الربح فکما لا یعد من العقلاء من یقنع فی معاملات الدنيا
بل لا اور احسان سبب مزاد بازار اور حصول سعادت کا ہے اور قائم مقامہ نہ یغتیل لکھر جیسے کہ عاقل نہیں شمار کیا جاتا جو شخص معاملات دنیا میں

براس عالہ کذ لک فی معاملات الآخرة فلَا ینبعی للمؤمن ان یقتصر علی العدل ویدع بباب الحسان مع انه تعالیٰ
اہنی اصل الیہ فناعت کرتا ہوا یسے ہی معاملات اخزوی یعنی سو مومن کو لائق نہیں ہے کہ صرف عدل پر اکتفا کر احسان کا اب بند کرے ای وجدہ کیہ اسے تعالیٰ
قال وَأَخْسِنْ مَمَّا حَسِنَ اللَّهُ لَا يُكَلِّكَ وَقَالَ فِي أَيَّةِ اخْرَى إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ فَرِیضَةٌ مِّنْ الْمُحْسِنِينَ فَإِنَّ رَادِنَ الْمُحْسَنَ

فرماتے اور بخلافی کر میے بخلافی کی اشے نہ یکھوئے اور اکیب اور اکیب میں فرماتا ہو بیٹا شہزادے کی نہیں بلکہ والوں سے اور احسان سے مزادیاں یہ ہر
فہما نحن فیہ ما ینتفع به فی المعاملة و هو غير واجب بل هو ع忿ی و ائمہ الواجب لعدل و ترك الظلم و بیان الاعمال ربنا
کے معاملاتین جس بات سے نہ یغتیل بہار کرے یہ واجب تر نہیں پر خوبی کی بات ہو واجب صرف عدل ہی ہے اور ظلم کرننا آمر احسان کا رتبہ پاہے
الحسان بولحد من علی امورا لا اول فی لعنة هذینی یعنی له ان لا یغاین صاحبہ بما لا یتغاین به فی لعادة حتى لو بدل المشترک

جو کوئی ان چند امور میں سے کوئی ساعل ہیں لاوسے پہلے غمین ہیں یعنی لازم ہر کر ایک کو اتنا نقصان نہ ہو یہ کرے کہ موافق انسان زدیتے ہوں یا اندک اگر زد

زيادة علی الربح المعتاد لشد حاجته یتبغی للبالغ ان یكتنفع عن قبوله لان اخذ الزیادة اذالم یکن فیه تلبیس و ان ثم
اپنی صفت کو ادا فاما مردہ مرجح سے زیادہ دینے گے تو بایع کو جاہنے کر زیوے ایسے کہ جو حقیقی لینے میں

یکن ظلم الکھہ ترك للحسان مع ان یقطع برحی قلیل یکذب معاملاتہ و یستفیل من تکسر هاریحا کثیر ا
ظلم تین ہے پراسان ترك ہو تاجر با وجود دلکی جو کوئی تحول سے افع پر فناعت کرتا ہو تو اسکی کریبی بہت ہوئے لکھتی ہے اور استرجع کی کہ عایین بہت فائدہ ہوئے ہے

و به نیظہر البرکۃ والثانی فی احتمال لعنة فان من یشتاری طعاماً او میاماً من فقیر و یختیل لعنة و یتساہل
اور اسی میں برکت ہوئی ہو اور دوسرے نقصان ایمانی میں بنیک جو شخص غله یا اور مال فقیر سے خریدے اور نقصان ایمانی اسپر آسانی کر کر

فیہ فانہ یکون بہ محسنا داخلا فی قوله علیہ السلام رحمة الله اهرأ سهل البیع والشراء و اما من نیشتری من
تو وہ محسن ہوتا ہے اس روایت میں داخل کر رحم کرے اسے اسپر جو آسان کرے بیع اور شر کر اور جو شخص یہ تو ترسو اگر سفر یہ

عنی تاجر بطلب یادہ علی لر بیع المعتاد فاخطہ ال لعنة لیس بمحموح بل هو تضییع الماء من غیر فائدہ فی الدنيا
جو فائدہ مرجح سے زیادہ طلب کرتا ہو یہ ایسے موقع پر نقصان ایمانی میں تعریف کے نہیں ہر بلکہ یہ فائدہ مال کا منابع کرنا ہے بہ فائدہ دینا

والآخرہ وقد ہر د فی الحدیث ان المبغبون لا یحمو ولا ماجور و المکمل لالن لا یعین ولا یغاین و قد کان خیال السلف
باقیت کا امر بیٹکہ نہیں آتا ہے کہ مغبیل کی نظر یعنی لکھنے کا کمال کی بات یہ ہر کر کسی کو نقصان دے اور زانہ آپ نقصان ایمانی اور عمدہ لیکے سمت کے

یستقصى ف الشراء ثم يهبون كثرا من المال فقيل لبعضهم تستقصى في شراءك على السيد ثم تهب الكثيد
خرب مين خوب بورا حق لي اكرت سمح بكم اکثر الالجىءاتي تختى کسے بروچها خرمي ت وقت ادنے چېرکو خوب بورا اکثر عجندىي هون
فلا ابت الفقال ان الواهب ليعطى فضلہ والمعبون يضييع عقلہ و الثالث في استيقاع التهم وسائل الديون
دو پېچه دا هنین کرت جماب ديا گئشنه والا اپنا فضل عطا کردا به او رغبون اپنا عقل ضائع کردا هر اور قرض بورا یئي مين
و لا حسان فيه يکون تارة بالمساجدة وتارة بالاموال والتاخير وتارة بالماهلة في طلب جودة المقدار كل
آسمين انسان کجھي لا درگذر کر لئين ہے او کجھي درماں او رحمات کرنے مين او کجھي سهولت برتنے مين کمرا روبي یئي ہے اور ی تمام امور
ذلک صدیق بلیہ محثوث عليه لقوله عليه السلام اور حرم اللہ ام اسهال البیع سهل القضاۓ سهل الاقضیاء فیض
محبوب اور مرغوب ہیں بدلیں اس حدیث کے رحم کرے امہ اس شخص پر جو آسانی بر تے بیع میں آسانی بر تے ادائیں آسانی بر تے تقاضا میں اسکو جایی
له ان یغتمم دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی حدیث اخرانہ علیہ السلام قال اللہ عزیز
کر رسول سد مصلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو غیرت نہیں آور ایک اور حدیث ہیں ہر کبھی علیہ السلام نے فرمایا اور گذر کر و گذر چکی تو چکے
وقری حدیث انه علیه السلام قال من انتصر معسلا و ترك له حاسبہ اللہ حسابا پسیدرا و في لفظ آخر اطلع
اور اکیب حدیث ہیں ہر کبھی علیہ السلام نے فرمایا جسینے مسلط دی مغلس کو یا اسکو معاف کیا تو اس سے اللہ تعالیٰ آسانی سے حاسبہ کیا اور اکیب حدیث ہیں اسکو
الله محنت ظل عرشہ یوم لا اظل لا اخلد فهذا هي طرق التي ارات في السلف فقد لذ دست فنمن قلم بهافي هذا
اس دعائیں اپنے عرض کا سایہ دیکھا اسکی روز کرسوا اسکے کو اس سایہ متوکلا سکھنے میں تمہارات کا یہی لمرتی تھا جو اب پڑا اتنا ہو گیا جو شخص اس زمانہ میں
الرمان یکون ممن احیی هذة السنۃ ویرجی له من فضل اللہ تعالیٰ جزیلا الرحمۃ الجلیس السبعون
اسکو چھقام کرے لے ائے نے دست زنگوکی اسکریے فضل التي سے رحمت کی ہر یہی اسید ہے
فی بیان حرّمۃ الا حتکار و سائر ما یمکن تعلق به من الا حکام الشرعیۃ قال رسول
بیان احتکار کی حرمت کا اور تمام احکام شرعی جو اس سے متعلق ہیں

فِي يَمَانٍ حُرُمَةً الْحِنْكَارِ وَسَلَّرِ فَإِنَّمَا يَعْلَمُ بِهِ مِنَ الْحُكَمِ الشَّعْبِيَّةِ قَالَ سُول
 بیان امتکاری حرمت کا اور تمام احکام شرعی جو اس سے متعلق ہیں رسول

الله صلى الله عليه وسلم من احتكر فهو خاطئ هذا الحديث من صاحم المصايب حوروا لا عمر بن عبد الله وعمد
صلى الله عليه وسلم فرميا جنبه احتكاريا اپس وہ خطأ وارہے یہ حدیث مصائب کی سیعی مدحیوں میں سے ہم عمر بن عبد الله کی روایت ہے اسکے پیغامبیر میں
ان من یجمع الطعام الذى یجلب لِلْبَلَدِ وَیجْبَسْهُ لِیَبْیِعَهُ وَقَتَ الْعَلَاءَ فَهُنَّ أَنْثَمٌ لِتَعْلُقِ حَوْلِ الْعَامَةِ بِهِ ف
جو شخص نہیں جمع کر لے جو کہ شہر کی طرف رہتا ہے ایک اسکو روک رکھے ایسے گران کر رہے تو وہ گنگا رہے کیونکہ اسیں سب خواہ کا حق ہے اور
ھو بالحسب فی الامتناع عن الدیع یویدا بطال حقهم ونقیضیق لا هم علیهم و هو ظلم عام و صاحبہ ملعون لما
محتکر اسکو روک رکھنے سے بندکلار انہا حق باقی اور انکا حال تنگ کیا جاتا ہے اور یہ ظلم عام ہے اور ایسا شخص ملعون ہو کیونکہ
روی انه علیہ السلام قال لجائب مزوق والمحتکر ملعون فانه علیہ السلام بین في هذ الحدیث ان الذي
روایت پڑک جبی علیہ السلام تے فرمایا غلام لاسنے والا رزق دیا جاتا ہے اور محتکر پر لعنت ہے پڑک بنی علیہ السلام نے اس حدیث میں فرمایا کہ جو شخص
یجلب لامتعہ ولا فوات ویجیعہا لتحقیل الوجیع ولا ثم علیہ لکن الناس ینتفعون بیہ قیتاً له بیڑکہ
اسباب اور قوت لا لا کر و اس طبق تحقیل فائدہ کے پہنچا ہے تو اسکو فتح ہو رہتا ہے اور کچھ اس پر گناہ نہیں ہے اسی کسب ثابت اُسی فائدہ لیتے ہو اسکو مجھی
دعائیم والذی یشتری الطعام الذى یجمع الى البَلَدِ وَیجْبَسْهُ لِیَبْیِعَهُ وَقَتَ الْعَلَاءَ فَهُوَ مَلُوْنٌ بَعِيدٌ عَنْ رَحْمَةِ
اُنکی دعا سے فائدہ ہوتا ہے اور جو شخص تمام غایا شہر کی رسد کا حزیب کر رکھتا ہے تاکہ مٹکا کر رہی ہے سودہ ملعون اور اسکی محنت کو دور
الله تعالیٰ ولا یحصل له البرکۃ مادام فی ذلک الفعل فاذ ارفع امرة الى القاضی یامرہ القاضی بیع ما یفضلہ
موتا ہے اور اسکو بیعی بکرت نہیں ہوتی بیعکار کار رکھتا ہے سچھ آگاہ سلیمان فزاد تا منی تک حاولے اور اسکے قاضی اُسے تینے فائدے کے احمد کے

من قوته وقوّت عياله على السعة بمثيل لقيمة بان يقول له بعده كما يبيح الناس لا يُعرّل لقوله عليه السلام او اى عيال کی فراشتے کے ساتھ کھلانے سے بڑھتے حیرت برپر سے جنپ کا حکم دے اس طور کی بدی کہ اسکو یہ مال جیسے اور لوگ بختی میں اور بجاوہ تھار دے بدیں اسیہ بیٹھ لانستقر و افان اللہ هو المسعرا القابض لباسته الرازق و في هذا الحديث مبالغة في النهي عن التسعيرو تم بجاوہ تھار و بیٹھ کا جاؤ اسہ و تصریخ کرتا ہر جو تنگ کرایے اور فراخ اور زرف و نیازر آور اس حدیث میں جما و جمہ اتنے کی مہری ماننت ہر اذ بین فیہ ان التسعيرو تم ما یتوکاۃ اللہ تعالیٰ نبفسہ و لم یکله الی غیرہ من عبادہ فلذیں رحمہم ار نیکلفوا فیہ سلیکے کہ اسیں پر بیان پرکرہ جاؤ کا متولی المدعی بذات خود ہے اسکو کسی اور پرندوں میں سی جوار نہیں کیا سر انکو نہیں چاہیے کہ آپنے تعلیف کرنے دکان فعلوا لا یحصل لهم الا صنيق و ستدۃ عقوبة لهم على معارضتهم له تعالى في فضنا یا هذل لیسغ للتف اور اگر کریشک توانکے لیے بجز تسلی اور سختی عذاب کے کچھ منوکا کیونکہ مقابی کرنے ہیں احکام الہی میں آس بیان کے موافق فاضی کو جانی ہے ان لا یعرفان اللہ بن حق البائع هنیکون تقدیر کا الیہ فلا یتبغ للقاضی ان یتعرض لحقہ الا اذا كان ذیہ ضرراً للمعامة بان رجاؤہ بانست اپنے کہن حق ایج کا ہے اسکل عذر کا گھسی کو اختیار ہے قاضی کو نہیں جا ہیئے کہ اسکے حق میں دخل بریے ان الاروام کا ضرر تو باہر ظہر یتعد کاریاں الاموال عن قیمتہا بعدیاً فالمحتسابان یبیعوها بضعف قیمتہما نجیب لیست القاضی عیشورہ اهل الرأی والمعصیۃ صیانۃ کرال رہنسلی قیوت میں تعدی فاحش کرتے ہوں کہ درجند تحریت کو نہیں لگیں بس اب قاضی اہل راس اور بیت کی صلاح سے عوام کا حق بجانب کریں لحقوق الناس ثم ان من باع منہم باتفاق القاضی و ان صلح بیعه لكونه غير مكره على البيع لكن ان كان اذا انقضیت معاشر کرے چھڑکر کسی نے اپنے سے قلخنکے بجا اپنچا اکر جو نجیب جبار کر کیونکہ نجیب پر زبردستی نہیں ہوں ہے یعنی اگر ایسا مال پرکرے کہ اس بجاوہ کے لیے تجزیت ان بضریب القاضی لا یحل للمشتري ما بایعه البائع لانه في معنی المکرہ فیلزه للمشتري ان یقول ل

قاضی کی پار کا ہے لمشتری کو پائیں کا بیچا ہوا حلال نہیں ہر کہیونکہ یہ بھی گریا زبردستی کی نیچے پر کیس اب مشتری کی کوئی دنیا ہے کہ خرد لے دلت یہ لفظ عند الشراء يعني ما تجتمع في شئ یبیعه یحل فتعال هذا ایلزام للقاضی اذا رهم الیہ امر المحتکار لا یحل العقوبة کرے میرے باحکم اپنی مرضی کے موافق بیجے اس سوقت جتنے کوی بھی کیا ملاں ہو ویکا اس صورت میں قاضی کو لازم ہو کہ جیسا کیا پس مختار کی فریاد اور تبعیقت میں جلدی کرے والا التسعيرو بل یہا عن الاحتكار و نیز جراحت ہے و یامر کا بالبيع و ان لم یتبل لیعطلہ و نیڈار کا وان امتنع ولصر اور بجاوہ تصریخ کرنے میں بلکہ روک رکھنے سے منع اور طامت کرے اور کہہ کے کہ بیچاں اور اگر نہ ملے تو سمجھاوے اور دھمکاوے اور اگر بچہ بھی نہ ملتے اور نہ یبع یحذیلہ ولعیز رہ حتی یکمتنع عن سوء عمله لانه ما یحل له استحق العقوبة و لیس فیہ محقدر شعبہ رہ اسکو قید کرے اور تغیریز سے یہاں تک کہ اپنے فل قبیع سے باز آوے کیونکہ منسوب بات اختیار کر کر عقوبت کا سزاوار پہنچا جائے اور اسیں کوئی حد مقرر نہیں فیعیز دفعاً للضرر عن الناس بالصیحہ اینہ ان امتنع عن البيع یبیعه القاضی تفاقاً و هذل فیما یضر جسمہ عند تاپار و اسٹے وفع ضرر عوام کے تغیریز دیا جاوے بلکہ صیحہ یہ ہے اگر وہ آپ نے بھیجی تو سب فضلا کے نزدیک قاضی بیجیدا لے یہ حکم اس بیع کا ہے جسکا بندر کھنا الحاجہ الیہ ہما ہو تو الدین ابہ مالکہ کا البر والشیعر والنز و الرزبیب و قال ابو یوسف کل یا یضر بالناس چاہتے وقت صرز کرتا ہو جیسے قوت آدمیوں کا اور جانوروں کا جیسے گیئوں اور جو بارے اور انجیر اور موز اور امام ابو یوسف کہ ترہن جس بچہ پر کر کر جس سے سواء کان ماکولا او غیر ماکول ف فهو احکما کا یجھون حبسہ و ان کان تو با اوذھما او فضله و مددۃ عوام کو صرز کرے برا برے کہ خرد لی ہو یا نہ خورد لی وہ ب احتکار ہوتا ہر اس کا روکنا جائز نہیں ہو اگرچہ کپڑا ہو یا سزا یا جاندی اور دلت

الحليس قیل رعنون یوماً ماروی لنه علیه السلام قال من احتکار بعین یو ما فقد برئ من الله و برئ الله منه اول کہ مٹھی بیٹھی احکما کی کوئی کھاتے ہے جا نیسون نہیں کیونکہ روایت ہو کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا جسے احتکار کیا جا نیسون دن بیشک بیڑا ہوا احمد سے اور الحسن بن علی اور اکر و فتحہ بیٹ اخوانہ علیہ السلام قال من احتکار بعین یو ما ثلم تکن صدقته کمارۃ الاحتكار و قیل شمر اور اکر کی صدیقہ بیٹ میں ہو کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا جسے جا نیسون و ز احتکار کیا پھر اسے وہ غلو صد و کروی تو یہ صد و کفارہ احتکار کا نہیں ہو سکتا اور کوئی اہمیت نہیں ہے

التفصيل تلقى الجلب هو بفتحتىان ما يجذب من بلدانى بدل فانه اذا قرب الى ابلدى كع استقاله داشد راعه ثم
غصل پر بحر مايناب جبل کا اور جبل یعنی نو لام کے زیر سے بحر تینے رسد اکی شر سے اور شر کی طرف سود در سد جب شر کے پاس آپ پور پختے تو پھر گزر جنگ کروان جا خریز ناگز
لتعلق حق العامة به والمتلقي یہ بطال حقهم وتصنيق الامر عليهم وقد نهي النبي عليه السلام عن تناهى الجبل وقال
کیونکہ آس سے عرام کا حق ستعلی مہرو جا ہو اور اگر پرستکے لئے والا امتحان اداں اور انکو نگ کیا جاتا ہا اور ربیک نبی علیہ السلام فرمی جلدی سے من فراہم کر رسم
لاتلقوا الجلب فی حدیث اخرانہ علیہ السلام قال لا تلقوا السلم حتی یهبط بهما إلی السوق وہذا اذالم یلی بال سعر الورث
تلے حکرت خرید اور اکیا ورد حدیث میں یہ کوئی نا یہ سلام فرمایا جاؤ خرید اس اباب کو جنہیں بازار میں نہ اترے اور یہ حکم جب ہر کو بھاؤ بھسری والوں کو معلوم ہو
واما اذا لبس عليهم السعر واستدی مقنهم متاعهم باقل من قيمته في تيعد الكراهة ويتأكد المحرمة لأن هذا الصنف
آس اگر کو بھاؤ معلوم نہ ہو اور انکی ستارع انسے تمت اگھا کر جا خرید سے اتواب کئی کراہت جمع ہوئی اور حرمت سنت ہو جائیں کی اس لیے کہ یہ عمل

من الغش لحرام المضاد للنصر والاجماع المفسر بان لا يرضي لاختيه ما لا يرضي لنفسه بل هو مرسل لاركان كل ملتصضر
فتش خيانات حرام مين داخل برادر نفع واجب کے برخلاف جسکی پیغمبر پرسند نہ کرے اپنے بھائی کے داسط جو کلبے ماسٹلینڈ سکرے بکرے پلکم برداوساں پرسکرے
بہ المسلم فهمو ظلم و انما العدل ان لا يضر احد لا خيہ المسلم ولا يحب له الا ما يحب لنفسه مداروی انه عليه السلام
سکم کا نقصان پورنا برادر سب خلائق اور عدل و حرمی ترک کر کوئی اپنے برادر سلم کو نقصان نہ سے اور پسند نہ کرے اسکے خن میں سوا اسکے کرنے کرنے اپنے داسکر کرے داشتے برک
قال لا يؤم من احدهم حتى يحب لاختيه ما يحب لنفسه قال بعض علماء من باع شيئاً بهم فانه وکار لا ينتهي
فعلماء من بنین هنرمانوی تمین سرمانک کر محبوب جان فراستھا پر بھائی کے جو محبوب رکھو و استھا پر بعض علماء کہ تمین جس شخص نہ کیلئے غرامیک رہیں بھج اور لار و خدا و رکس کی
لا مصنف سرہم ذھب ویکون ممن ترك النصر المأمور به ولم يحب لاختيه ما يحب لنفسه وقد حکم ان يولنس بن
برول نواب آٹھوائے سرزیادہ کو سرگرد دینا پس شخص نفع مادر برکاتا کرے اور اسنر اخیر بھائی کو برادر بات پسند نہ کرے لیز پسند کر اچھاتی کرنے میں کہ بنیں یہ
عبدالله انه كان عند حل محل مختلف الانتماءات قيمة بعضها أربعين و قيمة بعضها مائتان فذهبت إلى الصادقة
عبدالله کے پاس چادرین مختتمت قیمت کی تھیں کرو جائز سکو کی تھی اور کمر کی روشنی کی پچھوئی کر
و ترك ابن اختيه في الدكان بتجاه اعرابي و طلب حلقة باربعينه فعرض عليه من حللا مائتين فاستحسنها المشدودة
دکان میں بھاگر غاز کو جلاگیا پھر ایک اعرابی نے اکر چادر چار سو درخم کی مانگی اُس لڑکے نے روتوہ والی اسکے سامنے کر دی اُسے پسند کر کے چاہیز کرنے کی
باریعائۃ و ذهب فاستقبله يولنس و رأى حلته في يده و عرفها فقال لهم استدریتہما فقل باربعينه فقال
حللا رائے کے سامنے کریونس اگیا وہ چادر اسکے باقی میں دیکھ کر بیجان لی بوجا کتنے کو لی جواب دیا جائز سکو کو کیونس نے کہ
لا تساوى الکثر من مائین فارجم حتى ترد ها قال هذه تساوى بيلد ناخمسائۃ درهم وانا ارتضي ما لا ازيد
یہ چادر دو تو سے زیادہ کی نہیں ہر جل پھیر دے اُسے جواب دیا ہے چادر بھارے شہر میں ہائج تصور پیکی ہر میں نے پسند کر کے لایہ میں نہیں
فقال له يولنس انك وان رضيتما لكن النصيحة في الدین خير من الدنيا بما فيها فرده الى الله كان ورد عليه مائۃ
بھریونس نے کمانو نے ارجو پسند کر کریں ہر لیکن دین کی خیر خواہی بہتر ہر دنیا اور دنیا کی خیر خواہی کو پھر اسکو دکان پر پھر لایا تو توہ پر پھر دیے
درهم ثم توجه الى ابن اختيه وقال له اما خشيتك الله تعالى حتى ربحت مثل الثمين وتركك النصيحة لل المسلمين
بھری بھیج کی طرف متوجہ ہو کر کہما بھکلو خدا آخرت نہ آیا کہ شن کے برادر تو نے اتفع یا اور مسلمانوں کی خیر خواہی ترک کر دی
فقال له ابن اختيه والله ما الحذها لا يرضي بها قال فهل ارضي له ما يرضي لنفسك وابلغ من
بھیج نے بھر برا فدا کی تم اُسے تغوب پسند کر کے لی ہتھی بورس نے کما پھر نے اسکے پیسے رہ کیون نہ کیا جو اپنے نیلے پسند کر تاہم اور اس سے پھر
ذلک ما حکی عن رجل من التابعين انه كان بالبصرة وله غلام بالسوس يجهز لذمه السکر فلکتب اليه العلام
اکی شخص تابیں کی حکایت ہر کر دد بصرہ میں تھا اور اُس کا غلام سوں میں تھا اُسکے پاس شکر بھیجا کر تھا پھر اسکے غلام نے کھا
ان قضیل سکر قداصابه افته في هذه السنة فاستلزم السکر فانه يربح كثرا فاما شریعہ
کراس سال میں او کھماری گئی ہے شکر خرید لینا اسیجن بفتح بودیکا سو اسے ایک شخص سے بت سی شکر فریڈی
فلما جاءه وقتہ باعده وربح فیہ ثلثین الھن درهم فالضرف الی بیته فتکر لیلته فقال رب بحث ثلثین الفاء
بھر حب و دلت آتا لرود بھجی اور تیس آسیز برادر ہم افتح ہوا ہیں وہ اپنے بھر ملائکیا بھر تاہم شب دل میں سوچا رکھ کر میں نے تیس آسیز برادر بھجیا اور
ترکت لضم رجل من المسلمين فلما أصبح غلام الیه فلتحم الیه ثلثین الفاقوال بارك الله لك فيهم فقاو ومن
فیر خواہی ایک مرد مسلمان کی ترک کی جب فیر ہوئی تو بصیرم اسکے پاس جاگر تیس آسیز برادر ہم اسکو دیے اور کھاتیرے یہ خدا اسیں برکت ہوئے کہما
این صارت هذه لی فقاو اني كمتنا حقيقة الحال و كان السکر قد غلائق في ذلك الوقت فقاو احمد
ہر ہم پرے کیونکر ہو گئے جواب دیا میں نے بھجے اصل حال تھیا لیا تھا شکر سوقت ہمیلی ہو گئی تھی اُسے کہا خدا بھج پر رحم کرے

قد علمتني ألا ن وقد طيبيتها لا فرجع الى بيته فتفكر وقال ما رضيتك له لعله استحقى منه فذر لها فلما فكر فيه
جعور كواب جباراً يدين بنے بمحبی کو ملال کبے وہ بچرا پئے تھر جلا آیا بھروس تھلک کہما یخیر خواہیں ہنوں شاید اُسے غرم کے مارے مجھ کو دے دیے ہوں پھر محمد بن الحنفی
فقال عفاك الله خذ مالك فهو طيب لقلبي فاختذ منه ثلثين القا وعلم من هذات ليس لاحدان
حاکر کا فدا بمحبی کو مسان کرے اینا الیے میرے رل کریں اپنے سماں ہر سارے شیس ٹھر را درہم لے لیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو یون زخمی ہے
ینتهش الفرصة و یخفی من البائع غلاء السعر من المشتری اخطاطه فان من یفیل ذلک بیکوت ظالما
کو فیصلت کو غیرت سمجھ کر باقی سے گرانی جاؤں اور خریدار سے ازانی جیسا پارکرے بیشک جو اس اعلیٰ کریما وہ ظالم
غاشاشا تارک المضموم الواحیب فان المعاملة قل بحری على وجه یعنی المفعى بصحتها والعقد حالکنا تشتمل
خلال و رفع و احیب کا تارک ہے کیونکہ عامل بعض وقت ایسے طور سے بحالت جاتا ہے کہ مفتی اسکو درست اور منقد تباویو سے برائیں ایسا
علم ظلم تیحظر به العامل السخط الله تعالیٰ اذ لیس کل نہی مقتضیاً لفساد العقد کا الیع عند لاذان الاول للجمعۃ
ظلم ہو جانا ہر کو اسکا کرنے والا تنازع غصب اسی کا ہو جاوے اسیلے کہ برپی تو عقد کو فاسد ہیں کہ دیتی ہے روز پیدا اذان کے ہوتے ہوئے
فانہ وان کان حائز الکنہ مکروہ لان فیه اخلاقاً بواجب السعی هذ اذا فعد او وقف افتیعا اذا قد قال الله تعالیٰ اذ
یعنی اگر صہبہ اسکو نہیں کرو دے ایسے کہ اسین سعی و احیب میں در ہوئی ہے اسکے سورت میں ہم کہا یعنی اور مشتری بیشک جاوے یا کھڑے رکبزی کہیں کیونکہ لذت عمال فرما دیجی
لودی للصافۃ مِنْ بَوْصِمِ الجمیعہ فَاسْعَفَا لِذَکْرَ اللہِ وَذِرْ الرَّبِيعَ وَأَمَّا إِذَا تَبَاعَ حَالَ مِشْهَمَا فَلَا كِرَاهَةَ فِيهِ وَكَذَذَا
ازان ہو نازکی دن یعنی دو تدوڑو اسکی بارکو اور جھوڑ و سچنا ہاں الگوہ درجنون ملے ہے یعنی کریم تو اسین کہ کریم کہ اہت نہیں اور ایسی
یکم البحش و ہوان یزیدی الشہن من لا یزید الشہاء بعد مأبلغ السلعة قيمة بالرغم عذرہ یہا و انما
بغش مکروہ ہوتا ہے اسخیش پہنچ کر قیمت سیع کی ایسا شخص بڑھا دیوے جسکو خریداری منظور نہ جبکہ وہ سودا اپنی قیمت برآجھا ہوتا عیر کو اسین غبت پیچو اور
کرہ ذلک کانہ تغیرہ للمسلم و ظلم له مع انه عليه السلام و ظلم له من بعد حضانہما پیغمبر نہی عن النجاشی عن النجاشی و قال لا تناجشو هذات اذابع
کروہ ایسے کہ اسین ایسیں سلم کے ساتھ دھوکا افظالم ہوتا ہر یا وجد کی نیعیہ اسلام نے نجاشی سے منع فرمایا ہے کہ نجاشی سے کروہ اس صورت میں کر سیع
السلعة قیمتہا و اما اذا لم تبلغ قیمتہا و زاد فی الشہن من لا یزید الشہاء لذان تبلغ السلعة تمام قیمتہ الایکہ و کذلیکہ
این قیمت پہنچکی ہر اور اگر بھی قیمت پیغمبر آنی اور کسی نہ کن بون ارادہ خریداری کے بڑھا دیا تاکہ یعنی کی قیمت پہنچ کریم ہو جاوے لذان کروہ ہے
السوم على سوم غیرہ بعد حضانہما پیغمبر نہی علیه السلام لا یسوم الرجل على سوم أخيه و هونہی بصیغة
مشن بچھانابار اور خریداری پہنچکی و دوسرے کی خریداری پہنچکی و دو لذان رضا منہ بھیکی ہوں اسیلے کہ بنی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اپنی خریداری کاروہ کاروہ اور لابس مخفی ہو اس صورت
التفی فیکون ایلخ و اما اذا لم یرکن احدہما الا آخر فلا باس للغیران یسا وصہ ولیشانیہ کانہ بیع من یزید و لا
نفی پہنچوا سین ہے اما الغیر بان آگاہی اکی دوسرے کی طرف اسین ہو تو غیر کو کچھ مصالحتیں کی قیمت بڑھا کر خرید لے کیونکہ یعنی من یزید اور
کراہہ فیه لور و دل اثر فیه وهو ماروی عن انس انه عليه السلام باع قد حاوحلسا بیع من یزید کذلیکہ
اسین کچھ کراہت نہیں ہر کیوں اسین اخبار آئے ہیں اکی پہنچ سے روایت ہر کرنی علیہ السلام نے کہ پیار اور شاث بطور بیع من یزید کے پیار اور
یعنی ستروں کی صورتیں سے کروہ ہو اسٹے ارشاد بنی علیہ السلام کے ستر و الاختی کے ہاتھ نہیجا کہ اور یعنی اس صورت میں ہر کر شہر کے اندرونی طبقہ ہو اور ملک
اہل البدھ طمعا للہش الغالی لما فیه من الا خراب لهم و اما اذا لم یکن کذلک فلا باس به لانعدام الضرر وی
کذلک ایمان قیمت کلائیں جو مخالفین کروں کہ تھیج کیوں کا سین شہر والوں کو ضرر ہوتا ہر اکی ایسا حال ہے نجیک سو تو کبھی مصلحت افراد نہیں کیوں کہ کوئی ضرر نہیں ہے اور بعیض کہ تو کذلک
صورتہ ان یعنی البادی ببلعہ المصرف فی قول له الحاضر دع سلعتک عندي لا یعنی ذلک یعنی فال یکیں
اسکی صورت یون ہر کوئی صورتیں نہیں سودا ایک اوسے سو اکی شری اسکو کی اینا الی میرے یا من چھوڑ جائیں کہ ان تیت سے یعنی رکھو یا یہا پہنچیں کہ

عندك الان يفالي ثم الثمن هذل مكرولا في أيام العسر ثم يينبغى ان يعلم ان البيع عند الحنفية كما يعقد بالقول
فتش دلوون رکه تيمورس کر منکا ہو جاوے اور ایسا معاملہ تھک کے دلوون میں مکروہ ہر چھر سمجھنے کی باستہ و کوچ خبریں کے نزدیکیت بخیر لفظ بخیر پر لئے ہوئے و ملائم
و رکنہ الایجاب القبول کذا لکت ینعقد بالفعل رکنہ التعاطی فلا بد فہم من الاعطاء من المجانین عند البعض
اور اسکار کرن ایسا ب و قبول اور الیجے ہیما بخیر کی مرکت کر لپڑی ہو جاوے اور اسکار کرن ایسیں ہیں اس سعی میں ایت اور شری دلوون کی طرف کو شن اور سعی کا حوالہ کرنا مزور ہے
و عند البعض یکفی الاعطاء من احداً لجأ مجانین اذا بیتن الثمن او كان معلوماً كما لو قال رجل من يبيع الحنطة
او رجبارن کے نزدیک مرن اکی کی طرف کو حوا کر دیں اکفایت کرتا ہرگز شری دلوون کی طرف سے معلوم ہو جیسے کوئی شخص گمیون یعنی رکنے سے پر جمع
کیف تبیع الحنطة فقال قنیداً بدهم فقال لكني حسنة أقرزة وكال قد هب بها فهد ابیع و صلیمة حسنة دراد
تو گیمون کیا بحاؤ ہیتا ہے وہ کے یا زہ مصل اکیہ دیہ کے پھر وہ جی خرم ارکھے ہائی قنیداً یعنی یا پر دے اور ائسے ناپر دے اور وہ لیکیا سوچ بوری اور اسکے
و کن الوقا لبام لامشتری بعثت هذا لمنک بدل لهم فقبضه المشتری ولم يقل شيئاً ينعقد لا بيع و عليه درهم
او رائیسے ہی ازادی خنزیر سے کھین نہ یہ سوچتے ہیں کہ کچھا بھر شتری اس نزدیک پیش کرے اور کچھہ نہ لے نہ بھی بھری ہے اور اسکے ذمہ اکیہ درهم ہے
و کن الواشتري و قر امن الحطب بتمانیه لثمر قال ائت لوقل خدا والقه هر من افعول یکون ذلك بیعا ولیطلبه
او رائیسے ہی اگر اکیہ تھلا کدوی کا آئیجیسے کر مول یا بھر کہما اکیہ گھٹا اور لا کر سیان ڈالے اور ائسے لاقیلا اقویہ بوری ہے اور وہ آئیجیسے
التمانیه و کذ الوکان لرجل على اخر الف درهم و قالاً مديون لدائنه اعطيك لدینك ما يذر و لم يقع لهما شيء
لکھے آور ایسیں اکر کی شخص کھو سکر کردہ مزار و معمق قوشل سیمات اور بیون لیغز مندا و قصخ اسکر کیون پرسکریں کی ایت اشرفیاں لستہ دیتا ہیں اور ان دلوون میں بیع و لع نہ ملائی
بل فارقه ثم ان بالذانیرو دفعہا الیه یکون فی تلك الساعة بیعا بالتعاطی قاتما الواشتري رجل من اخروا سکان
بلکہ و چاکرا پھر اشرفیاں لکار اسکے حوالہ کریں تو اب اسوقت قاطی سے بیع بھری ہو جاوے ایک شخص کسی وسرے سے نکے
و لطفاً فی عذر صدسو جه بعل و لم يضر بالجلاحتی ليصلو سلماً فلابجوز ولو نسج الوسائل والطناوش میاہ
اد فروش خرد کر اور وہ بخیرو ابھی تباہر ہوں اور بدرت بھی تباہر ہوں تباہی سلم یا ہو جاوے تو یہ بیع چاکر نہیں ہے اور اکر کے اور فروش تباہ کر کر اسکو حوالہ کریں یہ تو تبیجی بیع
الیه لا يصح الا ضال التعاطی اما يکوت بیعا اذا لم يكن مبنياً على بیع فاسد او باطل اما اذا كان مبنياً عليه فلا ي تعد
جاہز نہیں کہ اسکے کھلیفین کوئی ہیں کی بیع جب جاہز ہوئی ہر کو اسکی بنیاد بیع فاسد یا باطل پر سوا اور اکسکی بنیاد بیع فاسد یا باطل پر ہو کی تو جاہز نہیں ہوں اس بیان کے باعث
هذا ما یفعله الکثر الناس فی هذا الزمان من اخذ مالا دوا من صاحبہ من المأكلات وغيرها من غیر عقد صحیح
اس زمانہ میں جو اکثر لوگوں مکا عمل ہر جو مجاہستے ہیں سود کا نہار سے کھائیں کے سامان اور سوائے اسکے بد ان عقد سمجھ کے لے لیتے ہیں

وَلَا مُعَاطَاةٌ وَلَا بِيَانَ الْمُثْنَ إِلَى وَقْتِ الْمَحَاسِبَةِ فَذَلِكَ حَرَامٌ وَكُلُّ مَنْ يَا كَلِّ مِنْهُ أَوْ يَنْتَهُ بِهِ دُعَاءُ الْعَالَمِيَّهُ فَنَوْعَهُ عَدْلٌ
أَوْ رَدْرَسْ طَفَيْنَ سَهْ لِيْنَ رِيزْ كَرْتَهْ بِيْنَ اُورَنَهْ حَسَابَ كَهْ وَقْتِ بِيْنَ مُثْنَ بِيَانَ كَرْتَهْ بِيْنَ سُويْبَ حَرَامَهْ هَهْ أَوْ جَوْشَعَنَهْ بِيْنَ كَهْ تَهْ بِيْنَ حَرَامَهْ بِيَانَ بِيْنَ جَهَنَّمَهْ دُوْعَهْ
لَا كَلِّ الْحَرَامِ وَلَا نَتْقَاعَ بِهِ وَمِنْكَ لِلأَثْرَادِ فِيهَا سُويْ اَحْبَزْ وَاللَّحْمُ لَا بِدِنْ بِيَانَ الْمُثْنَ لِيَكُونَ بِيَعاً بِالْتَّعَاطِيَّهْ تَهْ
حَرَامَهْ خَوْهِيَّهْ كَرْتَهْ اَوْ جَنَّهْ اَغْتَمَارَهْ كَرْتَهْ اَهْ رَاسِلَهْ كَهْ جَيْزَهْ رَوْهِيَّهْ اَوْ رَوْهِيَّهْ كَهْ سُودَسَهْ بِيْنَ مُثْنَ مُقْرَرَهْ كَهْ اَصْرُورَهْ تَاهْ بِيْعَهْ تَهْ طَهْ كَهْ بِيْهْ جَادَهْ بِجَهَرَهْ
يَنْبَغِي اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ الْبَيْعَ الَّذِي لَا يَجْوِزُ ثَلَاثَةُ الْنَّوْعِ فَاسْدِرَهْ بَاطِلٌ وَمُوقَوْتٌ اَمَّا الْفَاسِدُ فَهُوَ مُنْعَدِلٌ لَكُنْ لَا يَفِي
بِاَدَرْكَسْتَهْ جَهْلَهْ كَهْ جَوْهِيَّهْ جَاهُونَيْنَ هَوْنَ تَيْنَ تَيْنَ سُتْمَهْ بِهِ فَاسْدِرَهْ بَاطِلٌ اَوْ مُوقَوْتٌ بِهِ فَاسْدِرَهْ مُنْعَدِلٌ تَهْ جَاهِيَّهْ بِهِ صَرْفَ عَهْدَهْ كَهْ كَهْ قَاعِدَهْ بِيْنَ تَيْنَ تَيْنَ
الْمَلَكِ بِجَهَرِ الْعَقْدِ بِهِ لَمْ يَفِيْدَ بَعْدَ بَيْضِ الْمُشَدَّرِ الْمَبَيْعِ يَا ذِنَ الْبَائِعِ صَرِيْحًا اوْ كَلَالَهُ فَانَهُ اَذَا فَصَنَهُ فِيْ جَمِيلِ الْعَقْدِ
بِكَلِّ غَيْرِهِ حَبَّ هَوْلَهْ بِهِ كَهْ خَرِيجَهْ اَهْ جَاهَزَتْ سَهْ يَا قَرِينَهْ سَهْ مِيْجَ بِرْ قَبْضَهْ كَرْسَهْ اَهْ پِسْ جَبْ خَرِيدَهْ جَمِيلِ عَقْدِهِنَ بِيْنَ بَيْعَهْ كَهْ سَاهِنَهْ مِيْجَ بِرْ قَبْضَهْ كَرْسَهْ
عَضْوَهُ الْبَائِعِ وَلَمْ يَنْهِهِ الْبَائِعَ يَلَكَهُ مَكَاهِ خَبِيْثَاهُ وَلَهُ دَلِيلٌ لِيَعْلَمَ لَهُ اَنَّ يَتَهَرَّفُ فِيهِ بِتَمْلِيْكِ اَوْ نَتْقَاعَهِ حَتَّى لَوْ
اَوْ بَيْنَ دَلْكَوْ سُونَهْ نَكَهْ تَهْ عَزِيزَهْ دَلْكَهْ مُؤْرَسَهْ سَهْ اَسْهَهْ مَلَكَهْ بِهِ مَعَاتِهِ اَهْ مَعَهُهْ لَمْ يَكْتَهِهِنَ كَهْ خَرِيدَهْ كَهْ اَسْهَهْ بِهِهِ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ كَهْ

کان طعاما لا يحل له اكله ولو كان جاريلا لا يحل له وظيفها بل يجب على كل واحد من البائع والمشترى شرعا العقد
نعم مبتوسا على احکام اطلاق نہیں بل ارگون ترمیہ ہو تو اس سے محبت ملال نہیں بل کہ برکت ای اور مشتری پر واسطہ فتنہ فساد کا عقد کا فتح کرنے
دھنال لغذا دوار لحریف شناہ بل باع المشتری ما قبضنه بالثراء الفاسد العقد صحيحاً ينفل بيعده لانه مدام لکھہ مال
واجب برآمد اگر دلوں نے منسخ عقد تکیا بلکہ مشتری نے ثرا فاسد سے قبضہ کر لیا بطور عقد صحيحة کے اور کہا تھا بجهة الا تو اسکی دفعہ پوری ہو جباری ہے
تملیکہ لغذہ بالبیع وغیرہ لا يتصور بعده الغش لتعلق حق العبد به ووجوب الغش سابقاً كان الحق الشرع
رجب منبع کا الک ہوا اور اسکی تدیک کا بھی بطور ہجع دغیرہ کے ایک ہی پھر بعد اسکے منسخ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سکھی عہدہ تعلق مبتوسا اور پولار جمن فتنہ عہدہ جو بحسب واسطہ فتنہ کی تھا
واداً الجمجم حق الشرع وحق العبد يقلم حق العبد حاجته لعم کان الاولى لل مشتری ان یزنة عن ثرا شہ
او جب حق شرع او جن عجیج ہو جائز ہو تو حکم عبده کو مقدم رکھنے ہیں ایسے کہ عبده ماجمیت ہو جو اسکی خردباری سے کنارہ کرتا
اذ قيل من غلب على ظنه ان آکثر معاملات اهل السوق على النساء يعني له ان يتذرة عن شراء شئ منه ثم مع هذا
کیونکہ کہتے ہیں جسکو یون معلوم ہو کہ آکثر معاملات اس بازار والوں کے فنادے خان نہیں ہوں تو اسکو چاہیے کہ نہیں کوئی شمول ہو یا اور پھر بھی اسرا کے
لو اشتراک من لهم شيئاً يحصل له إلا نفاع به اذا كان العقد لا يخس صحيحاً وهم يعني ان یحصل امان من اشتراك بالفترم
کوئی شمول ہے لیکن اسکو برنا ملال ہے اگر کچھ لامعقة صحیح واقع ہوا ہوا فطرمہ رکھنا ملپہیے کہ اگر کسی نہ تہرا رہ پے کامال
شراء فاسد او قبضه لثرا باعه ورجح فیہ لا يحل له الریج بل يجب عليه ان یتصدق به ومن باع متاع بالفسد
خرائنا مسح مسح میں یکریفہ کریا بھر اسکر فائدہ سر بجهة الاترا اسکر وہ نامہ حلال نہیں ہو بلکہ اسپر واجب برکھرات کر دے اور مگر کسینے ہزار ر دھر کا مال
بعیان فاسد او قبضہ لثرا شتری بہ شيئاً و باعه ورجح فیہ یحصل له الریج ولا يجب عليه ان یتصدق بہ والفرق
چ نہ سدست بجیا او فریت اولی پھر اس می پی اور مالیں دلیں ایسا اور اسکو نامہ سے بجیا تو اسکو یہ فائدہ حلال ہو اسپر خیرات کرنا واجب نہیں ہے اور فرق
بینہماً على ما ذكر في العدلية ان المتأمِّن بما یتعین بالتعیین فیتعلق العقد به فیتمکن الخبرت بالرجح فالدعاهم و
ان روشن صورت نہیں ہو اتفق یا ان صاحب بدایہ کے ہمکہ اس باب تیین کرنسے متفقین ہو جائیا اور سو عقد اس باب معيین سے متعلق ہو جائیا ہر یہ خبات نامہ میں اثر رکھتی ہو تو یہ عده
الدناندر لاستعینان فی العقوٰ و الفسخ بل یثبت اللئن فی ذمه المشتری فلا يتعلق العقد لثرا بعینہ ما فلایعن
وینار عصر رہہ منسخ نہیں ہو تو بلکہ مشتری کے ذرہ مطلق نہ شافت ہو جاتا تبے سود و سر عقد اس دراهم اور زمانہ خاص سے متعلق نہیں ہوتا
الخبرت بالرجح لا ان یثبت یا او میقد منہماً فی يتعلق سلامۃ الشری بہما لوقع عمرہ الشنافیکون ملکا خبیثاً واجب
اسے خبات نامہ دین اثر نہیں کرتی ان اگر اسی کی طرف اشارہ کرے بھر اسی نہیں سے پرکشید کر لے اس بخیاری اسی سختیان ہو کی کیونکہ ہمیں اس بخیاری اس بخیاری کے
التصدق و اما الباطل فهو غير منعقل فلا يفي الملک اصلًا و لکھدا قيل من غلب على ظنه ان آکثر معاملات اهل
ازنج اصل سرچ منقد نہیں ہوتی سرچ فائدہ ملک کا ہرگز نہیں نہیں کہتے ہیں کہ جسکو یون معلوم ہو کہ آکثر معاملات اس بازار والوں کے باطل ہوئے ہیں
السوق على البطلان ليس له ان یشتري منه شيئاً ولا يحل له ما استراه منه واما الموقوف فهو بیع ما الغیر بغیر اذنه
تو اسکو کوئی جیزہ ائسے مول یعنی جائز نہیں ہے اور ائسے جو مول یکا ملال نہیں ہوگا

فانہ وان کان منعقل و مفیل للملک علی سبیل لتوقف علی جاذۃ مالکه لکن لا یفیل تمام الملاک لتعلق حق العین
یسیح اگر منعقد ہو جاتی ہے اور فائدہ ملک کا بطور موقوت پوری ہوئے ایسا ملک جائز رکھے سیکن احاظت پیش کر پوری نہیں ہوئی اسیں ایسے
وَجْهِيْنِ الْمَعَالِمَاتِ الْجَارِيَةِ فِي جَمِيعِ الْمَعْصُوبَاتِ وَالْغَارَاتِ الْوَاقِعَةِ فِي هَذَا الزَّمَانِ مِنْ هَذَا الْعَبِيلِ لَهُنَّا قَالَ
اور تمام معاملات جراس زادہ بن نامہ جیزینے اور روتے ہوئے اشایہ بن جاری ہیں سب اسی طرح کے ہیں اور اسی سے
صلح البیانیہ فی ایام غارہ المسلمين لا یشتري من العسر کشی لانہ حرام علک الغیر یعنی للتجاران
صاحب بیانیہ کتابے مسلمانوں کی غارت گری کے عمدہ میں شایع نہیں سے کوئی شمول نہیں ہے ایجادے ایسے کہ حرام غیر علک ہے بھر تاجر کو لائیں ہوں ہے

برائے معاملتہ العدل یجتنب الظلم والمراد بالظلم ان یتضرر به الغیر فهو ظلم و انتہا
راپنے معاشرے میں صل کا الماظ رکھے اور ظلم سے بچو اور ظلم سے مراد ہی بڑ کہ جسمیں غیر کافی لفظاں ہوں تو سمجھیں غیر کافی لفظاں ہوں اسی لفظاں ہوں دوست ہے اور
العدل ان لا یتضرر منه احد لشیح ما و لا یتصور ذلك الا لاحتراز عن عدہ امور احدها ان لا یجتوز في
صل و بھی بہ کہ جسمیں کسی کا کچھ لفظاں نہ ہوے آور یہ امر خیال میں نہیں آتا جس کی وجہ باطن سے احتراز ترکیے آئیں یہ رقمدار میں تقاضا
المقدار و ذلك بتعديل المکمال والمیزان والاحتیاط لانه تعالی قائل ویل التمکفین للذین لادا اکتالو
ذکرے اور یہ بیان اور ترازو پوری پوری
کل المذاہ کیست و فوکون و لذَا کا لوحہ اذ و قرئو هم یجیہ و ن و کلا ینجو من هذلا من بزیل اذ اعطی یقصص اذ
لوگوں سے پورا بھر لین اور حب مانپ دین کو یا تو ک دین بلکہ کر دین آدماسی وہیں بچتا ہو جو دیتے وقت کچھ زیادہ دیتے اور لیتے ہوئے کچھ کم لیتے
اخذ لان العدل لحقیقی قدرما یتصور فیان من یستقصی اخذ حقہ بکالہ یوسٹ اک دین اک دل لک
اسیکہ عدال یعنی بستہ کام جیالوں آکاہو بستیک جو شخص اپنا حق پورا پورا لیا چاہے تو غالبہ کہ اکپر تھے می کرن شکھے اور اسی واسطے
کان د رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان ایسا کیتھی کہ جسیکہ مولیٰ کیتھی کہ اکپر تھے می کرن شکھے اور اسی واسطے
کان د رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اشتري شيئا يقول للوران نن والرجح وکان بعض لسف يقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسیکہ مولیٰ لیتے تو تمیت ادا کرنے والے سے فرمات توں دا درکبہ زیادہ ارتعانی متفہ مکتے تے
کان د لسترنی لولیل بحبہ و کان اذ اخذ لفظ حبہ و اذ اعطی زاد حبہ و یقول ویل من یبعیج بحبہ جنة عرضہ
کہم اکپر ادا کے بدل عطا پا تین یتے اور اکر کچھ مول یتے تو کبھی کہ ادا یتے اور اکر کتم افسوس ہر جو دا کہ براجت دے ڈال جکہ اچھیا اور
السموات دا لارض و آلتانی ہمایجبل لاحتراز عنہا ان لایعدھ السمعہ فانہ ان وصفنا بیالیس فیہما فیان نہ
آسان اور زین ہر آردو میر امر حسیح احتراز ہے ہر کہ مال کی قدر یعنی کیا کرت کیونکہ اکاری ایسی تعریف کی جو انسین نہیں ہر بچہ خریدار نہ اسکا قول اگر
یقبل قوله فیہو کن ب محض وان قبل شهو مع کونہ کذ بأتلبیس و ظلم و ان وصفہما کا فیہما فیان علم به ملکہ
ما ن تو یہ صرف مجموع ہی جھوٹ ہو اور اکریان لیا تو جھوٹ کا جھوٹ اور دغا بارزی اور غلام ہے تو یہ اگر خریدار بھی جانتا رہ
فیوہ ذیان و تکلم بیما لاعینیہ فیحا سب علیہ لان کل کلمہ لفصل عن الانسان فانہ یحا سب علیہ بالقولہ تعالی
لو تو وہ بیمودہ کب ہر اور کلام بے فائدہ اس پر بھی حساب ہو دیکھ کیونکہ انسان کی زبان سے جو کلمہ سختا ہوا اسی پر حساب ہو دیکھا ہے لیل اس آپ کہ
ما یلْفِظُ مِنْ قَلْبٍ لَّا لَدَنْ یُوْرَقِبْ عَمِیْلَ وَ اَنْ لَمْ يَعِرِتْ المُشْتَرِی ما فِیْهَا عَالِمٌ يَذْكُرْ فِلَالا بِاسْبَدْ کَالْقَدْ المُوْجَدْ فِیْ
نہیں بہتر ایک بات جو نہیں اس پاں راہ و کھیتا تیار اور ہر خریدار نہیں جانتا جیکہ بیان نہ کرو تو پھر جتنا ہو اتنے ہی بیان کرنے میں
من غیر مبالغہ و اطناب لایحکلف الدۃ لانہ ان کاں گذ بایکون یہیں نہ عموماً وہ من الکبائر التي تند الدین
بیرون سبالغ او تھریل کے کچھ مضاائفہ نہیں آور قسم سرگز شکاوے اسیکہ اگر جھوٹی ہو تو یعنی عنوں ہوگی اور یہ قسم ایسی کیہو کہ عاجز و بیکار
بلاقم و ان کاں صادقاً فقدر جعل اسم اللہ تعالی عرضہ لیکانہ و اساع فیہ لان الدین اخسن من ان یقصد
اور ایسی ہے تو میشک اللہ کے نام کو اپنی ستمون کا نشانہ بنا یا اسیکہ کردیا اتنے درج کی نہیں ہو کہ اسکو بلا ضرورت
ترویج ہما بن کرام اسم اللہ تعالی من غیر ضرورۃ حتى قال للفقراء یکہ للتجران یذکر کرام اسم اللہ تعالی ادیصل علیہ
اس کے نام سے روشن دیکھاویں یا اس کے نام سے کوئی کافی لکھتے ہیں کہ تاجر کو کروہ ہو کہ اپنام کھو لئے ہو سے ترویج کی نیت سے بسم اللہ یعنی مالہ علیہ وسلم پر درود
صلی اللہ علیہ وسلم عند فتح متابعہ علی قصد ترویجہ بان یقول للہم صل علی محمد و آله و جلیلہ لانہ
ہر حاکم اس طور پر کہ سہان اسر کیا مال ہے یا اللہ صل علی محمد کیا خوب مال ہے اور یہ امر حسیح سے
بیکار لاحتراز عنہا ان یکتم شپشا من عیوب السمعہ بل یجب علیہ ان یظہر جمیع عیوبها خفیہ اوجلیلہ لانہ
امراز کرنا ہے ہر کہ مال کا کوئی عیوب جیسا کہ ملکہ باعث برداشت پر کہ اسے تمام عیوب ظاہر و باطن جلا دیوے کیونکہ

اذ اخفي شيئاً منها يكون خاشاتاً تاركاً للنصر والواجب من انظار حُرثَنْ هـى الشعوب وعرضها في الموضع المظلوم
اگر کچھی عیب مپسرا رکھیکار تجسسات پیش نصوح و اجب کہ تارک بہرہ پرس جسے تحان کا اجھا گپہ دکھانی ۔ یاد نہ سیرے سے کے سامنے کیا
اوعرض حسن فرمی المخفف والمنعل او سخر همایکون خاشاً والغش حرام فی الیسوع و الصناع جمیعاً فلذین عقیل العصا
باموزد با جو لئی اپنی دکھادی لو یستمحض خائن ہے اور نامہ میوڑے اور کارگریوں میں خیانت کرنی حرام ہے سوہ رکھ کو لائیں نہیں
ان یہ تماون بعمل ہے علی وجہ لوعا مملکت بہ غیرہ لا ہر تصنیفہ دل میلیغی لہ ان یحسن الصنعة ویحکمہ لشہر یا قن عیسیہ
کا پسے کا سرین اپنی سی سی کرے کہ اگر اسکے ساتھ کوئی اور کرے تو اپنے کرے بلکہ یعنی کہ از خوبصورت اور مصبوط بنایا کرے پھر اسکے عیب جلان کرے
ان وقعم فہما عیب قان ہیل ذارجہ علی التاجران یہ کر عیوب ممتازہ لا یتم له المعاملۃ فاما الطرق فہما فاصمان
اگر اتفاقاً عیب ارہ ہو گیا ہو اور اگر کوئی یہ اعتراف امن کرے کرجب تاجر پال کا عیب بیان کرنا واجب ہوا تو اسکا معاملہ کبھی پورا رکھنے کا ہر رسم کا ہر رسم
التاجرا ذا شرعاً على نفسه ان لا یشتري للبيع الا الجيد و یقنع برہے یسید ربیارک له فيه ولا یختابر لتبییس
کذا جربا ہے اور پر شرعاً کرے کہ جیتنے کے لیے سوال جید کے کبھی نہ لونگا اور حکومت یہی نفع بد فاخت کرے تو اسی میں برکت ہو رکھی دغا بازی کی کجھ حاجت نہیں ہے
فہمن تقع هذلا یشتري معیباً فان وقム في يده نادر یہ ذکر عیوبه و یقنع بیتمتہ و اہمیت عذر هذلا على التجار لا نهم
تکھیر سبکی یہ عادت ہے تو عیب ارہاں نہیں لیتا پھر اگر اتفاقاً گا اسکے ہاتھ آجھی بیا وہ تو اسکا عینہ ان کو اور کسکی اصل قیمت پر تنازع کردا اور عبارت پھر اس طبق دشوار رہتا ہے
لا یقعنون برہے یسید ربیل بطلیبون ربجاً کثیراً ولا یحصل خلک الا بتلبیس حرام فلا یجوز للبالغ ولا
کتجھے لفڑ رفنا عینہ نہیں کی لٹک جب فائدہ کو طالب ہو تو ہن اور ڈافالمہ بُردن و شابازی کو نہیں جہ ماوراء دغا بازی حرام ہو سو جائز نہیں ہے بلکہ کو اور

للمشتري ان يلبس احد هما على الاركان من يفعل هذا يكون ظالم اما تارك الاركان على المسلمين دفعه وحاله عليه السلام
فرد لوكه امك در سرے کر فریب کیا کرے ایسے کر جاوی اکر بگایا وہ ظالم ہے ائمہ مسلمانوں کی فخر خواہی ترک کی
آور رواتب ہر کوئی عین السلام نے
قال للبيعان اذا صدقوا لضحايا ولهم ما فيهم من لم يعترف الزراوة والتفصي
فرايمان ارجح بولين او ضمير خواہی کرن لزانکے لیے بچہ میں برکت ہو گی اور اکر بھجو بولین اور ضمیر جمع بالین تو بچہ کی برکت محل جاؤ گی او خوش بختی ہے گئنے کو
الا بالكيال والميزان لا يصدقنا هذا الحديث ولا يعرفه وإن الله هم الواحد قد يبارك فيه ويكون سبب السعادة له
بدون تعلیمات اور ترازوکر شیئن جانتا تو اس حدیث کی تصدیق ہیں کہ اور وہ ہی نہیں جانتا کہ امکید رہم میں کبھی ایسی برکت ہوتی ہے جیسیں سعادت و میراث اور نیا کی ماضی پر باوے
فی الدين والدنيا بان يصرفه فيما يجب عليه من اهون حینه او دینا لا وان الا لاف المخالف قد يتزعزع عنها البركة و تكون
اسطور کرائے کو اپنے واجات دینی اور دینوی ہیں صرف کرے اور میٹک ہزاروں جمع کے ہوئے ہیں سے کبھی برکت نکل جاتی ہے دینی اشکو
سببا طلاقہ فی الدنيا و الآخرة اما فی الدنيا فھا يشاهدۃ هذا الزمان من لسلطان الظلمة عليه واخذ بالله بالفزع
وین اور دنیا میں اڑدہ باہر آرٹیسین چانپر اس زمان میں دیکھتے ہیں کہ نظام لوگ غالب ہو کر اسکے خاتم مال و متاع طرح طرح کے خذاب دے کر
العقوبات و اما فی الآخرة فیان يصر فیها فی الحرمات والمنکرات لا يسمی فی لاشوؤا التي یکون بها كل احاد من الرامشی
نہیں لیئے ہیں اور رہا آخرت میں سواس و صنع سے کمال کو حرام اور مستعات ہیں خیج کرتا ہے خاص کر شوت میں جسکے باعث سے ہر کوئی بحمد نتوہ دینے والا
والمرتضى الساعی بینهما ملعونا بلعن رسول الله صلی الله علیہ وسلم فمن اراد ان یتیسر علیہ لضھی للمسلمین
اور شوت لینے والا اور بیکا دلآل ملعون ہو جاتا اسکے اس بیعت پر بنی ہبتاب عبلہ ارادہ ہووے کہ اشکو ضمیت اہل اسلام کی
فلا بد له من امری ان تحد هما اجلیم و يعتقد ان تبییه لا يزید فی ذرقہ بل میحققہ و یذہب برکته فان ما یجمعه
مسر ہووے تو اشکو رو باتین الازم ہیں آجیں تو یہ سمجھی اور قیین کرے کر فریب اور کر سے روزی نہیں برصغیر بلکہ مفت ہو جاتی ہے اور برکت جاتی رہی جو بیک جتنا مال
شیخ وفات التلیت ادنی یہیلکه الله تعالیٰ دفعہ واحدہ اما بالاعراق او بالحرائق او با حلال للصوص او الظلمة
طرح طرح کے فریب اور یہ سمجھ کرتا ہے اشکو ضمیمی خود تو اسد تعالیٰ امک باریع المعنک در تباہر یا ڈکر یا عجلہ یا ہر بچہ ایسیہ میں
یاظار

طلحکرہ والثانی ان یعلم و یعتقد ان رسم کا آخر لا خیر من بعہ الدین اموال الدین اتفقضی بالعقلاء
کافر کو جسمی بیتہن اور درسے سمجھے اور سین کر کر آخرت کا فائدہ دنیا کو فائدہ کو پڑھو اور بیکار دنیا کو فائدہ کو پڑھو جب زندگی سولیتی ہے
العمر رہتی مظاہرہ اور زارہ اغیف کر رضی العاقلوں پر تبدل الذی هو ادنی بالذی هو حیر المخیر کله
اور اسکا دربال اور بوجہ سر بر جاتا ہر عاقل ادمی کب پسند کرتا ہے کہ ادستے چیز کو اعلیٰ جمیع ملکوں پرے اور خوبی سے اس

سلامۃ الدین لیسر ناللہ مسلمۃ الدین مجلس الحادی والسبعون فی بیان اتی تاجر
وہن کی سلامتی میں ہجہ آئی ہلکو دین کی سلامتی نصیب کر **الشروعین بیس اس بیان میں کہ کون تاجر**

یکھتر لوم الیقہ فی اجر افای صادقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التجار یعنی فن
تیامت اور ناجر ہر کو اس اصادقہ ہو کر رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناجر لوں نیاست کے دن

یوم الیقہ فی حدا امن اتفق و بر و صدق هذل الحدیث من حسان المصایبیہ رواہ عبید بن فاعلہ عن ابیہ واکاصل ف
نامہ بجز اٹھنے کے لئے کوچ کر تشقی ہر اور نیکو کارا اور سچا بحدیث مصلی اللہ علیہ وسلم علیک مسنوں میں ہر عبید بن فاعلہ اپنے کو روایت کرتا ہے اور اصل میں

النحو المیل عن القصد منه یقال لکاذب فی جر عمل هذل المعنی سہی التجار فی الحدیث فی حدا اذ من عاد لهم فی تجارتہم
نحو رہل جانا ساتی اور میانہ روی سوسی ہی بل جو حسرہ کو ناجر کئے ہیں اور اس ہی اخبار سر سوداگر و تکا صدیت شریعت میں بجانا نام رکھا کیونکہ تجارت میں

غالباً التدلیس لہذا لک علی ترویجہ السلام علی تیسرہم من الکاذب و نکھاولہ ولہذا حکم علیہم فی الحدیث
عیب کا چھپائیا اور اس اباب کو راجح و ناجر کیسے رہنا اکثر انکی عادت ہوئی ہر جو سورہ بزر جمیلی تسمیہ فی مانند اسکے اس ہی یہ حدیث میں انکر قرآن حکم بوا

باہم یخڑون یوم الیقہ فی رفرہ الکذب اذ من اتفق الکذب بر تی بیینہ صداق
کرنا ناجریت کے دن ایسے بھروسے ہوں مداخل ہو نگے جنکا جمعہت کثرت سوہر امکرو فما جر جو تبریث سوچیا ام اور فرمیں پاک اور بات میں سچا ای

فی حملیتہ فانہ لا یکھر هر یعنی بل یکھر مع الارار کاروی عن ابی سعید لانہ قال لتجار الصدق اذ من یخشن
سوایا ام بر جمیلیوں میں داخل نہیں ہو جائی بلکہ اب ای اس کا ساتھ اٹھ کا جانچی اب سید خدری سر رہا ہے علیہ السلام نے فرمایا سچا اور امانت مارنا ناجر

مع النبیین الصدایقین الشہداء فعلہ من هذان اللازم للتجار فی معاملته ان یستعمل الصدق و الامانة
بیرون اور صدقیون اور شہیدوں کو ہر ادھر بھی اس سے معلوم ہو اک ناجر کو لازم ہر کو اپنے سماں صداقت اور امانت سے کیا کرے

ویجتنب المکن و لختیانہ حتی یخشن مم الارار ولا یکھر مع الفحار تال لواحی علیہ الیراعے فی تجارتہ
اور تبعیث اور خیانت کو بچا رہتا کہ اپر اس میں داخل ہو دو اور تجارتیں نہیں باہر کرنا ناجر ہر کو تجارت میں

العدل الا نضاف و یجا نبا لظلم و الا عتساف لان المعاملة قد بحری علی وجہ یکلم المفتی بصحتہ و
حدیما اور افغان کا الحال کو انتظام اور ادائی سے بھجے اسی کے علاوہ بعض دفعہ ایسے سورہ بزریہ تجارت جانہ ہر کو سفتی اسکو درست اور

العقادہ الکہا انشتمل علی ظلم یعرض به المعامل سخط اللہ تعالیٰ اذ لیس کل نہی مقتضیا لفساد العقد فی المارمن
ستعد بتوڑیہ اسیں ایسا ظلم ہو جائیہ جس سے وہ شخص ثنا نے غصب الہی کا بن جانا ہر کیونکہ ہر سرنی سے عقد فاسد نہیں ہو جاتا اور ظلم سے راء

الظلم ما یضر بہ الغیر فکل ما یضر بہ الغیر فهو ظلم و اتنا العدل ان لا یضر بہ منہ حدیثی و کل یصو ذلک الا
و ملکوں میں بخیل اقصانی ہو جاؤ اس جو اس علی میں خیر کا اقصان ہوتا ہو وہ ظلم ہو اور عدل وہ ہی ہر کو جسمیں کسیکا کچھ اقصان شہود ہو اور عمل نہیں ہو سکتا ای

باکا حدرا زعن عد کا مودا کا اول ترویجہ الزوف من النقود فانہ ظلم عام یضر بہ ای انسان من یروج شیعما نہیا الغیرہ
مکہ نہیں کے اقتراض اول کوئی نقوٹ کے برناو سے بیکار نے ظلم عام ہر اسیں سب کا اقصان ہر اسیے کو جو شخص کوئی کھو ہیا نقد اور کو دیو یا کچھ

فلذات القرآن لم یعرف انه زیف فهو یضر بہ و ان عرف انه زیف فهو یروجہ الى الغیر کا وغیرہ الى الغیر و هکذا
پہنچے اگر نہ کسما کرو وہ کھو ہیا کر ندوہ اقصان یا وہ کھا اور کسرا کھا کر کچھ نہیں تو وہ اور کو دیو کے کا اور اس بطریح

لایزال یقدح فایدی الناس یعمد ضرر لا دیشیع فساد که و بالا لکل من حین ترویجہ الوقت الفراضیه راجحاً
دوگون کرما تھون میں پھر رپورٹ کا اور صب کا نقصان ہوتا ہے مگر اور فساد پیلات جاوے مگر اور بکار کیا کہ اس سے سرپرے گا
الیہ بمقتضی قولہ علیہ السلام من سن سنہ سنتہ سیئہ فحمل بھا من عمل کمان علیہ وزر هاد و تر من عمل بھا
بڑیں اس حدیث کر جسے دریافتہ کا لامچہ سر اور دون نے پیدا کر عمل کیا تو اسکا اور جو جو اسی عمل کا بچہ اسی سرپرے مگا
لایتعصص مرا وزارہ همیشی و لہذا قال بعض السلف انفاق درهم واحد من الزیوف است من مرقة مائیہ درہم
آنکے گناہ کو کم نہ کریں اس ہی لیکن بعض مشقہ بن کافر ہے کہ کمرٹے ایک دو یا چنانچہ کے تصور کی جو کم کی جویں سے پتہ ہے
من الجیاد کان سرقۃ المأۃ ممحصیۃ واحده منقضیۃ واما انفاق زیعت فیقوه ممحصیۃ مستقرۃ یعنی ہمارا مادام
ایسے کہ جو راتا خذور ہم کا ایک گناہ ہے کہ ہر چکا اور کھوئے روپیہ کا گناہ جاری ہے عمل میں آئے جاتا ہے جب تک
ذلك الریعت یدور فی ایدی الناس فیکون علیہ فی حیاتہ و بعد حماتہ اثم ماہنہ لفظ من اموال الناس
وہ کھڑا پیار گر کے ہاتھ میں پھر تاریخاً ہر سو اسکی زندگی پھر اور بعد موت کے گناہ بانی رہ گا مقدر لوگوں کا مال اُسکے سبب سے خراب اور لمعت سو روگا
بسیبہ الآخر فناء ذلك الزیفت و انقلاصته فطوبی من بیوت و بیوت معاذ لزیبه و دین من بیوت و بیوت بعد غلوبہ
جتنیک وہ کھوا رہ پے کنکر فنا نہ ہر جا وکو مژده ہر اسکو جو رجاء اور اسکو تمگناہ ہر جیکیں اور افسوس ہر اسکے لیے جو رجاء اور بعد اسکو گناہ ہماں ہیں
وقد فیل نفاق الدہم الردی علی من یعلمه الگرد ذنب امن انفاقہ علی من لایعلمہ لان کا ول متعذر الثانی
اور کوئی کتاب ہر کعباتے والے کو کھوڑا رپیہ کا دینا بگناہ ہر ان جان کو رکھو اسی پر کفاول تو سعد ہر سینہ میان کر لیتا ہر اور دوسرا
خطاوار یہ یک خطا ہے اُن جان پے کا گناہ بندعن کے حق میں سترہین ہڈتا اسکے موافق تاجر پر واجب ہر کو رپیہ کا پکنا بھی سکے تاکہ کھوڑا بچان یا کرے
لایستقتصی لنفسہ بل لشلا بیلمہ الغیر کا بعدم علمہ فیکون اثما التقصیر لا فی تعلم عایلزوه فی معاملۃ اذ
اس نیت سے بینیک را پناہ پورا کر کرے بل کامیابی سر کر اخبار پے سے غیر کرنے و کرنے پھر گناہ بگھر ہر کا اسیکی کیمیات کو لازم کریکھنے میں جو قصور کیا ہے نکہ ہی
اکل عمل علم یجب بخصلیہ مل پہاشرہ کیلا یقع فی لاثم و لہذا کان السلف یتعلمو احوال لتفو نظر لیں ہم کا لیہ
بکار ای رکھر علم ہوتا ہو اس کو رکھنے کا سیکھنا راجب ہوتا ہر اگر گناہ میں زپر نہیا و پرواہ اس ہی راستہ مقدمیں انہوں کا پر کھندا اسٹھان لیاں کے سیکھا کر رکھو نیا کے واسطے نہیں
فاما من یقع فی بیدہ شیع من الزیوف یدنگلہ ان یجتهدتی اعدامہ و افشاء و محو اثرہ ولا یسعی فی ترویجہ لانہ ال وجہ
بیشک جسکے باعو کوئی کھوار پریہ میسا آجاوے نہ اسکو لائق ہے کہ اسکے کھوڑا و نہ کرنے اور اسکا نشان مٹا لیں کوئی کرنے کریں سی کھوڑ کریں اگر
الی من لایعرفہ یکون انتقاماً یصالہ الیہ الضرر و ان روجہہ الی من یعرفہ یکون انتقاماً ایضاً لان من یاخذ
انجان کو دیدیا تو اسیلے گھنکا رپیہ کا اسکا نقصان کیا اور تو یہی گھنکا رپیہ کا اسیلے
لایا خذ لاغلبہ الای روجہہ الی عیرہ اذ لولم یکن فضل لاذک لکان لا یرعنی فی اخذہ اصلہ فینکون تسیلمہ
کہ یعنی دلا اکثر اسی یے لے یت ہے کہ اور کو دیدے کیونکہ اگر اسکی ایسی نیت ہوئی تو ہر گز بھی نہ لیتا
الیہ ستلیطالہ علی لعساد و اعانتہ له علی شر و مشارکہ معہ فی لاثم و اما ممن یا خذہ لیکون من الین
اسکر فاد پرت ہم کیا اور بہی پرمادوکی اور گناہ میں شرکاب ہوا اور رہائی خصوصی جو اسٹھان لیتا ہو کہ اس نہ رہیں داخل ہو دے
دعالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ رحم اللہ امر اس سلسلہ البدیع سهل الشراء سہل القضا سہل الاختفاء
جیکے حق میں رسول امیر علیہ وسلم رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ رحمانیہ
فلابد لہ ان یا خذہ علی قصد اعدامہ و افشاء و محو اثرہ لا اعلیٰ قصد ترویجہ فی معاملتہ اذ لوكان قصد لہ کذ لک
تو اسکو منور ہو کر کاس نیت سریو سے کہ اسکو کھودے اور فنا کر دے اور نشان ٹھادے نہ اس نیت سے کہ اسکو معاملات میں ہماری کارے اگر اسکی نیت ہے

یکون داخل افست و وجه الشیطان الیہ فی صور من المخیر و امراء بالزیست میں اللہ اہم والد نائید مال دیں نیہ فضنہ تو
تو وہ آس بُرالی میں داخل ہو جسکو شیطان نے خوبی دیتے تھے اک رکھا ہے آئد کھوئے مریم اور دنیار سے ود مراد ہو جسین ترکھہ چاند ہی ہو اور
لادھب اصلابل ہو ممکناً و اما فہیہ فضنہ اودھب فالعبرۃ فیہ للغالب ان کان الغالب علی الد راہم الفضنہ
شونا بلاد صربت نیج ہو اور جسمین چاندی اور سوتا ہوتا ہے تو اسین اکثرہ اعتبار ہے
اگر دمہم میں چاندی زیادہ ہو وے ذہنی فضنہ وان کان الغالب علی الد نائید الذهب فہی ذہب لان النقود لا تخلو عن قلیں غشن اما مخلقة
تو وہ چاندی ہے اور دنیار میں اگر سونا زیادہ ہو وے تو وہ سونا ہے کیونکہ افتودا یہے کم ہو تے ہیں جسمین کوئی نہ کچھ طویل نہیا تو اعلیٰ ہو
کافی الردی من الفضنہ او الذهب اوعادہ لبیب النها تیقنت ولا نطبع بدون العرش والخمام استطبع
جیسے نرس چاندی احمد کم درکا سونا یا عادت کے موافق اس سبب سے کہ الحکوم کو تھے ہیں اور بدرون طولی گروپ عاشین چاندا اور گرفتار حبیبی چاندا
بنخلط العشر یہا نتعلی هذایع بدار الغالب لان المعاوب فی مقابلہ الغالب کا المعدوم فاذا کان الغالب علی الد راہم
کر اسین ٹانکا ہے اس طال کے موافق اکڑ کاعتبار ہوتا ہے کیونکہ غالب کے حالتے مغلوب کی کچھ ہتھی نہیں ہوتی بس اگر داہم میں چاندی تالب ہو
فضنہ و علی الد نائید الذهب فہما فی حکم الفضنہ او الذهب وان کان الغالب علیہما العرش فان کانتا
اور دنایر میں سونا پھر تو وہ درونز چاندی اور سونے میں داخل ہیں اور اگر انکے اندر میشل طریق ہو تو سمجھا گا کہ

اور ذنایرین سونا
پھر تو وہ رولن زن چاہی اور سونے میں داخل ہیں اور اگر آئکے اندر متسلی بھروسی ہو تو پھر اسکا
نقشِ البلد فہمادام رواجھہما باقیا نہیں تھن کا یتعلق العقد بعینہ مابال نہما یتعلق بجنسہما وان ارتضی فاجھہ
چلن جاری ہے تو جبکہ اسکا چلن باقی رہیکا تب تکہ وہ من یعنی قدر میں عذر آئے تھیں سے متسلی نہیں ہوتا بلکہ اس سکے لئے اسیم اور ذنایر متسلی بوجگا رہ ہوتا اور اسکا چلن جاتا رہا
فہماسلعتان یتعلق العقد بعینہما ان علم المتعاقدان حالہما و علم کل واحد میںہما ان صاحبہ یعلم حالہ
تو پھر وہ رخت اور جبکہ رستہ بن داصل ہن عقدہتین سعین ہو جائیں تھے آرٹکال مال بائی اوپر مشتری کو معلوم ہوا وہ رولن ز بھی جانتے ہوئے سہیک کو ان دراہم و ذنایر کا ملکیت اعلیٰ طور
وارہم یعلمہما اوہم یعلم احدهما او عمل المکن لم یعلم کل فلحد میںہما ان صاحبہ یعلم فالعقد لا یتعلق بھمابال نہما یتعلق بالرائی
ادالیخ اور مشتری و ذنایر معلوم نہیں تھے ایک کو معلوم تو ہر دو نہیں کوئی خبر نہیں کہ وہ دوسرا بھی جانتا ہو تو اب عقد ایسے دراہم و ذنایر سے ملا وہ نہیں کہتا بلکہ چلن بازار سے
فی البلد وان لم یرتفع رواجھہما بالکلیۃ بل کانت ابھیث یقبلها البعض دون البعض فہماسکالزیوف لا یتعلق العقد
ملائکہ کہتا کہ اصلاح کا ماروچ چلن سراسریں کیا بلکہ ایسا ہی کوئی تو سے لیتا ہو اور کوئی نہیں لیتا تو اب وہ دراہم و ذنایر کو تو نہیں داصل ہن عقد کے اندر
بعینہما مابال نہما یتعلق بجنسہما من الزیوف ان کان البالع یعلم حالہما بثبوت الرضی منه بجنس الزیوف ان کان
سعین نہیں ہونگی بلکہ عقد میں اس سکے کو مولے دراہم اور ذنایر دیئے ہوئے اگر بائی کو اسکا حال معلوم سمجھا کیونکہ بائی اس سکے کو ٹوٹ پر راضی ہو جکا ہر اور اگر
البالغ لا یعلم حالہما لا یتعلق العقد لا بجنسہما من الجیاد لعدم بثبوت الرضی منه بجنس الزیوف
لئے کوئی نہیں کہے مال سے اطلائع نہیں تھی تو پھر عقد میں اس سکے کفر سے وہی وونگے کیونکہ بائی کی رضا اس ستم کا کمر وہ رینا بت نہیں ہے اور

الثاني مما يحب الاحتفاظ به ملحوظة السلعة فان من يصيغها بما ليس فيه او لم يقبل قوله فهو كذب اذ قبل قوله
وهو موجب احترازه اذا جب بحسب اسباب كل تزكيتة كرني ميشك جو شخص اسباب کی ایس تزكيت کرے جو مسمى موجود نہیں کروارہ ملکیت کی کیا
نحو مع کوئہ کن باتیں ظلم و آن و صفتیں امکانیں کان المشتری ای علم بہ فهو هدیان و تکلم بالاعینیہ
تو وہ مجموع کا جھوٹ اور حق بازی اور ظلم اور اگر ای سی تزكيت کی جو ایسے ہے پہنچے ہی بھر اگر منسری کو وہ حملہ تو مفت کی مک اور ہی مفائد کلام ہے

قصد کمنہ اے یعنی فاحدہ المسلم و یونیغٹیہ و نیحصل مقصود کو لا یحلف بالبتة لانہ ان کان کاذب ایکوں
کو اپنے بھائی مسلمان کو تباہ کر سرعنی دے کر اسکا مستند و معاصل ہوا ہی اور مشتمل ہرگز شکمادے کیوں نکر اگر جبر ہے تو ۴
یعنی نہ ساوہ من الکبائر الکبائر بل اقہم و ان کان صادقاً فدق جعل اسم اللہ تعالیٰ عرضتہ کرئی نہ
بین عزیز ہر ایسی کیروں ہے کہ تکم کو اخبار دیتی ہے اور الکبیر ہے لزبستان ایش تھا کہ زام کو اپنے مستون کا نشاد بنا لیا
واسعہ فیہ لان الدین ایسا احسن من ان بیقصد ترشیحہا بد کرامہ اللہ تعالیٰ من غیر ضرورۃ سعی قال نفعہ دیکھو یکرو
اور جبر کیا کیونکہ دنیا کا اتنا درجہ کمان ہے کہ بلا صورت مذاکاراً یکر اسکو روشن دیجیے
للتاجران یذکر اللہ تعالیٰ اویصلی علی النبی علیہ السلام عند فتح متابعہ علی قصد ترویجہ باری قول اللہ
کروہ ہے کہ اس ایسا بھولتے ہوے تریجع کی نیت سے بسم اللہ کما کرے یا بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ورد پڑھا کرے استور کر کیا کرے اللہ
صل علی محمد و آیت ۱۷۲ وَالثالث مَا يُجْبِلُهُ الْحَدَّا زَعْنَهُ كَمْ عَيْبَ السَّلَمَ فَإِنْ مَنْ يَكْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا يَكُونَ ظَالِمًا
صل علی محمد و آیت ۱۷۳ هَذَا وَالثَّالِثُ مَا يُجْبِلُهُ الْحَدَّا زَعْنَهُ كَمْ عَيْبَ السَّلَمَ فَإِنْ يَكْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا يَكُونَ ظَالِمًا
دار کا للنصیر الواجب مرتكباً للغش الحرام فالواجب حلیہ ان یظہر حیم عیوبها خفیہا و جلیہا و هذَا امر
اور خیر خواہی کا مارک جو اسہر امر جنس سے احتراز واجب ہے مال کا غرب چھپا لینا بیشک جو شخص کوئی عیب چھپا لینا ہے لزدہ ظالم
یشق علی اکثر الخلق فمَنْ لَا يَقْدِمُ عَلَيْهِ فَلَيْتَكَ التَّجَارَ قَاتِلُوْيُوطْنَ لَنَفْسِهِ عَلِ عَذَابَ الْنَّارِ وَالرَّاعِيْهُ مَا يُجْبِلُهُ
اکثر لوگوں پر دشوار نہ رہتے ہے پھر جس سے یہ بات نہیں کہ اسکو لازم ہو کہ تجارت مرفون کرے یا اپنے جان کرو اس طے دوسری میں سمجھنے نہ بنا ہو اور ہر کوئی انسان کو اپنے لئے اسہر ایسا مارک جو اسہر
عنہ الخيانۃ فان من یخون لا يخلو امتا ان یکون مخیانتہ فی المقدار او فی السعی او فی المراجحة والتولیۃ ذاما
خیانت کی بیشک جو شخص خیانت کرتا ہے تو اس سے خالی نہیں کہ یا تو مقدارین خیانت کرتا ہے یا جو اسے مام کے دام ہے سچنے ہیں جبکہ
من یکون مخیانتہ فی المقدار فهو یہ خلحت حق تقوله تعالیٰ وَلِلَّهِ الْمُطَّعِقُ فِيَنَ الَّذِينَ إِذَا الْكَتَأْ وَالْعَلَى الْأَيْنَ فَكَوَافِعُ
جنس مقدارین خیانت کرتا ہے تو وہ اس آپ کے مصنون میں داخل ہے خرابی ہے گھٹانے والا لوگ کی وہ کجب اپ لین لوگوں سے پورا جریں
وَلَا ذَكَارُهُمْ أَوْ زَوْجُهُمْ يُخْسِرُونَ وَلَا يَنْجُونَ هذَا الامن یزدید اذ اعطی و ینتصرا ذا الخذلان العدل
او رب اپ دین اکھو لانزل جن بمحکم ارین اور اس دیال سے وہ ہی تباہ ہو جو دینے میں کچھ کم لے اسی سے کہ حقیقی عدل لز
الحقیقہ قلمایتی صور فان ملکیتی فی المخذلۃ کمال اللہ یو سٹک ان یتھی اونڑکا وکن لاث کان النبی علیہ السلام اذ
بہت ہم کھیال ہن اسلیہ بیشک جو کوئی اپنا حق پر اپورا لیا چاہے تو کیا بعد ہو کہ حصے بڑھیا وے اور اسی واسطے بھی علیہ السلام جب
اشتری شیئاً یقُول للذی یزن الہمن لذن و لازم چہ دکان بعض السلف یقُول لاشتری الوبی ریجیہ و کان اذ المخذل
کوئی شرسوں یتھی تو مدن دینے والے سے فرمادیتے کہ مدن لتوں دے اور کچھ زیادہ دے اور عینست متفہ میں کا قول یہ ہم بہن ایک اکارو نہیں خیڑا رکھا چال عکار جب لئے
نقص حبہ و اذ اعطی زاد حبہ و کان یقُول ویل ملن یہ بیم بیجہ جنہاً عرضہا السموات الارض قلماں کوں یکون
لریکی کر لیتے اور جس بیتے تو کچھ بیٹھادیتے اور کئیے افسوس اسکے حق میں جو دانہ کر جبل ایسی جنتیچی ڈالے جس کا بھیا اور آسان اور زیاد ہے اور جو شخص بجاویں
خیانت کرتا ہو سوہ الیسا کامل ہے کہ غیمت جو اسہر و احباب متحی ترک کی کیونکہ کسی کو جائز نہیں ہے کہ بائع یا مشتری پر بھاؤ اس وقت کا بلا جلا دیوے
و یتھی رضی الفرصة و نیفی من البائع غلام السعر و من المشتری اعطا طاطہ فان من یفعل ذلك یکون من الذهن لا یحجب
اور فرست کو فیضت بمحیج بیع سے لڑائی بجاو کی جیلی اور مشتری سے ارزان بیشک جو ایسا کام کر جامدہ کہ لوگوں میں داخل ہو کہ نہیں پہنچتا
احر ہم لا خیہ المسلم ما یحجب لنفسہ و قدسوی انه علیہ السلام قال لا یؤمن احد کم حتی یحجب لا خیہ ما یحجب
اپنے بھائی مسلم کے واسطے جو اپنے واسطے پہنچتا ہے اور روابط تحریک کرنے علیہ السلام لے فرما میں سو من نہیں ہوتا کہ ای نہیں سے جیکت پہنچ کر اپنے بھائی کے جو ہیں

١٣٢١ فی بیان ای ناجری حشر و ملکه و ملکه و ای صادقا

لنفسه وأمام من يكون خيانته في المرابحة والموقلة فلا بد له من معرفة هما حتى يكن له الا حذر از عنهم
جوانيتے حق میں پسند کرنا ہے اور مجھ سے لشکر پڑ سینے کرنے اور دام کو دام یعنی میں خیانت کرنا تاکہ تو اسکو پہنچے اُن رولون کا سمجھنا چاہئے جاکر اُن سے بچ کے
اما المرابحة فھی بیع ماملکہ بمثیل ما قام حعلیہ بزیادۃ ربجہ واما الموقلة فھو بیع ماملکہ بمثیل ما قام حعلیہ
مراحت تو کہناں کا بختی کو اسکو پڑا ایہو اسپر کچھ لفڑی کی
اور تو لیے عیناً مال کا بختی کو اسکو پڑا ایہو

پھن زیاد تر بہرے وکل میں اسما یا صحیح اذ اکان رأس المال مثلياً لان مبنیاً هم اعلیٰ الامانۃ والا حذف از
بردن ضریب سیستھنے دام کو دام کر اور یہ روشن بھی جب صیغہ پڑتی ہے جن کو رأس المال مثلي یعنی ذرات الاستئصال سے چوکر کر کے ان روشن کی بیانات پر اور
عن الخیانۃ و شبیهہ تا فان الغیی الذی لا یمتدی فی التجارۃ یعتمد علی الفعل لذکر الذی یمتد فیها
خیانت سے و خیانت کے ثہر سے اتراء بھی جیسا کہ جو نہیں باشاد و بخوبیہ کیا کہ ماہرا یعنی شخص کے ذکر کرنے پر جو تمثیلات کا مشتق ہو اور
ویطیب لغتہ بمثل ما استلزمہ بزیادة ربج فی المرابحة و بدرونه فی التولیة و ان لم یکن رأس المال مثليا
پڑے جیسے موصوفہ ایک غیر معمولی کا خریدیں اور بردن فائدہ کے تولیہ میں اور اک رأس المال ذرات الاستئصال سے نہ
بل کان قیمیاً یکون قدر لا جھوک لا ایدعہ الا بالظن و التحیین فیتمکن شبیهہ الخیانۃ قلا یتحقق المرابحة
بلکہ ذرات الاقیم سے یہ و نو ایکی مقدار مجبول ہو دیگی اگر معلوم ہو تو مگان اور محل سے ہو مجبور اسیں خیانت کا شبہ قائم ہو جاتا ہے پھر اب
ا

قيمة كوق الغنة فانه يزيد في قيمة المتناء لأن القيمة تختلف باختلاف المكان و
يقت بسيم بمحامى برهانه . حسے کہ ایک بھان اس سے بھی بھری کی ترتیب بڑھتی ہو جسے پئے داری میزبان کے پیشہ رکھنے کے لئے مذکور شرکت بلکہ
یقوق قائم عمل بکذا لا یقول شرکت بکذل حق اعتراف کذب و آن فعل شیئا من . هذه المذکورات بنفسه لا يضمه
بيان کر کے بھوکا نہیں ہر حق عرب زکمہ میں زادتہ کو خیری ہوتا ذمہ بھر سے بخچ جاوے اور اگر کوئی کام ان مذکور ساقی سے نہاتہ خود سامنہ کریا ہو تو اسکی مدد و ری شنا پر نہ بڑھ معاوہ سے
وکذا لا یضم نفقة نفسه ولا جعل الایق ولا کراوبیت الخطأ ولا جعل الطبيب المعلم والراعي والدلال لأن
ادلة سے بھی ایندلاعات کا خیج اور اتفاقاً مجاہد ہو سے غلام کا اور زلایہ حفاظت کے مکان کا اور زمانہ اسدار کا اور زمانہ اجرت جو رہے اور دلال کی کیونکہ
هذه المذکورات لا تزيد في المبيع شيئاً ومن استقرى ثم باعه مراجحة بذلك في تناقضها
ان اخراجات سے بسیم میں کچھ نہیں پڑھتا اور اگر کسی نے ایک بھان بارجہ کا بیٹھ رہی کو لیکر قبضہ کر لیا بھر اسکو بطور مراجحہ نہیں روپہ کو سمجھ کر دوں ہیں لے اپنے اپنے مال قریب کر لے
ثم اشتراہ من مستقریه بعثرين و اراد ان یہ بیعه مراجحة لی طرح الریه و یہ بیعه علی عشر تاو یقول قام على
بھر اسکے دوبارہ وہی بھان اپنے خریدار سے نہیں روپہ کو خرید لیا اب اگر اس بھان کو بطور مراجحہ لاؤں کافع کر کے ذلیں وہی پر نفع لے اور یون یا ان کر کے بھان بھجو
بعثرة ولو كان اشد رله بعثرة و لاع باربعين ثم اشتراہ بعثرين لا یہ بیعه مراجحة اصل لانه قبل شراءه
ذلیں روپہ کو پڑھے ابے اور اگر اول دلہ من مدرس روپہ کو لیکر جا میکس روپہ کو جھا ہو کچھ اسکو دوبارہ نہیں کو لیا ہو تو اس صورت میں ہرگز مراجحہ سے نہ بھجو اسکے کر دوبارہ خریدار کے پڑھ
شائیا یہ بھالن یہ حلیہ یہ بیعہ یہ سقط الریه الذی لاجحة فلماً اشتراہ تائیا تاکہ ذلک الریه الذی کان
شائیا بھان بواسطہ عجب کو بھر مانا تو حسکہ راشتے افع لما ہر بیعہ بیسیں روپہ دو جاتا رہتا جب اسے دوبارہ خرید لیا تو وہ اتفاق بوساطہ ہر نے کو حالت ام

على شرط السقوط في صدور الشراء الثاني شبهة حصول المبكر به ومتى تأكيد حكم الایجاب فعن المسئلة الاولى يصيّر
او ثباته بحسب ما ذكر اسخريه كسبب لشيء لا اورت اكيد كليه حكم ايجاب كامرأة امر سوري مصروفه كاجرامه
كانه استدرى ثوباً وعشراً دراهم بعثرين في مقابل العشرة بالعشرة فيبقى الثوب بعشرة فلا يبيعه مرابحة
گریانه استدرى ثوباً وعشراً دراهم بعثرين في مقابل العشرة بالعشرة فلابد من ابرهه سوا سكره الامر راى
او توقيعه الا على عشراً وفي المسئلة الثانية يصيّر كانه استدرى ثوباً وعشراً دراهم بعثرين في مقابل العشرين
پر پر توزيل روپے کو پر سري صورت کا انجام ہونا کو اکي تحفان او بین روپے تو بین روپے کو پر
بالعشرين فيبقى الثوب بجانان فلا يبيعه مرابحة ولا توقيعه احرازاً عن شبهة الخيانة لأنها حقيقة نيتها
اور وتحفان سمعت پر گلا سودا بحمد اور توپے نے پيچے تاکہ شبه غيارات کا نہ رہے
احتيلطاً أو كهذا لو كان الرجل على آخر عشرة دراهم فصالحه منه على ثوب لا يبيع ذلك الثوب مرابحة ولا توقيعه
اصناعاً بمنزلة زردين جيات کر رہوں اور اسی پر کسی کے دوسرا پر میں روپے توپے میں آئے ہوں قرضدار نے اس سرکار تحفان کو بطور مرابحہ اور توپے کے
على عشرة لأن مبني الصريح على الخط ولا سقط بخلاف ما إذا اتخلاص ثالث لأن التأكيد يحصل بعد ذلك وقبل ذلك
ذلك روپے پر توزيل اسواسے کر جنما دفعہ کی اور معاون پر ہوں اور غلاف اس صورت کے کافی لائن عصافین آجاوے اسلیے کہ اب تقریباً مصروف
استدرى اشتياص فقة واحدة بثمن واحد ليس له ان يبيع بعضها مرابحة على حصتها من المثل لأن ذلك لا ينفك
کی جزء من محبته اکي عقدہ بن سب کا دکی شن سخیر کر مول یعنی تو اسکو جائز نہیں ہو کر انہیں سے بعض کو بطور مرابحہ کر جیسے کہ کوئی حصہ نہیں ہے لیکن
لا باعتبار القيمة ولقتيمها لا يخلو عن شبهة الغلط ومن استدرى جارية سليمة فاعورت بافة ساوية لوطين
بدون اعتبار میت کہ نہیں ہو سکتا اور تعمیر کرنے میں غلطی کا خبر اتنی رہتا ہو اور اکسی نے ایک لوڈی اپنی بھروسی خریدی پھر افت سادی ایضاً ایضاً رکان ہو گئی اس عبارت
و هي ثبت لم ينفعها الوطى يجوز له ان يبيعها مرابحة او توقيعه لكن يجب عليه بيان عيدها ولا يجب عليه بيان
پر وہ بجهة شور رسید و محبتي سخيفه کا وازر اسکو جائز ہو کر تو بذریعہ اسکو کوچہ ایسا کیون کہ اسکو کر کے
حدث العيب عندہ فالمربيشه المشتری ولا بیان وظیه اذ لم يكتبس عیندہ شئ يقبل المثل لأن الاوصاف
یکب پر میس پر اجرہے جنیک حزیمازدہ پر چھے الہدنة صحت کا بیان کرنا واحبہ اہر اسلیے کہ اس ذکر کی ایسی شرمنیں رکھی جو مشکلہ ہو کر کے او عاف کے
لا يقال لها شئ من المثل عکذا من اتفاق المضم اذ الم ينفعها الوطى لا يقابل لها اشئ من المثل واما اذا فعما المشرو
عقلیم ناشت کپہ نہیں ہوتا اور ایسے ہی بعض کے مخالع الائکنکوڑی لے کچھ نقصان نہ ہو تو نہ اسکے مقابلہ ہو کر کے او عاف کے
عینہما او ذقاها اجنبی لاخذ المشتری ارشها او وظیها المشتری لدھی بکرفلا يبيعها الا بالبيان لاده حبس بعض المبيع
اسکی الکم چوڑی یا کوئی غیر شخص اسکی اسکی چوڑے اور مشتری دیتے ایسے یا مشتری اسے صحت کر کر اور وہ باکر وہی تو اسکو پر ایسا کیون کہ اسکی الکم چوڑی
لکون ماقات منه كالسائل له معنی باخذ بدلہ اذ اجنبي غيره و كذلك اذا اجنبي نفسه اذ لولم يكن علمه لكان
اسلیے کہ جو ایکین سر خراب ہو گریا اسکے پاس ہو عرض یعنی کہ اگر خطا غیر کہ ہو تو ایسی اصلی شن کو ایقان کرنا بخواہی ایسا کیون کہ نویں ترتیب
مضموناً عليه فنصار سقوط الضمان عنه كأخذ البديل فلا يمكنه بيع الباقي مرابحة توقيعه بكل المثل بل ایسا
ضمان اسکے ذمہ نہ تابس تواب ضمان کا ذمہ ہے اما بمنزلة عرض یعنی کہ ہے سوا سکو بطور مرابحہ با توقيع کے پوری اصلی شن کو ایقان کرنا بخواہی ایسا کیون
لان لا وصاف اذ اصدارات مقصورة بالاتفاق يصيّر لها حصه من المثل وكذا العذرية يصيّر لها
اسلیے کہ جب اوصاف تلفت کرنے سے مقصود ہو جاتے ہیں تو اسکے مقابلہ میں حصہ رسیدشن ہو اکر تاہے اور ایسے ہی ایجاد کے مقابلہ حصہ نہ
حصة من المثل لكونها جزء من العین و قد حبسها فلا بد من البيان ومن شترى ثوباً فاصنافه
ہوتا گریز کر بکارت اصل کی جزویت، هر سوا سکو اُستے روک رکھا تاہ بیان کرنا غیر وحدتی ہے اور جبے تحفان خرید ایکھر ہو ہے نے کردا ہے

او حرق نادیجوزله ان یبیعه هر ایجیہ او توکیہ بلا بیان حدودت العیب عذر کا اذقد ذکر ان الا وضات اتابعہ
ایک جمل گیا لہ اسکا وجہ بطور مراجح یا توکیہ کے بغیر قابلہ جائز ہے
کا یقابله ایشی من المثنی و ان تکسر بنشرة و کٹیہ لا یجوز له ان یبیعه هر ایجیہ او توکیہ بلا بیان لانہ صار
کن معاپلے میں شن کچھ نہیں ہوتا اور تم کرتے پھر گیا تو اب جائز نہیں کہ بطور مراجح یا توکیہ کے بلا انہمار بجهہ ملے اسلیے کہ
مخصوص دبابا لثلاف و من اشتدری دارا اوداۃ و اصاب من غلتہما استیئا یجوزله ان یبیعہما ایجیہ او توکیہ
و صحت ملک کفر مقصود ہرگیا ایجیہ کوی گھر یا جانور یا پرخا اور امر ملک کرایہ سے کچھ نفع پیدا کیا تو اسکر جائز ہے کہ دونوں کو بطور مراجح یا توکیہ کے
بلا بیان لان الغلة لیست مسؤولۃ من العین بل هی استیفاء منفعة و استیفاء المنفعة لا یعنی بیع المراجحة او التولیۃ
یے انطمار بجهہ اے اسلیے کہ ایک اصل میں سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ کرایہ منفعت کا پورا کرنا ہے اور منفعت کا پورا کرنا یعنی مردی کو منہ میں
بخلاف مالو اشتدری شاہ و اصاب من لبنتها و صوفہما فانہ اذا باعها مراجحة او توکیہ بیطحہ من اس المال
خلاف رہنمی سوچ کر ایک بھروسے اور اسکا رو و میرے اور اون کترے تو یہ شخص الگ بکری کو بطور مراجح یا توکیہ کے نیچے لے اصل ممتی میں کر
دقیق اصحاب ممنہا و تو اشتدری ایجیہ او شادا و سخیل لافولدت الجاریۃ او الشاہ او امیر التجیل بیع اصل معم
جتنا نہ ملیا ہر کم کرو اور الگ بکری مولی یا بکری یا میڈوار و رفت پھر لندھ کا جنی ڈاکری بیانی یا رخت پھل لایا تو اب اصل کو فراہیش بیجھے بھجے اور پھل کے
الزیادة مراجحة او توکیہ ولو استهلك الزیادة لا یبع کلا اصل مراجحة او توکیہ حتی یمین استیلک صنها و لکو
ایک بھروسے ایک ایک ایش بیجھے بھجے اور پھل لفہ مرو جاوین تو اصل کو بطور مراجح یا توکیہ کے نیچے جتنا کم مہرا برآور ایک
اشتری استیئا پتمنہ زاد فی المثنی و حظ البائع عنہ زاد فی المبیع بتحقیق کل من الزیادة والخط باصل العقد رنطم
کوئی فخر میں کر کروں لیجھن پر مشتری لے پکنی پڑھاد یا بیان نے کچھ گشاد یا یا بیان میں کچھ بڑھاد یا تو یہ تمام گھنی ہر جی اصل عقد میں مل جاؤ گی اور
حکم الالعاق فی المراجحة والتوکیۃ حتی زاد یبع ذلك الشئ مراجحة او توکیۃ لا یبعه إلا ما یقع من المثنی بعد
حکم اس کی زیادتی کامرا بکھار تو یہ میں جاگریا پڑھو کا یہا نہ کر اگر اس خرچ کو بطور مراجح یا توکیہ یا چاہر تو کمی کی صورت میں اس من کوچھ جو کم کرنے کرہ بدا فی رہا تھا
فی صوۃ الخط او بیاز ادعی اصل المثنی و علی اصل المبیع فی صوۃ الزیادة و من اشتدری متعال بالغہ درہم نسیہ و بیعہ
اور ہر شئی کی صورت میں اس نہیں بچوں اصل بیع پر بعد بڑھانے کے ہو یا یہ اچھیں خصائص بچوں مال ہزار روپے کو ادھار مول یا اور اسکو
برچھ مائیہ و لم یمین لاشتری ذلك فعلمہ المشتری فهو مخیر ان شاء فیله بالف و مائیہ لار لا اجل
تسوہ و لفظ پھیلایا تھہ سو کوچیا امشتری اور مال ادھار کا یا ان کیا بھروسہ شری کو وہ علوم ہو گیا تو مشتری کراختیار ہے ہے وہ ایل پھیر وے اور پاہر گیا تھہ سورہ پیغمبر کو کھل رائیے
شبھا للمبیع ان زاد فی المثنی لا جل لا جل الشبھہ فی هن الباب بلحقة بالحقیقتہ فصار کلہ استدری شیئاں و بیاع احدہا
بزرگ بھی کہ ہوئی ہوئے کہ سبیش بیجھے خانہ کا اس بھروسہ مراجح یا ہوا کہ گویا اسے وہ جیزین مول لیں اور ایک جیز
بیجھے ہامراجحة و لمراجحة توجہ لا حداز عن مثل هذہ الخيانۃ تیہ نا اللہ تعالیٰ لا حداز عن جمیع الشہما و اخیانات
کل مثنی کو بطور مراجح کے بیجھے ہی اور راجحہ میں ایسی لسمی خیانت سے احتراز و اجنبیہ ۔ ایکی تام شہما اور خیانت سے احتراز کرنا ہمہ آسان کر

المجلس الثانی والسبعون فی تحریض التاجر علی ملازمه الصدف و الامانۃ فی جمیع اوقاله

او بر اختیار کرنے صدق اور امانت کے تمام اقوال

و افعالہ قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم التاجر الصدف لا امین مع التبیین الصدیقین الشہداء
او افعالہ من رسول مدحہ اسد علیہ وسلم نے فرمایا بڑا سچا اور امانت دار تاجنیوں اور صدقیوں اور شہداء کے ہمراہ ہو گا
هذا محدث من حسان المصائب یہ رہا الو سعیل کیفیہ تحریض للتاجر علی ملازمة الصدف و الامانۃ فی جمیع اوقاله
یہ حدیث صحیح کی حسن حدیث نایاب ایوب سعید کی روایت سے در اسین تاجر کو رغبت دلانی ہے جس اور امانت اختیار کرنے پر تمام اقوال

وأفعاله لا يهم في بيعه وشرائه كما هو مقتضى أصيغة المبالغة في الصدق والأامان فأن رب كلامي هو سبب
أو افعال من خاص كرمتنا مين جيء كطلب سباليزك صيغة كانت فقط صدقة أو ايمان مين جيتنا بوردة كار عالم او سبب
الاسباب اجل الاخرة دار التواب العقاب جعل لدنيا دار التشرد والاكتساب لكن دليل التشرد الذي انتهى
الاباب نے ذکر رذاب اور رذاب کا گھر بنا یا ہر اصدقیا کو محنت کشی اور تحصیل کا گھر مقیر کیا
لئین دنیا میں صرف آمیزت کے لیے بخشنی
على الآخرة بدر عن المعیشہ بالمعیشہ ذریعۃ الى الآخرة وکیکو المعيشہ ذریعۃ الى الآخرة فالمیاہ بالترمی
بدون معیشت کے نہیں ہے بلکہ معیشت آخوت کا وسیلہ ہیں ہو سکتی جبتک دنیا کا طالب

فقط لمباہدات اشرع فان الشرع اعتذر في طلبها اركاناً وشروطها يجب عليه دعايتها بعد سباته في طلبها حتم يكون
طريق شرع لخطير نکر عکیز کرشمہ دنیا کی طلب کروائی ارکان اور شریعتیں مختیراً میں جب دنیا کی طلب کرے تو انکی رعایت واجب ہوئی ہے تاکہ
کسبہ صحیحیاً خالیاً عن البطلان والفساد خالصاً عن شائنة الحرمۃ والکراہۃ اذ لوترك رعايتها لا یکون کسبی
اکسل کمائی درست بطلان اور فساد سے خالی اور حرمت اور کراہت کی طولی سے صاف ہو کیونکہ آراؤن قواعد شرعی کی رعایت نہ کر سکیا تو اسکی کمائی
صحیحیاً بل تارہ یکون باطل او تارہ یکون فاسد فذا کیون خالیاً عن الحرمۃ والکراہۃ فعلہ هذلا بدلہ من معروفہ
درست شوگی بلکہ بعضی دفعہ بالملل اور بعضی دفعہ ناس دہوگی پھر حرمت اور کراہت کے بھی پاک نہیں اس کیان کے موافق المکروہ

البیع والشراء وكیفیۃ العقاد هما حثہ یتیز عنده الباطل من الفاسد والفاسد من الصیحیہ یتخلص من الحرمۃ والکراہۃ
جی اور ترا اور کجہت العقادی محرفت پیدا فی عزور وجایزیہ تاکہ باطل کو فاسد سے اون فاسد کو صیحیہ سے الگ انگر کرے اور حرمت اور کراہت سے بچ جاوے
ویتسریلہ الصدق لا امانة فیہما فالبیع مبادلة المال بالمال یتعقد بلا بیحاب القبول فی المراد بالایحاب الكلام الصاد
اور بیع اور شریعت میں صدق اور ایامت میسر ہو سکے تو اب بیع پڑنا مال کا مال سے ہے اور ایحاب اور قبول سے یوریا ہوئی ہر اور مراد ایحاب سو کلام اول کا ہے
من احد العاقدين او لا بالاعکان او مستریا و اراد بالقبول الكلام الصادر من الاخر ثانیا بالاعکان او مشتری
جود و لذون میں کسی اکاپ سے صادر ہو بایع ہو ریا مشتری او قبول سے مراد کلام دوسرا کا ہے جو دوسرے صادر ہو بایع ہو یا مشتری
وآنما یتعقد بہما اذ اکا نابلغظی الماضی مثل ان یقول البائع للمشتري بعث منک هذل بکذلہ یقون المشتری شتری
اور بیع رجایا بر قبول سے مبکھیو ہے کہ وہ دلذون اضافی لفظ ہوں جیسے بایع مشتری سے کہے یا میں تیرے احتجانت کو یکجا ہو ریا مشتری کریں بلکہ
او یقول المشتری للبائع اشتربت منک هذل بکذلہ امیقون لبائع بعث کان البیع انشاء تصرف نہیں الا شرعاً ایشات
یا پلے مشتری بایع سے کہ میں بھجو ہے یہ چیزیں کوہولے چکا پھر بایع کے میں بیع چکا ایکیکر بیع انشاء عینیا بالصرف نہیں ہوتا زور اور الشاین فی عکس کرنا
مالم یکن ثابتاً و هو لا یعرف لا بالاشروع لآن و اضطر المحتہ لم یضرع له لفظاً خاصاً والشرع قد استعمل فیہ اللفظ الموضوع
معدوم کا ہوتا ہو کا علی بدون شرع کے ہیں ہوتا آسوائے کر رحت نیاز نہ اے زا سکے لیکر کوئی خاص لفظ نہیں وضیع کیا اور شرع نے اسین ایسا لفظ
للأخبار المستعملی الماضی الذی یدل علی اوجوی حتی یدل علی ان هذل المحتہ ما یراد وجودہ ذین یعقلہ البیع و
جو اضافی تین بھر کے واسطے ساقیل ہوتا ہر استعمال کیا ہو سین و یجود بر دلالت ہوئی ہے تاکہ یہ معلوم ہو کر یہی القراءت مقصود ہو پھر اس بیع سقید ہو بایع ہے اور
لایتعقد بلغظین احدهما امریل لا بل فیہ من ثلاثة العاظ کما اذ اقال المشتری للبائع یہ منی هذل بکذلہ قال البائع
ایسے و لفظون سے سغیر نہیں ہوئی جو اکب امر ہو بلکہ اسین میں لفظون کی صیورت پڑیں ہے جیسے اکمشتری بایع سے کہے یا میسر بایع احتجانت کو یکجا ہو ریا مشتری
بعث دنما لم یقل المشتری ثانیا اشتربت لایتعقد لبیع و کذلک اذ اقال البائع للمشتري هذل بکذلہ او قال المشتری
یعنی بھر مبتک مفتری دری ویرث کیا کہ میں لفڑیا تریج منعقد نہیں اور ایسے یہ ایسا بایع مشتری سے کہے مجھ سے یہ اتنے کو زیادے اور مشتری کے
اشتریت فیما لریق البائع ثانیا بعث لایتعقد لبیع و آما اذ اکا ن احد للفظین او کلاہما مضارع افیتعقد لبیع اذ اقا
ہیں فرمایا ہو مجھ کے بایع دوبارہ ہیں نہ کہیا کہ میں لفڑیا تریج منعقد نہیں اور اکر دنون میں کراکب کلام بادلذون کلام مصالح ہیں تو مجھی بیع منعقد ہو بایع ایسا بکھر

الذى ويجعل لفظ المضارع على الحال دلائل على معنى بعث واستدراستى كما اذا قال اليا اى
نوى هو اى اى لفظ مفهوم سے حال مفهوم کریں اور ایسے ہی بیج ہر لفظ مفہومی نبعت او استدراست کے سے معنی ہوں منعقدہ مہرجاتی ہو جیسے ایج
المشتري بعد ذلك هذا بکذا و قال المشتري ابتدأت او قال المشتري للباائع استدراستى منك هذا بکذا و قال الباائع
مشتري کو کوئی نہ کہا تو اس کے میں نے قبول کی یا مستحبی یا نے کہ میں نے تجویز کے طالی تجویز اتنے کو مولی اور بیج کے
خدا ینعقد البیع فی كلتا الصورتين اما فی الصورة الاولی فظا هر آماق الصورة الثانية فلا نه ما افرک ان يأخذ
التوزع وروزن صورتیں من متفق عین جامیں یعنی میں تو ملا ہے اور رہی درسری صورت سوا یہ کہ جب بایع واسکو
بالبند و هو لا يكون الا بالبيع صار کانه قال بعثه منك به فخل لا فقد البیع اقتضاء فی ثبت العقد
بیرون برل کے لئے کی اجازت دی تو یہ بدله بدو لفج کے ضمین ہوتا تو ایام اسکا ہوا کوہا بایع زکماں زیرے باخواز کی سوتولی پس بیاعضا اتفاقاً قدر ہو گا پر اتفاقاً
لاعتباً رکلا بلقطین حدہ امر حتی یعنی ماسبق لان المعنی هو المعتبر فی هذه العقوبة و کھلا ینعقد البیع بالتعاب
رسی سیار کر جو کو ایقون متفقہ نہیں ہوئی ایک کہیں
فی المخیث النفیس هو الصیحہ لمحقق المرضیات لکن لا بد فیه من الاعطاء من لجایین عنده بعض
بیج کہ یہا ہو طبیش یہا ہو بی مدرسہ تجویز کیونکہ رضامندی ہو جاتی ہو لیکن اس مشتری میں اجھو کرنڈ کیب صزو رسک کرو زون طرف سرمن اور بیع مجھنا زین اور عضمن کرنڈ کیب
یکے الاعطاء من جانب احد فان حمل الشارقی لجا مع الصغیر لای استیلم البیع یکے فی تحقق البیع هذ اذا بیع
ایکہ فی سو اور اکتا بھی کی خاتمة کرتا ہے کوئی امام محمد رحم نے جان سیفیت اشارہ کیا ہے کہ بیع دھواز کر دنیا و مسطے بیوت بیتے ہنی ہے اس صورت میں ہے
الثمن او کان معلوماً كما اذا قال رجل للباائع الحنطة بكم تبيع الحنطة فقال قفيز بدرهم فقال كلنی
کہ میں بیان کر دیں اس طرح سے علوم ہو جیسے کوئی گھیوں سینچنے والے سے پورتھے کہ میں کیا بحاؤ میتھا ہوئے کہا جائے کہا جائے
خلة الفتن فکاله فل هب بیقا الهدن ابیع فعلیہ خمسة دراهم ولکذا المشتري و قر امن الخطب بثمانية ثم
پنچ قفیز ناب دے سچرا نے تاپ دیے سچروہ سیڑھا لیا یعنی پوری ہوا اور اسکے ذمہ پانچ روپیہ میں اور کیسے ہی اگر کہ کھانا کو خریدا پھر
قال ائت بوقرا خروالقه هر سنا ففعل فھن ابیع وله اری طلب المانیہ تو کو قال لباائع الخطب بکہ تبيع هذ الوقر
کہ ایکی تھی اور لآخر بیان ڈالے اُسے لاملا اتھے بیع پوری ہو اور اسکو مطالبہ کیجیے کہ پونچا ہو اور لکڑا دے کر کہا یہ گھشا کرو یہ کا کتنے کو
من الخطب فقال ثمانیہ فقل سق الحمار فساقه اختلقو افیه قال بعضهم لا يكون بیعاً ما یتسلیم الخطب لم ینتفع
ستھنے اُسے کہا آئنج پیسے کو سچرا نے کمال کھا بانک لا سچروہ بانک یہ کیا ایسیں اتسلاف کرنے ہیں بعضے کہتے ہیں بیع پوری نہیں ہوں جنکہ کرو یا جمانہ کرو
الثمن وقال بعضهم یکون بیعاً لانها اراضیا عمل التمیلک والتمالک والتراضی هو المعتبر فی الباب لا انه ما کان
او رسی نے زادہ بیضت کتے ہیں بیع ہو گئی کیونکہ روزن یعنی ریسے پورا ضی ہیں اور تملک اور روزن کی رضامندی ہی بیوع ہیں معتبر ہے اتنا ہے کہ حل کی رضامندی
بالطبع الایجابت القبول مقامہ لدلا التھماعلیہ فاذا وجہاحد لعاقلین باائعکان او مشتریا کما اذا قال الباائع
ام من خلقی ہو اس بحاب و میتوں کو اسکی علیہ سمجھیا دیا ہے اس سے رضامعادم سوجاتی ہے سچر جہا کہ نہ ایجا کیا بایع ہو یا مشتری جیسے کہ بایع
للمشتري بعد منك هذَا بکذا و قال المشتري للباائع استدراستى منك هذَا بکذا فالا خردی خیران شلم
مشتری کو میں تو یہ اتحاداً شر اتھر بیج یا مشتری بیج سے کے میں سے بچتے سے اتنے کو مولی اب دوسرا کو اضیاء ہے چاہے

نفقي المفقة فيضرر به احد العاقد لا الالى بيع ان كان واحداً يلزم منه ضرر الشركة وان كان متعدلاً فالعادة
صغيرة بفتح عقده بغير اذن ربها يجوز منعه كي ينكر بيع الراكمي بغير اذن لانه لا يرى اذنه
ضيم الجيد الى الردي ونفع عبء الجيد للرد ويوجه الردي فلو ثبت له خيار القبول في بعض الجيد فيترك
كعده كونه يصح سائمه ما يكره ملحوظ كي تسمى كه كروبيه من اب اگر احتجوه انتشاره بروسيه انتشاره
الرد فيزول الجيد عن يد البائع باقل من ثمنه وفيه ضرره الا اذا اكره العقد بين كل واحد باب
نافعه كونه يليغاً لوبالى كي احتس نعده بيع كم قيمت كوجاتي هرگز اور اسماين باائع لا يرا ضرره ان اگر دوباره عقد كرسي او رجراكمي كالش جيداً جداً بابان كرم
قال بعد هذا بذكر اهذا بذكر الحين عن بيتفى الضرر عنده فما المعيصل القبول بجعل الاجماع
اس طور كمین لنيانه كواوره اتنى كوجاتي اب اسلاً كچه ضرر نين هه پھر حسبه تکمیل قبول هه بوسے لزام بباب
دو نين سے اکي اک ضرر هنها مرت باطل هر جا هاجر
ولحد منهما اي جماماً كان ولا ينفع لاحد منها ولاية القبول بعد لان القيل دليل الترجيع وكذا الوقال لبائع للمشاريع
از کجا هم اکي ای و پھر بعد اسکے دون نين هوكسی کو انتشار قبول کا بايان نين ربها اکي هم کفره ای هجا نار جمع کي دليل ہے آور ای همی اک جای نامشی سے کما میں نظر ہاتھ نہیں
منکھا ایکدا او لم یقل المشتری مستعیلاً حتى کلم البائع انا فی حاجة لم یجعل لا یجعاب فیا ذا لاحصل لا یجعاب
انتکھا ایجی مشتری نے کچھ جواب نہیں دیا کہ بالی او سخفن سے کچھ بایہ بیت کرنا کہ لازماً لزام بباب و مبرل درونون مہر پختہ ہیں
والقبول یتم العقد ولا یکون لاحد منها اختياراً صلاًلا في مجلس لا بعد الا من عيباً و عدم رؤيـة
لتعقد پر ای ہو جائے اب دون نین سے ہرگز کسی کو کچھ انتشار سیرے پھر بزرگ نین ہے ز محاسن ز بعد مابک کم بیکھنے کے
وقت لعوض المشار إليه میبعاً کان او شنايكے الا شارة في صحة البيع بلا علم بقدمة ووصفة وفي
اور عومن نین جوساً من موجود ہو بیع ہو بالمش واسطے صحت بیع کے بدون دریافت معتداراً و رد صفت کے اشارہ کفایت کرتا ہے اور جو
غیراً لمسار إليه لابد من علم بقدر و وصفه لان التسلیم واجب بالعقد و يتمتع بحصول بالجهالة الغضبية
سامنہ بتوہی ای معلم ضرور حسن کا علم ضرور حسن ہے اسیکر بعد عقد کے تسلیم واجب ہو ویجی او رسیب بحالت کے جس سے مکمل اپیدا ہو تو ایکر گز نین ہو سکتی
الى لزان و بیکھر البيع بہمن حال ومن مؤجل لا طلاق قوله تعالیٰ وَأَحَلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَمَارُوی اَنَّهُ عَلَيْهِ
اور بیع نہیں حالی پختہ نقدہ اور نہ مؤجل پختہ اور حار درون نہیں کوئی قید نہیں اور حلال کیا امتد بیع کو اسیکے کروایتمہ نہیں مارا بلکہ سلسلہ
استاری من یہودی طعاماً الى اجل و رهن در عده لکن لابداً نیکون لا اجل معلوماً اذا لم یکن معلوم بلکہ
اماکی یہودی او اکیہ درت پر اور دھار غلامول یا اور زرہ گروی رکھدی لکن درت کا معلوم بہون ضرور جلبہ ہے اس واسطے کہ اگر درت معلوم نہیں بلکہ
کان بجهوہ لا کالبیع الى قدوم الحاج او الى الحصاد او الى الدیاس او الى المطالع لائل الجزار لکلت جھا لعیہ مالغہ
مجھوں ہو گی میسے بھنا بشرط اداۓ نش حاجیون کے آنے پر یا کھیتی کھشہ بمالکین کے لئے پر اگر تو نہیں پر اگر تو نہیں کنز پر جہاں پیش کر
التسليم الواحیج بالعقل لان هذه الاوقات تقادم تاریخ و تاخراً خرای فرمایط البه البائع فی قریب مدة
تسليم نہیں کیا مانع ہوگی جو عقد سے ماحیج ہو گئی ہے اسیکے کروایت کیفیت اور کمین کے ہوتی ہیں اور کمین پختے سوکھی باائع اول وقت میں طالب کر بیکھر
والمشتري بآخره الى بعيد او نعم بینهما لتنازع الموجب له نداد العقد فلو اتفقاً تابعاً الى هذه الأجال ثہراًضا
اور شرعاً بیکھر وقت تک ملاؤ گلہا پھر ان دون نین بمحکمها بر بکھار جس سے عقد فاسد ہو جاتا ہر آگر دون نین نایع امنی اوقات مذکورہ پر کی پھر درون نہیں
باسقط اجل قبل قدوم الحاج شرعاً الناس في الحصاد والدیاس غیرہ کی نقدہ البيع صحیح کا دنقاع المفسد
 حاجیون کے آنے سے اور کمین کے کائنے سے او محلین کے لئے نیزہ سے پہلی درت سوتوفت کی لزوة ہی بیع مسحیح ہو جاویں کیونکہ مفسد
قبل تقدیر کا ولو وقوع بینهما البيع مطلقاً انش اجل المثمن الى هذه الاوقات یجوز لان هذ اتاجیل اللئن والجهالة
تقریبی مارہ مانہ اور لارڈ درون نین میں نیج بلا شرط و وقوع ہو لیا پھر بعد اسکے مثمن مکھی اوقات مفتر کرویے تو مانز ہے اسیکے کروایت کی درت اور تحریری سی

اليسيرة متصلة فيه لأن كل دين اذا اجله صاحبه الى اجل معلوم او الى اجل مجهول جهالة ليس إلا كالتأجيل
جهاز ك ايمان بخواصه هو سكري به كيونك كل سلاح ہو جب قرض حزاد اسکن مد معلوم باہت کیم مجرول مفترضہ تباہے جیسے مد
الى هذة الاوقات يتصدي ذلك الدين مؤجلاً ويكون تاجيله لاما لا الفرض فان تاجيله لا يكون لازماً
اما اوقات مذکوره کی بتروہ وین مؤجل ملزم اما تباہے اور اسکن مد لازم ہو جائز ہے سو اے قرض لغة کے مبنیک اسکن مد لازم نہیں ہو لیا
بل یجوز ابطاله لكونه من التبرعات ولا جبر فيها كما في الاعارة ولو اربیان يكون تاجيله لازماً فطریہ انجیل
بل اسکا ابطال جائز ہے کیونکہ قرض صرف انسان ہوتا ہے اسین کوئی ذرہ استی خیس پہنچنے ہے ماریت میں آور اگر جاہو کو قرض لفڑیہ لازم ہو جاوے تو یونیورسٹی
المستقر فعل المقرض على رجل بدایته یقوجل مقرض ذلک الرجل مدة معلومة فیه مثل یكون التاجيل لاما
کو قرض اور قرض حزاد کراپے وین کا حوالہ اور شخص پر کروے پھر قرض خواہ اس شخص کے پیسے مد لازم ہو جاوے مگی
حتی لو ا JL المقرضان يطالبه قبل ذلك المد لیس له ذلك ومن اشتري شيئا مما يقل لا يجوز له البيع
یسا نک ک اگر قرض حزاد اسکن مد سے پھر طلب کرنا ہے تو اسکو اخذتارین کو اصرہ سہنے کو اشتری منقول مول لی تو اسکو قبضہ کرنے سے پھر جیہہ اتنا جائز نہیں کہ
حتی یقیضہ لاما روی انه عليه الصادقة والسلام نہی عن بيع ماله يقبض لما فيه من عز الشفاعة العقد قبل
اس سے کرو و لم یکن بمنی ملکه الصادقة والسلام نے من خزانہ ایک بیعت کے ہو سے بع سے کیونکہ اسین احتمال عقد روشنہ کا ہوتا ہے اگر بیع
ملائکہ فانہ لو هلاک قبل قبضہ یقیضہ العقد یعنی حالي قد يمر علک البائع فيكون المشتری بالعاملک غیر کا
تمت ہو جاوے میں بیٹک اگر بیع تبض سے پھر بلاک ہو جاوے تو عقد روٹ جانا ہوا اور بیع باع ک اصل ملکین و اپنی ہو جاہی کو تباہی کیا یعنی اپنے ملک کیا ہو جاہی
واما اذا قبضہ خیئتیں يتم البيع شیکون بالعاملک نفسه فلما كان قبل القبض لا بدی ان البيع يتم فيكون
اور اگر مشتری قبضہ کرچکا تو اب بیع پوری ہو جکی اب پہا ایک بیضا ہوا اور جزو کو قبضہ سے پھر نہیں معلوم کر آیا بیع پوری ہو گی
باع العاملک نفسه او یقیضہ ہیکون بالعاملک غدرۃ حکم بعدم الجواز بخلاف بیع العقار قبل قبضہ فانہ یجوز
پہنچا ایک بیٹک جاؤ کی بیگانہ جاہی اسے حکم بعدم جواز کا ہے بخلافات بیع زمین وغیرہ کے قبضہ سے پھر کریں کہ بیع جائز ہے
لعدم المعرفیہ وهو عز الشفاعة العقد على تقدیر ال�لاک لان ال�لاک في العقار نادر يجوز التصرف في المثل
کیونکہ اسین وہ مانع یعنی شب عقد روٹ جانے کا بشرط بلاک بیع کے نہیں ہے اسیلیے کہ زین کم ملک ہوئی ہے اور نہیں فیضہ سے پھر نقرت جائز ہو
قبل قبضہ سواء کان ہما لا یتعین كالنقد و ما یتعین کالمکیل والموزون حتى لو باع متاعا بد اهم وبكره خطہ
برا برہے کہ غیر معلوم ہو جیسے نفرد یا ستین ہو جیسے کیل اور موزون یا ناٹک کر اگر کبھی مال بعوض دراهم یا گون گیہون کے کیا
یجوز له ان یأخذ بذلك اشتیعا اخر لوجود المحن و هو المالک وانتفاع المأفع و هو عز الشفاعة بالهلاک لان المثل
تو بایع کر جائز ہے کہ ائکے بدله کریا او عزیز مشتری سے لیسو کے کیونکہ جائز کرنے والی بیع کا موجود ہوئے کا بلاک ہو جس کیونکہ نہ
یثبت في الذمة ولا یتعین بالتعیین والمکیل والموزون وان کان مبیعا من وجہ لکھہ نہ من وجہه فالذی فی
ذمہ پہنچا بایع اور لفیقین کرنسے معلوم نہیں ہوتا اور کیل اور موزون الاصیل امکب وجہ سے بیع وین پر اکب وجہ سے نہیں ہو سوچ ائک بلاک ہوئے سے
البيع بدلائکه و المراد بجوز التصرف في المثل قبل قبضہ جواز ملکیکہ نہیں عليه الدين ولو بعض لا جواز ملکیکہ من
نہیں تو یعنی اور نہیں یعنی قبضہ قبل قبضہ جو جائز ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ جسکے ذر پیش ہوتا ہے اسکو ملک کر دے تو جائز ہے اگر بدلہ بن یہ مرا نہیں
غزار من عليه الدين لان مملک الدين من غير من عليه الدين ليس بشرع ويحتج بيع الحنطة وغيرها من
کہ حواس ایسکے لیے ذرہ ایک اور کہ اک کرنا جائز ہوا پھر کو سوائے وین دار کے جائز نہیں ہر اور بچنا گیہون وغیرہ
الحبو مکا علة وجائزۃ وبان اعلاء یعترض لہ کہ مینکیس بالکبس شامماً اذا کان نینکیس بالکبس کا الرتبیل نحو فلایجون
ذو نا یمان سار تحقیقین سریجن ڈھیری اور ایک ایسے یعنی سے نا پر جسکی مقدار علوم سن اکھنچی سے زبر عطا ہو جائز ہے اور اکھنچی سے بہستا ہو سکنیں فی ریاضت نہیں

عدمها لا يجوز البيع في جميع الحالات المفضية إلى الفساد وعندها يجوز البيع في جميع ذلك وقد ذكر في
ذكر سر اسر جائزه ببرگ بحسب جهات کے جو حجارة اکڑا کر دیتی ہے اور صاحبین کے نزدیک بعض تمام کی جائے ہے اور
فتاویٰ قاضی نیان ان الفتویٰ تلى قوله ایتیسید راعل الناس لود کر عده ها و قال المشتری بعد منك هذه
فتاویٰ فاصحان ہیں مذکور ہے کہ اسالی کہ اصحابین کے نول بر فتویٰ ہے اور اکراج نے گئی بیان کر کر مشتری سے کہا ہے نے ہے انه
القطیع على انه مائة شاة او هذا العدل على انه مائة ثوب بکذا يصح البيع تكون كل من المبيع والثمن معلوما
پر یک مشتری کہ سرخان ہیں اتنے کوچک تو بیع صحیح ہے اسے کہ تبیح اور ثمن نام لینے سے دونون معلوم ہے لکھے ہیں
بالتسنیمة لكن ان وجہ المشتری اقل والکثر یفسد البيع اما فساده اذا وجد الکثر فلعد دخول الا زائد
لیکن اگر مشتری نے کم بازیادہ پائے تو بیع فاسد ہے جادے گی چہر فساد بیع کا زیادتی کی صورت ہیں اسے کہ فرد زائد
تحت العقد فیجب درہ و هو محروم لكون افراد الشاة او التوب متفاوتة فاما فساده اذا وجد اقل فلوجوب
نه کہ نہیں آی توانی کا بحیرہ دینا واجب ہے اسے معلوم نہیں کو شایرا اسلیے کہ اس بکاری کی بات کی کمی کی جاتی ہیں اسے کہ
مسقط حصة الناقص من الثمن عن ذمتہ و هي مجموعه اذلايد سی ان الناقص كان جيداً أو وسطاً أو زها ولو
تعاریف کتی فرد کی نیاز نہ کے اسے ذرے سے کم کرنی جائے اور وہ معلوم ہے کہ کمی کا تھان یا راس عده ہے یا دریانہ ہے بالحکیم ہے اور اگر
بین لکھنہ لمنا و قال کل شاة او کل ثوب بکذا يصح البيع فی لا اقل لكن یکون المشتری حنیرا ان شاء اخذ الموجود
بائع نہ ہر اکب کاشن بیان کر دیا کہ ہر اکب ساس اور ہر اکب تھان نے کو تبیح کی ہے لکن مشتری کو اختیار ہے اسے موجود کو
بحصته من الثمن لکونه معلوماً و ان شاء تركه و یفسد فی لا کثر بحاله المبيع و من قال لغيره بعد منك
حصه نہیں ہیں سو سو بیلے کی نہ معلوم ہے اور جا ہے زلیوے اور جمی کی صورت میں فاسد ہے کیونکہ بیع محروم ہے اور جسے دوسرا سے کو کمیں لے تیرے باعث
من الحنطة التي في هذا الابنارا ومن هذا الکدر ثم اعطاه خطة من موضع اخراج لا يجوز لأن ما مسنه العقوبة
کیون کامیبیں کہ اس خرمنہ کی وجہ پر اسکو گیون اور جگہ سے حوالہ کیے تو جائز نہیں ہے اسیلے کہ بٹھوے سوائے نفوذ کے نتیجے کرنے سے
بالتعیین فلا يجوز لاستبداله و اقامته الا خرم مقامه الا بالفسخ و تکرار العقد و من يأع شیئاً و قال المشتری
نہیں ہو جاتی ہے لیس اسکا بدنا اور اسکی جگہ تمام کرنا جائز نہیں ہے اور عقد کرے تو جائز ہے اسی وجہ پر اگر مشتری کی
بعته منك بغیر من یکون البيع باطل لان الثمن اذا نتفی کن البيع فلا یکون بيعاً و لوباعه و سکنه عن مثنه
ہیں لے پشوتویے ما تکمیلہ نہ کے بیع بیع باطل ہے کیونکہ جبیش نہیں ہوتا تو بیع کب ہو گی اور اکر کوئی شریعی اور نہ سے چہ ہو رہا
لا یبطل البيع بل یفسد لا مطلق البيع یقیناً معاوضته و اذا سكت عن الثمن یکون عرضته القيمة و یصادر کانه باعه
تربیع باطل نہیں ہے تا بلکہ فاسد ہوتی ہے اسیلے کہ مطلق بیع معاوضہ کو جاہتی ہے او جب اسے نہ بیان نہ کریا تو اسکی غرض مرتیت یعنی کہ اسکا انجام یہ ہے کہ گوایہ بیع
بقيمه و بغير الشع بقيمه فاسدا لا باطل و لا حاصل ان البيع اذا لم يكن صحيحاً فهو قد يكون باطل او قد یکون
اور شرکیت سوچنے فاسد ہوتا ہے باطل نہیں ہوتا اور حاصل یہ کہ اگر بیع صحیح نہیں ہو تو بیع بعض دفعہ باطل ہوتا ہے اور کمی
فاسد فلا بد من بیان کل منہا الیکن الا حلت از عنہما فالبيع الباطل ما لا يصح باصله و وصفه ولا يفید
فاسد اب اکب کا بیان کرنا ضرور ہوا کار ابن دلوzon سے بیع سکین سوچیع باطل تروہہ ہے کہ اپنی اصل و وصفہ میں صحیح نہ
الملک اصل او کہذا اقل من غلبہ علی طنه ان الکثر معاملات اهل السوق على البطران لیس له از شیئاً من شیئاً ولا
لکن کامیبی اسی یہ کہ تو بیع جسکو کمان غالیتیں ہو کہ الکثر معاملات ان بازار و الونکے باطل ہوتیں تو اسکو جائز نہیں کہ اسے کوئی چیز مولے اور
یحل لیا مشتریه منہم والبيع الفاسد ما يصح باصله لا بوصفه و هي ملك فالبيع بعد قبض المشترى لا يأبه لکن لا عله
جو مال انسے لیگا مالا نہ کار اربع ناریہ تھا مال میں ترجیح ہو و صفت میں غیر صحیح اور بیع پر جب مشتری قبض کر لیتا ہے تو فائدہ مال کا دستی ہے یکن

ووجه الطيب بل على وجه الحب ولهذا افضل لا يحمل له ان يتصرف فيه بتهليلاً وانتفاع حتى لو كان طعاماً
او ملابساً لكنه ينبع من تصرف بحسب كلامه كرمانا يانفع لينا ملال ندين هر بوان ينكد اخر طعام هو
لا يحمل له اكله ولو كان حاريه لا يحمل له وظيفها بل يجب على كل واحد من البالئ والمشترى فتح العقد. فالنفس
توكلها ملال ندين هر ادار اگر اونلاين ہے تو محببت ملال ندين هر بلکہ ہر کس باع او رمشتری پر داسے اٹھانے فساد کے عقد کا توڑنا واجب ہے
وان لم یفسخ ابل باع المشترى ما قبضه بالشراء الفاسد بعد صحيحة بيعه لانه لما علمه مالك تليل لغيره
اور اگر دلوں پر تکرار ہے تو رمی بلکہ مشتری نے دہ ہی سچ سچ ناسلاک بجہ من لیکار اسکے ما وعده سمجھ سے یعنی الاتصال کی سچ فائماً ہے گی کیونکہ بعید کا مالک برآت
بالبیم وغیرہ کا فلايتصور بعد الفسخ لتعلق حق العبد به لان وجوب لفسخ سابقاً كان لحق الشرع و اذا الجح
بطور سچ باعہ وغیرہ کے دے ڈلنے کا بھی اسکے فتح نین ہر سکنا کیونکہ بندہ کا حق متعلق ہرگیا اسیلے کہ سپہ روتوسے حق شرع کے فتح وابدعا اسیلے
حوال العبد مع حق الشرع يقدم حق العبد لحاجته نعم کان الاولى للمشتري ان یتنزه عن شرائطه اذ قيل من ظن
حق العبد وحق الشرع من بعده حاجته
ان أكثر معاملات اهل السوق على الفسخ ينبع له ان یتنزه عن شراء شيء منهم ومع هذا الواسطى من شتم
کا اکثر معاملات اس بازار والون کے فاسد ہوتے ہیں تو ہر کسے کوئی چیز رسول نہیں ہے اور تو بھی اگر کسے کوئی چیز رسول نہیں
تحمل له الاستفهام اذا كان العقد لا خير صحيح او ذلك لأن البيم ركته مصادلة المال بالمال فكل بيع يوجد خلل
تو اسے فتح اسما ملال ہوگا اگر عقد اپنی کا صحيح ہو اسیلے کہ سچ کا رکن ہر چیز بد ناماں کا بعومن مال کے ہے بھروس سچ کے رکن ہیں
في رکنه فهو باطل وكل بيع لا يوجد خلل في رکنه بل في غيره كالتسليم الواجبيان به والاستفهام المقصوم منه
خل ہوتا ہر تو وہ باطل ہوتی ہر اوصیہ سچ کے رکن ہیں خل نین ہر زا ملک و صفت ہیں ہر وہ سچیتیں اور استفهام جسم کو تغیر
وغير ذلك فهو فاسد في حين عدم المدح والمدح التي ماتت حتف الغصاك ونحوها باطل انه لا يصلح
اور سوا اسکے سو بعید فاسد ہوتی ہر بیس اب بعید بعض اور سوا در مردانہ یعنی خود بخود رکن کے ایسے کہ باطل اسیلے کہ اسی اصل اور وصف در دنوں ہیں
ووصفه لعدم وجود رکنه الذی هو مصادلة المال بالمال لأن صفة المالية للشيء إنما تثبت به ملوك كل الناس او بعض
صحیح نین ہر کیونکہ اسکا کریج یعنی بد ناماں کاماں سے موجود ہیں اسے کہ شکرین وصف الملت کا جب ہوتا ہر کرتام لوگ یابنیت لوگ اسکرمال کیں
ایا و هذه الاشياء لا تعد لا عند لحد حمن له دین سماوي والديع بالخمر والخنزير ونحوهما يكون فاسد لأنه يصح
اور چیزین یعنی لورہ اور مردا کوئی شخص دین سماوي والا مال نین کہ متسا اور سوز کے اور مانند کے فاسد ہوتی ہر کسے کہ اصل میں
باصیله لوجود رکنه الذی هو مصادلة المال بالمال لأن هذه الاشياء بعد لا عند بعض هل الكفر ولا يصح بوصفه
صحیح ہر اسکار کن موجود ہو یعنی بمال کا ایسے کہ یعنی چیزین یعنی کفار کے نزدیک مال ہوتی ہیں اور وصف میں صحیح نین ہے
لعدم تقویہ لأن تقوم للشيء إنما يتثبت باباحة الاستفهام به شرعاً أو الشرع قد يبطل الاستفهام بما في حق المدين
اسیلے کہ چیزین یعنی نہیں ہیں کیونکہ کوئی شہر صاحب قیمت بہ ہوتی ہر کریج شرع میں اسکا ہوتا مباح ہر کریج اور شرع ان وطن کا بنا اسلام و کوئی میں باطل کوئی ہے
ومن ياع کرا من الحنطة ولم يكن في ملكه حنطة يبطل البيم لعدم وجود رکنه الذی هو مصادلة المال بالمال
اور جنس نے ایک بیان کیوں کہ بیجا جلا کے لئے میں کیہیں نہیں ہیں تو چیز باطل ہوگا ایسکا کن موجود نین ہر یعنی مصادلة مال کا مال سے
لان المال موجود نیل لیه الطیب وینجری فيه البذر المぬع والمعلم لم یبری لأن لوکانت فملکه حنطة لکن کانت
اسیلے کہ مال وہ موجود ہو تاہر کر اسکی طرف طبیعت را غلب ہوا اسکر جیا، هر خرج کرے ہا ہر دکر مکہ اور ترسور مال نین ہوں اور اسکار میں کیہیں تو ہر کوئی تبر مغلاد
اقل ہما سماکا يبطل البيم في المعدوم ويفسد في الموجود ولا يجوز مع زيت علیان یوزن لظرفه ويطرح عنه بازاء الطرف
قرآن حج سکس تو مددم میں بیج بالطل اور موجود ہیں اور ناس سہل اور بیان نہیں کہ فناں کی بیان شرط اک برعن سمیت توں کر بیرون من وہن برعن کے

لکن ادا طلاق لامنه شرط لا یقتضیه العقد و انما مقتضیه ای دفعه عتہ وزن الظرف و آذا شرط ان یطریح عنہ
انشہ اللہ علی کثیر اسی طور پر عقد سو خارج اور اگر نہ تحدیک مختفی عطا تو یہ کہ بردن کا بینہ اذن ہو رہا اتنا گھٹا دین اور جس شرط پر ہمیں کہ رعل مسمی
لکن ادا طلاق کیون شرط مخالف الفال مقتضی لعقد بحوالہ زان یکون وزن الظرف اقل من ذلک اوکل ترقیودی الجہالت
کتنی کروں تو یہ شرط متفاوت ہے مفہوم ہوں کہ زان کا اس قدر اسرائیلی باہر ہوتی ہوئے اس سے ایک تو ہمچنین بھول ہو جائی ہے
المبیع و دفع عرض الزمت بغیر شعن او بعض المتن ب مقابلۃ ما لم یکن موجوداً من الزمت ق ای شرط ای دفعہ عرض
وزن الظرف بمحوزہ لانہ بیواق مقتضی لعقد لا یفسد العقد بل یؤکدہ و کذا لا یخوب بیع
آنکہ کریں تو جائز ہے ایک مختفی عقد کسی اپنے ہوا اور جو شرط مساقی متفاوت ہے عقد کو فاسد نہیں کرتی بلکہ عقد صفر کر دیتی ہے اور اسی سے ہمیں ہر یہ میں
السماں الماء لانہ قبل الاصطیاد بہ غیر مملوک فیکون عدم الجواز معنی البطلان بعد الاصطیاد لہ الفائد
ہر لیکن کسی بیع ہمارے نہیں ہو کر کوئی کسی کے بغیر ملکہ نہیں ہوتی پس یہ عدم جواز بحال کے سنتوں میں ہے اور شکار کر کر جو اسکر حوض میں
فی للخطیرہ ای کانت الخطیرہ کبیرہ لا یکن اخذ لا منہا لا تکلف واحتیال فهو غير مقدور للتسليم فیکون
پسوردین اگر وہ حوض اتنا بڑا ہو دے کہ وہ پھل بہوں بھکلت اور سبیل بینے جاں وغیرہ کے اتوہ نہیں آئی تو اسکی تسلیم قابو میں نہیں ہے اب
عدم الجواز معنی الفساد و آن کانت الخطیرہ صغیرہ یکن اخذہ منہا بلا تکلف حتیاً لمحوز بیعہ لانہ مقدر والتیم
عدم جواز بیع سے خدا مراد ہو دیگا اور اگر حوض اتنا بھروسایا ہو کہ بلا تکلف اور سبیل پھل اتھے آسکنی ہو تو اس سورت میں بیع جائز ہو کر جو والہ کر سکتا ہے
لکن اذا سلم الى المشتری فله خیل الرؤیہ وان را قبل خلل فی الماء لار السماں یتغاوت حارج الماء و کذا لا یجوز
لیکن جب شتری کو دے جکانہ نہ ستری کو خیار رویت حاصل ہو اگر پھر بیان کر اندر دیکھ کر پہرا اسی کہ پھل بیان سے باہر آکر منفاذت ہو جاتی ہے اور اسے ہی
بیع الطیر فی الماء لانہ قبل الاخذ به غیر مملوک فیکون عدم الجواز معنی البطلان و فعل الاخذ به وارسالہ
تھے اور نے ہوئے جائز کی جائز نہیں ہوا س پیس پیس کر کر پھنسنے سے پھل ملکہ نہیں ہوتا اس عدم جواز اسکو کہرا کر اسکو چھوڑ دیا
من یہ لانہ کان لا یرجح اليه فهو غير مقدور للتسليم فیکون عدم الجواز معنی الفساد و آن کان یرجح اليہ
اگر اسیکے بجائے سر نہیں آتا تسلیم کرنا اسیکے قابو میں ہر بس اب عدم جواز سے فارمراد ہے اور اگر اس چلا آتا ہو
کالحمام مجوز بیعہ لانہ مقدور للتسليم و کذا لا یجوز بیع اللبین فی الضرع لانہ مشکوك الوجو لا حتم الکونہ اتفاقاً
جیسے بکر نہ لکھ جائز ہے تسلیم کر سکتا ہو اگر قید و دہ کا خصون کے اندر سے درج ہے جیسا جاہر نہیں ہر اسواستے کہ اسیں شاک ہوتا ہر کہ غمن پھول رہے ہوں
فلایکون ملافق هزار بیطل البسیع او لانہ بزداد شیخا فیما و الیبع لا یتنا وللزیادة لعدم وجوہا عند العقد فیختلط
لزدہ بکھال نہ سوکا اس بیع باطل ہو دیجی اسی کہ دودہ عضو و انحصار ابڑا متاجہ ہا ہو اور عقد بیع میں تھیں اسکے وقت موجود نہیں ہوتا پس اب بیع میں
بیع کا عمل وجہی تکرار نہیں ہے اسی کہ ظهر الغنم لوجهیں آجھے لانہ متصل بالحیوان
جیسا فی خرسی مل محل لئی کہ فیز نہیں ہو سکتی سو اب بیع فاسد ہو دیجی اور ابیے ہیما اندھا جیسا کہ جیسا کہ بیع جائز کرنا کافی نہیں جبراں سے
نہولہ و صفح محض بخلاف ما ہو متصل بالشجر فانہ عین مال مقصود من وجہی فیجئ بیعہ والوجہ الثانی لانہ نہیں
بیک مل ہر کی ہر قوہ و حیوان کا نزا و صفت ہے وصفت ہر بخلاف اس کے جو درخت میں لگاہ پہاڑ بیٹا کہ یہ ایک جس سے عین مال مقصود ہو نہیں اسکے بعد جائز کرنا کافی ہو کر
اسفلہ فیختلط المبیع بغیرہ بخلاف القوائیں المتصلہ بالشجر فانہ ازداد مراتلاها فلا خلط المبیع بغیرہ و لعلم
اولن تھر کی طرف سر پڑھنی ہر سو بیع فیر کے ال بن مل ہاتھی ہر بخلاف نہیں کہ جو کہ یہ اور پک جانب سے بھر ہے ہن مویع غیرہ ساتھ نہیں ملتی اور
خلکان الصواعل ظهر الغنم اذا خصب یقی المختلط بعد الایام علی رأسه لا فی اصلہ واما القوائم فلور بظ خیط ان علا
اس طرح علوم ہو کا این کو کہیں کہ کہیں اسکے بعد تھر کے زمانہ کی ہوئی اور کہ جو جانی ہے اسی کو ایسا جو اسیں سر کے اور دھاکا باندھ دین

پیغی ذلك الخط بعده اسفل مما هو أصله الا ان والاعلى ملك المشترى ما يحول ثمن الزيادة تجذب في ملكه فـ
او لا يرجع الى ملك خرير اركه المحرر كجهة ممتلكات اجا ويكذا سوا كل ملك من بقى ملك او
کن لا يجوز بيع جلد الميت قبل ان يدل لغلوکونه عيین صنفه به لخواسته وقد قال النبي عليه السلام لا تستنقعوا من
ايسے ہی مردار کی کھال کا بیچنا بروں دباعت کے جائزین ہے کیونکہ ناپاک کے سب سے لفظ نہیں لکھ سکتے اور بیکہ بھی علمیہ اسلام نے فرمایا ہو مردار کے چڑیے کوتیرت
المیتہ باهابی هو اسم لغير المدبوغ وبعد الدبغ یجذب بیعه والا استفان به لطهارتہ بالدباوغ فان قل بخاسته
ما بایسے چڑیے کوئی ہر جو دباعت ہتوا ہو اور دباعت کر کر بچھا اور برتنا بجا رہا سیکہ دباعت ہو یا کہ جھگڑ کوئی اعتراض کرے کہ بخاست
پانصال للسوکات بہ و ذلك لا يمنع جوان البیم کا التوب النجس یجذب جوابن الدسوقة داخله خلقيۃ فنالمترک اللہ
تو چنانی کے نفع سے ہوئی پڑا صحیح متن نہیں ہوئی جسے اپاک پڑا تو جواب ہے کہ جلد میں چنانی سپردی شی ہوں ہر جبتا کہ سکو دباعت سے درز کرو
تکون کعین الجلد وبهذا الاعتبار یکون الجلد حرام العین بخلاف النجاست فالتوب فانہ الیست خلقيۃ بل حارته
وکو ریسین جلد ہے اور اسی اعتبار سے چڑیے کی ذات حرام ہوئی ہے برخلاف اپاک کے سویہ پردا ایسی نہیں ہوں بل کہ چڑیے سے لگ جائی ہو
بعد الم تکن متصلة بہ فلا یتفیر حکمه من جواز بیعه والا استفان به فکما یجذب بیع جلد المیتہ والا شفاعة به بعد
بعد اسکے کردار پاک ہر تاہر سوا کا حکم حرام ہیج اور برتنا کا حکم حرام ایجھنا اور برتنا جائز ہے
الدباوغ کذلک یجذب بیع عظمها و قرنيها و حصبهما و صوفها و شعرها و درها والا استفان به اذا لم تكن عليهم ما دسوقة
ایسے ہی مردار کی ہتھیار اور سینک اور سچھ اور گرسینہ کی پیش اور بال اذن کوون بچھنی اور برتنا جائز ہے جب اپریزی ہو تو
لانفاطا طاهرہ لا یجذبها الموت لعدم الحجو فہا مل فہما النحو کالنبات واما اذا كانت عليهما دسوقة فهو نجس لا یجذبها
کیونکہ سب پاک ہوتے ہیں ایک موت کا اثر نہیں ہوتا اسیلے کہ انہیں جان نہیں ہوں بل کہ انہیں حرف ہوئا ہوتا ہو کیونکہ آپاک ہنچھی ہنچھی جائز
و لا استفانه بہ او کل لا یجذب بیع الجذع فی السقف والذماع فی التوب اذا لعکن نسلیہ لا یضر لا یوجہ العقد
اور استعمال و لیکن ہنچھی شہیتی محبت میں چڑی ہوں کا اور ایک چڑک کے پیزے جائز نہیں ہو اسیلے کہ بے لفستان احتراز تیلم نہیں کر سکتا اور عقد صفر کو نہیں چاہتا
 ولو قلم البائع الجذع او قطع الد ساع قبل ان یفینے المشتری العقد یعنی البیع صحیح ازو الامفسد الذی هو الفخر
اور اگر بالمعنی شہیتی کو اعتماد کیا اور گز چھکڑا کر ایکی شتری نے عقد کو نہیں تو وفاوسی بمحض ہو جائی کیونکہ عذر یعنی صفر لغیر سے پہلے دفعہ
قبل تقدیر لا هذلا اذا كان الجذع معينا والثوب مما يضره البیع عرض کل القیص عسوہ اذا لم يكن التوب مما يضره البیع عرض
ہو گیا میہر صورت میں ہر کہ شہیتی میں ہو اور کچھرا ایسا ہو جسکے بیان سے لفستان ہو ما ہو جسیے کرہ وغیرہ اسراط کا اگر کچھرا ایسا نہ یکجا ہو فہرست میں ہنچھی
کا لکر پاس چھوڑا البیع ولو لم يكن الجذع معينا لا یجذب البیع صحیح للجهالة فان قيل اذا باع جلد الشاة المعينة قبل
جیسے تھا تو تبع جائز ہو اور اس شہیتی میں ہنچھی تو بھی بیج جمال کے سببہرت نہیں کہ الگری یا اعتراض کرے اگر ایک چھکڑا کا ہے تو اذن کرنے سے پہلے
الذی چھکڑا و لو ذی الشاة و سلیج جلدہا و سلمہ الى المشتری لا ینقل البیع صحیح اوان کان الجلد عینا موجودا
میتعد اے تو جائز نہیں ہو کچھرا گز کو زخم کر کر اور جیسا کہ مشتری کے حوالہ رہے تو پیغام دست نہیں ہو جاتی اگر جھپڑا میں موجود ہے
کا الجذع فی السقف و کذا الوباع کر شہما او کار عہما ثم ذبحہما و سلم ما باع منها فی الجواب بالجلد و ان کان تسعینا موجودا
پیغام نہیں کہ اگر مر جوہر اور بی بھکری ایکی اگر بھکری اور بی بھکری کے سببہرت کر جوہر ایکی سو جو الکروٹ توجہ اب یہ ہر کچھرا اگر جھپڑا میں موجود ہو
لکنه متصل الغیر المبیع خلقة فیکون العجز عن التسلیم معنی اصلیا لاحکمیا بخلاف المذعع فانه
پیغام نہیں کے ساتھ عین عذمه کا نہ مال ہے اور غیر کے ساتھ جو عارض میں مصلح ہو گیا ہے تو یہ آرسون کا کام ہے جان نسلیم میں سکا ہے
عین عذمه کا نہ مال ہے اور غیر کے ساتھ جو عارض میں مصلح ہو گیا ہے تو یہ آرسون کا کام ہے جان نسلیم میں سکا ہے

لما فيه من افاد بناء غير متحقق بالعقد فإذا قلعت التزم الضرر وهو لا يجوز ومن باع بحاجة ثم
كينزك انفسك مكان خراب هرما هر سبقو عقد نهرين ما يتوجب انسنة اكثاره كراها مثرا فقبل كيما لتو مانع عاتا را بس هرج جاره مهوكني او ورجه شخص لوندري كويك
انكر بيعها لا يحمله وظمه بالله يذكر المشترى المخصوصة فإذا تركها وسمع البائع انه تركها يحمله وظمه اون
كمجاوے تو اس سمجحت کرنی حلال نہیں ہر صبک شتری دعوے نتھجواز سبک شتری دعوے نتھجواز اور بابع شنے کر دعوے ترک بيات سمجحت حلال ہو گی اور فضف
استئتنجاريہ نہم انکر شراء ها لا يحمل للبائع ان يطعنها مالم يعزم على ترك الخصومة لا ان البيع لا ينفعه بمحض
لوندري خربه کر کر جاوے تو بمحض بایع کو سمجحت کرنی حلال نہیں ہر صبک شتری دعوے ترک خصوصت کا تکرے
اسیکے کیونچ شتری کے اکثار کرنے ہی نہیں
تحمی المشتری بالله يعزم البائع على ترك الخصومة فإذا اعترض على تركها يدعى بما فيحمله وظمه ايجا
توث بیان صبک بایع دعوے نتھج کرے
اذا استئتنجاريہ علے انه بالغ اعلیٰ ترك الخصومة فإذا اعترض على تركها يدعى بما فيحمله وظمه ايجا
اکسیکی لوندري ترک کرنے کے استارہ بمحض ترک بایع کی اندرا ندر اولوندري بایع کو بمحض دی اور بیان کیا کرے ذمی لوندري ہے
الی استئتنجاريہ ما وقضتها کان القول قوله كانه انکر قرض غیرها فان رضى البائع بها يحمله وظمه الا ان المشتری
جزین مول لیگیا تھا تواب اسی کا قول معتبر ہو گا اسیکے کر دوسرا لوندري کے نتھجہ کا انکار کرتا ہر سچی ایج اسپر ارضی ہو گیا تو اسکلوس سے سمجحت حلال اسیکے کر شتری نے
لدار دعیہ استئتنجاريہ فقد رضى بتملك البائع ايها بالا ولی قادر رضى لبائع بایتم البيع بينهما بطرق العاطفي
جب لوندري بمحض کر دی تو بایع کی تکبیت پرس لوندري کے حق میں پڑے کے بدلا راضی ہو اچھا اکر بایع بمحض اس لوندري ہو راضی ہو ایک دو نون میں تعاطی کی بیع ہو گئی
وکذا القصار اذا رح على صاحب الشوب توب اغیر قبده رضى به حجب النسب ومن اشتراكي شبيعا اهميات اربع الیه
ادیسے ہی دھرمی اگریکے کے مالک کو مدل کر اور کپڑا الہنی ملک کا دیدیوے اور داراضی ہو کرے یوے اور اکسی تے ایسی پیغام جعل بکروں بس بایاتی ہو
الغاد کا الحجم السمک ونحوہما ولیم يقتصه بلخہ بیته لیحے بالہمن وطالعکشہ وخارف البائع ان یفسد
بیسے گشت او محصل یا ایسی اور شمول لی او رقبضہ کیا بلکہ اپنے گھر طالیا تاکہ شن لادیوے ورگیں دیر گئی اور بایع کو یہ خوت ہو کاکہ بیع بکڑے
ذلك الشئ بحوله ان یبیعه من غيره استحسانا و للمشتري الثاني ان یشتريه منه وان کان یعمل بذلك
تے جاوے تو بایع کو استحسانا جائز ہو کر اسکو اور کے ہائے بیجہ ای اور اس دوسرے مشتری کو بمحض حریدنا جائز ہے اگرچہ پہلی بیع کو بیان ہو
لان البائع رضى بالغه وکذا المشترى الاول ظاهر اثہ اذ کان الثم الثاني كذلك اذ کان عليه انتقصه ق
اسیکے بایع اور ایسے ہی پہلا مشتری بخطا ہر حال فسخ پر راضی ہو پھر اگر دوسرا دفعہ زیادہ بایع آیا تو اسکو لازم ہے کہ اتنی کو غیرت کدا
بالزيادة وان کان اقل کان النقصان عليه لا على المشترى الاول لو جاء صبی لـ القائم بفلس و خبر و طلب
ادا اکسترن تو یہ نقصان بایع کا ہو مشتری ول پہ نہیں پڑیگا امر اگر کوئی لٹکا نا بالغ پیسا یاروی لیکر کسی کان دار پیس آیا او کوئی ایسی پیغام انگلی
منہ شبيعا اهمیتہ فی البيع کامل و الاشتنان ونحوہما بحوله ان یبیع منه وان طلب منه جوز اوقستقا
بیکھروں میں کام آتی ہے بیسے نک اور اشتنان یا اچھے مانند تو جائز ہے کہ اسکے باعث پیغام
او نحو ذلك مما يشتريه الصبی لغفته لا يبیعه منه لانه فـ الوجه الاول اذون ظاهر و فـ الوجه الثاني لا ومن دفع
با ائمہ مثل ائمہ جروا کے اپنے داسطے ریا کرتے ہیں تو اسکے باعث نہیجے اسیکے پہلی صورت میں وہ اکا بغا ہر حال ما ذون ہر اور زور کیا صورت میں باز بیکھریج او کری
الخیاز درهم قال الله المشتری منك بھذه الدراهم کذا امتاصل الخبر وجعلها خذلکل يوم منه خمسة امناء
نان بایل کو دراهم حوالی کیے او کہما بیچے اس افادے کے بدلتانے سیر روہی خربی اور ہر روز بیعون من اکب اکبر درهم کے پان سیر روہیان یعنی شروع کیں
پکھم فالديع فاسد فاما يأكله يأكله بعقد فاسد فهو مكره واما لا واعطا درهم ولم يقل له المشتری منك
لوقتی فاسد هر اور حج کا ہر عقد فاسد سے کھاتا ہر سو وہ مکروہ ہے
بان اگر اسکو دراهم حوالہ کیے اور پہنچ کیا کر میں بختم سے

كما من المخزون جملة لا يدخل يوم منه خمسة أيام بعدهم فالبيع جائز وما يأكله حلال إن كان نيته
تنى سير وبيان مولى لجها اور حرر ورثا اىك وهم كل يبنى شروع كين اوتى بى جائز اى اور جو كحاتا اى مال اى اى دراهم ديتے ہوئے
عند الدفع الشراء اذ بغير الذي لا ينعقد البيع وأما ما ينعقد عند لا يدخل من المبيع والمن معلوم
خرید ارسی کي نيت ہووے اسواساً لجزئی نيت سے بيع نین ہو جان بع جب ہی ہوں ہے تب یوئے اور لبيت وفت بيع او رشون دوزون معلم ہیں
و یعنی بيع الشيء على الشيء سواء بالصلحة أو لم يدل لأنه مال متocom لكونه متفقا به في الحال أو في المال على المشترى
او زبیع بچل درخت پر کے ہوئے کی ما نتے ہے برابر ہے کہ کام کے لائج ہوا ہو یا نہیں ایسے کہ دار ہے اسے اب یا آنکے کر فائدہ ہو سکتے ہوں ہوکر
قطعہ في الحال تقریباً الملك المالم وهذا اذا استثنى مطلقاً او ثبوت القطم وأما اذا استثنى بشرط تركه
کرت ہو تو کر بایع کا درخت خالی کر دے اور یہ اس صورت میں ہر کو مطلقاً خرید کیا ہو ما لوز ملین کی شرط کر لی ہو اور اگر درخت پر چھوڑنے کی
علا الشيء في يصل البيع لأنه شرط لا يقتضيه العقد وفيه لفغم لاحداً لعاقدين اذا يحصل فيه للمشتري زيادة
شرط نزل ہو لتبیع فاسد بر ایسے کہ یہ شرط عقد سے خارج ہو اور اس من شری کہ فائدہ ہر اسواساً على المشتري کا بچل اب حرب
جهوة و طرواۃ ولو استثنى مطلقاً او تركه على الشيء باختصار ایضاً يطیب للفضل و ان تركه بغير اذنه يتصل بازاد
پیار اور ترویزاد ہو و مکا اور اگر بچل کو مطلقاً خرید کر بایع کی اجازت سے درخت پر سکر بنے دیا تو فضول یعنی فائدہ مال اے اور اگر یہ بعازت درخت پر کھا
فی ذاته لخطوبیه خطورة و هي حصوله بقوله الارض المغضوبه وهذا اذا تركه قبل ان يتناهى
رعيتانا نکره پہلے کے اندر پیدا ہوا ہوہ خیرات کردے کیونکہ طور ممنوع حاصل ہوا اور یعنی زین مغصوب کر رفوسے اور یہ اس سور شری کہ تخلیق و نابراحت اس سے
عظمہ واما اذا تركه بعد ان يتناهى عظمہ فلا يتصدق بشئ منه لان هذا العذر حال من الله تعالى الفتح
پلے خرید کر درخت پر کھا کر اگر صبا ہو جو بایع بعازت درخت پر کھا اسیں سے کچھ خیرات کر لازم نہیں کہ کیونکہ اب من تغیر مال کا ہے کما صحابہ علیہ
لازم اداة في جسمه فان التماد بالغذال المبلغ لا يزيد فيه شع من مال البالغ بل يكون نضج هنال الشمش لونه
پکھ ما تیه جسم کا نین برصنا کیونکہ بچل ہب اپنی سقدر کر کر بچھ جاتا ہے تو بچھ اسین بایع کی ملک میں سے کچھ نہیں برصنا بل افتاب الگرمی سے پچاہ کر
من الضر وطعمه من الكواب فلما يوجد فيه الاعمال الشمس والقمر الكواكب في ذاته قدر العزى الحكيم
جانب ایضاً تاثیر سے ریخت کر کر اگر اور تارون کے اثر سے مزدوار ہو تا ہو بچھ اسین بچھ تاثیر سوچ اور حاذ اور تارون کے کچھ نہیں کہ تقدیر عزیز فکر کر

الجلس لثالث السبعون في بيان حقيقة الرب واحدًا معاشرًا قال سليمان

نہ تر وین مجاہس رسول سہ ربو کی حقیقت اور اُنکے انجام بہ کے بیان میں صلوات اللہ علیہ وسلم لیا یقین علی الناسِ مَنْ لَا يَبْقِيْنَ مِنْهُمْ احْدًا لَا أَكَلَ رِبْوَ قَانُ لَهُ يَا كَلَهُ اصْبَاهُ مِنْ عَبَارَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ
علیه السلام فرمایا البت ترکون بر ایک اسازمانہ اور یکال ایکن کے لئے سو روکھاں نہ بھیگا ارسود زکھا و بگانز اسکو سو روکھاں پڑھیا او کیا کیا
من بخارہ هذالحدیث من حسان المصائبیم رواۃ ابو هریرۃ و قد بیان فیه ان الناس لیا تعلیم نہ مان یکثر
ین کل کا بخواری حدیث مصالح کی حسن مدحیون میں سے ہر الجھرہ کی روایت تکریم سینہ میان ہر کر رگن پر ایسا وقت آؤ یا جسمیں سو روکی کشتہ ہو دی
فیہ الریبو ولا یبْقی فیه همْنَمْ احْدًا لَا يَا كَلَهُ قَانُ لَهُ يَا كَلَهُ يَصِیبُهُ مِنْ عَبَارَةٍ او بخارہ و البخاری رفع من الماء
اسوقت انبین سے کوئی سوچ کھائے نہیں زر بھیکا اگر صفات زکھا و بگانز اسکو سو روکھاں بھاپہیں بونچیگی اور سخادر وہ ہر جو بیان میں — سے
عند غلیانہ كالدھان والماء لا یغله الا بالذرا رالتي لو قدرتْهُ والریبو لکونه يوم الیوم اذ زار العفل منه دلکع
بیش کھائے بوسکو درین ک خلال اسما اکرا درین کو بین اگر کہ جو اسکے تدریس کا لی جادو — جوش نہیں آتا اور سو روکھاں تکریم جو بگانز بھا کھانے والریبو لاخ اس سے
اکله یخیج صنه بخار ناسہ ان بینی العفل الیه وکن الغبار اذا رتفع پیشتری في الحق فیصلیب کل من کان دلکع
جو شر کیا اور اسیں بھجوائے تھا، اس مناسبت کر سکی طرفت بخار کو لتبی دی اور لیسمی غبار اٹکر زدیج آسمان سکریں لہن کیلئے لاما ہر جو زدیک ہوں ہر دلکع

منه فعل هذا يكون معنى الحديث على ما ذكره التورى شتى ان الربو يكلد تعاطيه فينتقل عبده العامل من يد الى
ائمه مراتق سفن مدشيش كسفاجين بيان ترپتى كوهين كسر د كالبين دين بست بحصيل جار بجا بهرب ايك هاتس دوسه سين گپا نون شغل هر
يد فيختلط با موال لناس فما كلونه من غير تضليل فيه فالایلهم احمد من انت له وشكره وان سلم من تناوله
تم لوگون کے ماں میں بجا و بجا پھر بس اسکو تامار بے ارادہ کھادنے گے بچ کوئی بھائی کے گناہ اور طرز سے سلامت نہ بیکا اگرچہ هر دین دین سے سلامت رہے
و تعاطیہ و سبب لک شیوخ الجهل عدم العلم با حکام البیع والثیر اذ قلما يوجد من نجاح ما اخرين النبی عليه السلام
آخر کا سبب ہر جالت کا بھیتا اور بیچ اور خرا کے احکام کی علمی برائی کے کا یسا شخص بہت کم تملقا ہو کر حدیث کے معنی بتاوی
و عملیہ هند الملل دین یا کل الربو و هو لا يعلم انه رب فیکون الشات القصیدة فی امر دینه فان من يبغی ویشتدری میں غدر
اور اس پر عمل کرے پھر تو ودیکیا کر دیندار آدمی بے خبر سود کھارا ہوا رہیں جاننا کرے سود ہر سو وہ اسلیے گنہ گار ہزما ہر کر دین کے باب میں تقدیر کی یا کس شخص سائل
ان یتعلم احکام البیع والثیر یا کل الربو شاء ام ابی و کھدا کان عمر طوف السوق و پیرب التجار بالدرۃ و لیقول ابیع فی
اور احکام بیچ اور شکار سکھی کے ہر دو نکات کے لئے لکھا رہا کہ اس کی عرض بازار میں پورا سودا گردان کو کوڑے مارتے اور کتے
سوچنا من میتفقه فی الدین و لا یا کل الربو شاء ام ابی فعل هذا یجعیل المؤمن ان یتعلم الحکام البیع والثیر حتی یکن
ہمارے بازار میں شخص سائل فیچی میجان تباہ سودا زکیا کرے نہیں قوہہ بیکا و بیکا
له الاحترام عن الربو لان الربو حرام حرمہ اللہ تعالیٰ کیا و شدح الامر فیہ بآیات صریحہ تسلیمہ تعالیٰ الالذین
سودے نج سکر بیک سود حرام، ہر سود کو اسد تعالیٰ نے ابی کتاب میں حرام کر کی ایات میں نہ کیا ہو نہیں سے ایک ہے آیت ہے جو لوگ
یا کھونَ الرَّبُّ وَ الْأَقْوَمُونَ لَا كَمَّا يَقُولُمُ الْذِي يَتَكَبَّطُهُ الشَّيْطَنُ لِمَنِ الْمَسِّ فَإِنَّهُ تَعَالَى قَدْ خَبَرَنِي هذِ الْأَيَّامِ الَّذِينَ
کھاتے ہیں دن ایسیکے قیامت کو مگر جس طرح احتیا ہے بس کھود سے جس نے پیٹ کر بیک الله تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہو کر جو لوگ
و اکلون الربو لا یفهومون من قبواهم اذا عثروا الا کفیام المصروع من المخون الذي یکون فیهم بسید الکلیم الربو فیکون
اسود کھاتے ہیں دن فیروزیں سوچنکا رحلو یگو دا سرکلیں اگرچہ مگر ما رہوا شریں سے جو ائمہ اور سود کھانے سے پیدا ہوگی پھر
قیامیم و سقوطیم کا المصروع لکن لا اختلال عقو لهم بل لان الله تعالیٰ یربی فی بطوہنہم ما اکلوہ من الربو
کا کھانہ اور گرمازگ، دا لے کا سا بیو بیکا پڑیے نہیں کہ ایک عقل میں فتوہ سو وے بلکہ اسواستہ کا سر تعالیٰ انکو پیٹ میں مود کرے درش کرے کا
فتسلیم یصیرون کمحالن یتومون تارۃ ویستقطون اخیری و هذل العقوبة شملہم يوم القيمة یعفرون بما عند
ظالمیم کے لاسے حاد کی طرح کبھی اپنے اور تجھی کریں گے اور یہی عذاب قیامت کے دن انکو اسکم میرے گا کہیں ہی سے اپنی محشر کو معلوم ہو جاؤ یعنی
اہل الحشر فان کل حد من اهل الموقن یعرف انہم اکله الربو وقد روی انه علیه السلام قال میلہ اسکے الیتی
یعنی کہ پھر ایں پر مدنیین بھو جاو کا کرے بیاج خوریں آور روایت ہر کر نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سوراج کی شب کو میں ایک قوم برپا نہیا
و ما بیطونهم کالیتی فیها لحیات و عقارب تری من ظاهر بیونهم فقلت یا جبیر بن من هو لا افقا الکله الربو فعل هذا
کہ ایک پیٹ نتھ فراخ نہیے تھیے کھو اسکے اندر سب سانپ اور پھر با برس نظر لئے ہیں فرمایا جبیر بن من لوگ ہیں جواب دیا بیاج خور اس زمانے کے موافق
یعنی ملک پیجران یتعلم من العلم مقدار ما یحتاج اليه فی تقاریه لایسلام من کل الربوفان الربو من اکھاڑو هو فی اللغة
تا ہر کو لازم ہر کو لازم سائل میکی سمجھت کے اندر حاجت پڑیں پے خزر سیکھو لے تاکہ سود کھانے سے بچے کیوں نہ سود لئیا کبھی و گناہ ہو اور سود اصل لغت میں
مطلق الفضل و فی الشریعہ فضل خالع عوض شرط فی احد البدالین وهو نو عان ربو الفضل و ربو
ملکیز بارٹ کو کھو دیں اور اس طلاق شرعی میں دہ زیارت جس کا بدل احمد البدالیں ہیں شرط ہو اور سود کی دو قسمیں کہیں مزیدات کا
النوعیۃ آمارات بفضل فشرطہ ان یکون العومنا ان من حنسی و احنی ان یکون ام جبیل المکمل والملحق و المکمل
اور ایک سود اور اس طلاق کا توزیع میں تو یہ شرط چکر دو نون یعنی ایک جنس کے ہر دو نون جنس تکمیل ہے ہوں با جنس سود دن سے اور پر شرط کہ دو نون

ماید خلخت المعيار الشرعی هو الکیل فی المکیلات والوزن فی الموزونات ویعد حنفی بالعقد فعل هذ افضل
ایسے ہوں کہ مقدار شرعی کے تسلیے داخل ہوں کروہ کیلات زن کیل ہجہ اور موزونات میں وزن ہجہ اور ان روتوں کو قدر کئے ہیں اب اس بیان کے موافق زیادت
قفری شعیر علی قفسہ بربکیوں ربو لعدم کونہما من جنس و الحد و فضل مذکور علی صدر و علی فضل افرائی
وہ بہار جز کے اکیپ پاپہ گیوں پر سودہن و بھاکیون کیونکہ دلوٹن اکی جنس نہیں ہیں آور زیادت گز کی گز پر جیسے زیادت دو گز کی پرے کی
شروع علی ذراع منه و فضل معدل و فضل بیضتین علی بیضته لا یکون ربو لعدم کونہما من جنس الکیل
اکی گز کی پرے کی زیادت سودہن کی اکی اندھے پر سودہنیں ہر کیونکہ دلوٹن نہ جنس مکیل ہیں
اوالموزون و فضل حفنتی حنطة علی حفنة منه لا یکون ربو لعدم دخولهم تحت المعيار الشرعی لان
اور ز جنس سوزدن اور زیادت دوستی گیوں کی اکی ممکنی گیوں پر سودہنیں ہے اسلیے کہ دلوٹن قدر شرعی کے تسلیے داخل نہیں ہیں اس واسطے
المعترض تقدیر المکیلات فی الشیع نصف الصاع لاما دونه و فضل کری بروکر کی شعیر علی کری بروکر
کہ شرع میں تقدیر المکیلات میں جمع عتبر اڑھاص صاع ہے اس سرکتی نہیں اور زیادت دو چار گیوں اور دو پانچ گیوں اور کیا زیادت اور اکی پانچ
شعیر لا یکون ربو لان الا اول دان کان فاصلہ اعلیٰ الثان الا انه غیر خال عن العوض بغير الحبس لحل
جو کے سورتین ہے اسلیے کہ اول اگر دوسرے بڑھتی ہو لیکن یہ سے غال نہیں ہے سبب لکھا دینے اکی جنس کے بڑھ طلاق مبنی کے
الحبس فان الحبس اذا قابل بالجنس مقابل كل جزء من أحد هما بكل جزء من الآخر فالراجح في أحد هما فضل
کیونکہ جب اکی جنس کے ساتھ مقابل ہوئی تو ہر ہر جز اکی کا دوسرا کہ ہر جز کا مقابل ہوئا ہو بھر اکی جنس میں زیادت ہوئی تو
ذلك الفضل او يأعلى عالكه فلصيانته اموال الناس عن التوى او جب المشاريع فيها الماشرلة بالعقد و اذا قابل
تو ہر زیادت اکی سے مفت جانی ہر سو لوگ کمال الفضل ہونے سے بجانہ کو شارع نے اسمین مائت قدر کو واجب کر دی ہے اور جب اکی جنس فلاف
الحبس بغير الجنس لا يتصور مقابلة جزء بجزء حتى يتحقق التوى لان التوى إنما يتحقق عند مقابلة الجنس
جنس کے مقابلے میوڑے تو بچھر مقابلہ جزء کا جزء سے مقصوہ نہیں تاکہ مفت جانہ اب ہر جو اسلیے کہ مفت جانا جب ہی ثابت ہو تما ہر کہ جنس کا مقابلہ
بالجنس مع وجود الفضل في أحد هما وأما ربو النسخة فشرطہ ان یکون الحبس والقدر متحداً في المعصين
جنس سے ہو اور اکی بڑھتی ہو اور ریا سود اور حارکہ شوائیں پشتہ ہے کہ وزن عوض میں جنس یا قدر اکی ہی ہو رے
لان عله الربو عند العلماء الخنفية الکیل مع الجنس والوزن من الجنس فذا وجد الوصفان ای جنس دل المعنی
اسلیے کہ علمت سودک علماء الخنفية کے نزدیکی کیل مع البنی نے یا وزن مع الحبس ہے پر جب دلوٹن وصف نہیں جنسی کے ساتھ یہ تو من
المضبوطیہ من الکیل والوزن یحرم الفضل والنساء لوجود العلة المحترمة لهما و اذا عدم مکمل الفضل
تو ہر کہ جنس میں موجود ہوں تو زیادت اور ادھار دلوٹن حرام ہوتے ہیں اسلیے کہ علت دلوٹن کی حرام کرنے والی موجود ہر ادھار جب پر دلوٹن وصف نہیں تو زیادت اور
النساء لعدم العلة المحترمة لهما و اذا وجد احد هما و عدم الامر يحول الفضل في حرم النساء لان جز العلة
او مطابق اس نظر علال ہیں کیونکہ علات دلوٹن کی حرام کرنے والی نہیں ہو اور جب اکی وصف میوڑا اور رساشو تو زیادت علال ہر ادھار حرام سیکھ لکھا کہ
اگر کان لا يوجد الحكم لكنه يورث الشبهاته وهي في باب الربو ملحقة بالحقيقة وان كانت ادنى منه فألا بد من
حکم کہ کہ جنسیں کر سکتا ہے کہ کسیدا اسکے تھا اور سوکر بابین شیخی حقیقت نے ساتھ شمار ہوا ہے اگر پر شبهی حقیقت سے کم رہی ہے پس
اعتبار الظرفین فی النساء احدا لم بلین معدوم و بیع المعدوم لا يجوز فی صدر هذا المعنی مر جحال تلك
اعتبار دلوٹن طرف کا ضرور ہے سو ادھار میں احمد ابی بیمن معدوم میوڈا ہو اور بیع معدوم کی حالت نہیں ہر کہ جنسی بات پشتہ کو قوی کر دیتی ہے
الشبهة و غير النساء هذ الشبهة لا تبرلكونها ادھار فی الحقيقة والحاصل ان حرمة الفضل بوجو الوصفین
او رسیدون اور حارکہ اس غیر کا کبیم اعتبار شیخی ہے کہ بنکہ شبهی حقیقت کے ساتھے بے حقیقت پشتہ ہر لکھل یہ ہر کہ حرمت زیادت کی دلوٹن وصف کے ہوئے

وحرمة النساء بوجود احدهما اماماً للعناد والجنس فعله هذا الزر ببيان ما كان من جنسه اعذ ما لم يكن من جنسه احمد
اور حديث اصحاب كلام وصفت به ما قدر هو يا جنس موافق لازم هوا بيان كلما اتيت اكيد جنسك او حرمها اكيد مثيله منهن
فالعناد جنس العذر ان اختلفت الوانه واسمه اوه وكنما الزنديقة لا يجوز بيع جضرها بالبعض الا متساوياً وكنما
سر الگورب اكيد جنس هن اگر جسم انكى زنگ او زنام جرس همون اور کايسے ہي موئيز بنا تک کہ اكيد فتم کی بیع دوسرا فتم کے جائز نہیں گر بر بر ایسا ہی
شار المخل کلہا جس ف احادیث ان اختلفت انواعہما حتى لا يجوز بيع بعضها بالبعض الا متساوياً وكنما اکل نوع من
چور بارے تمام اکر جنس هن اگر جسم انكى تین مختلف هن ریا تک کہ اکمیا فتم کی بیع دوسرا فتم سے سوائے برابر کے جائز نہیں اور کايسے ہي بچل ہر اکيد
الشجر کا الکثری وغیرہ جنس ف احد لا يجوز بيع نوع منه بفوعه الا متساوياً وكنما البقر والجوامد مشحنة حبر حمد
درست کا میسے امر و درغیرہ اکيد ہی جنس هن اکيد فتم کی بیع دوسرا سے کمتر بوصتی جائز نہیں اور کايسے ہي کہ اندھیں کی منبع اکيد کا
لا يجوز بيع لحم احدهما بالآخر الا متساوياً وكنما الابل عرباًها وبخاًها جلس ف احد لا يجوز بيع لحم احدهما بالآخر الا متساوياً
درست در حکم دوزیارہ بینا ما مر نہیں اور کايسے ہي اونٹ عرب ہو یا بھنی اکید جنس هن اکيد کا کوشت دوسرا کوشت سے کوون یادو بینا جائز نہیں ہے
وكنما اللغم صانها ومعرضاً جنس احد لا يجوز بيع لحم احدهما بالآخر الا متساوياً وكنما البقرو الغنم والباينا الحناء
اور کايسے ہي کریمین ہیں بھیر اور بکری اکيد جنس هن اکيد کا کوشت دوسرا کوشت سے کم وزن دیجنا جائز نہیں اور اونٹ اور بکری کا گزت او اکلاد وزن
محتنفة وكنما الیته والمعجم ستحم المطعن بجناس مختلفہ وكنما الحدیدة الرصاص النحاس الصفر لجناس مختلفہ حصہ
مختلف جنسیں هن اور کايسے ہي جی چکتی اور کوشت اور پیٹ کی جمل مختلف جنسیں هن اور ایسے جی لو ہا اور تابا اور کا اسے مختلف جنسیں هن ریا تک
یکو بیع بعض هنلا الاجناس بعض الاخر متساوياً ومتفاصل الا لستہ لوجود احد جزئ العلة وهو الوزن
کچھ اکید کی اینیج سے دوسرا پیش سے برابر برابر اور کستی بوصتی دو وزن طرح جائز اکو حارثین جائز اسی کے کان بین علت کا اکید بوجوہ بینوزن
في جميعها والاصل فيه قوله عليه السلام الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والسعید بالسعید و
اور اصل سینہ حدیث ہے سونا بپاسنے کے اور جانمی بپاسنے کے اور گینڈ بپاسنے کے اور جو بیس جو کے اور
الہم والتر والملح بالملح مثل ابید بیل فمن زاد واستزاد فقد ادبه بالاحذف المعطی سواء و هو خذ شتم وتلقاه
بیس و ایس بیس بیس کے بابر بر بر تیز اس کا دی اس باختم سیارہ دیا اور زیادہ بیا بیش ک سودا یا لینے والا اور دینے والا دو زن بابر بر بر صوبہ شیرہ
بالقبول اتفقاً على ان الحكم ليس من صدور اعلى هذه الاشياء المستهبة بالنصر معلوم علتہ عند الحنفیۃ فی الذهب
اسکو علاقوں کر کر سپر تفق ہو جن کو علم اخیر چون اشیاء حصر نہیں ہر یکہ پرض علوی ہے اور اسکی علیت علماء حنفیہ کے نزدیک سوت
والفضة الوزن مع الجنس فیتعذر علی کل وزن کا الحدیل نخوا و فی لا رجعة الباقیۃ الکیل مع الجنس فیتعذر
اصل چاندی میں وزن بعض اکید جنس ہے سو اسکا اثر اکید موزون میں پہنچتا ہر جیسے لو ہا وغیرہ اور باتی کے چاروں ہن کیل سیع جنس ہے اسکا اثر
الکیل مکیل كالجنس فیخوا لان المراد بالمثل المذکور في الحديث الکیل في المکیلات والوزن فی الموزونات مکمل
ہر کیل ہن پہنچتا ہر جیسے جو نا وغیرہ اسی کے مراد لفظ مثل سے جو حدیث میں آیا ہے کیلات میں کیل اور موزونات میں وزن ہر چنان
فیرواية اخرى وزنابوزن وکیلا بکیل مكان قوله مثل ابیل فروی لحدیث بروایتین بالتصب الرفع اما النصب
اکید اور روایتین وزن بوزن وکیلا بکیل آیا ہمیشہ وزن اور کیل ہن بابر بجا سے مثل ابیل کے اور اس حدیث کی روایت میں زیر اور پیش زیر کا ممکن
ذنقد رک بیعوا الذهب بالذهب فیكون الكلام ما امر اذا الرفع فقد رک بیبع الذهب فیكون الكلام
قدر کلام کی یہ نسبت سونے کو سونے سے تو ہے امر ہوا اور را پیش اس صورت میں لفظ کلام یہ ہے بچا جاؤے سونا سونے سے اب یہ
خبر او خبر الرسول امر فلم اکان الامر لال وجوب مع کون الديع مبلحا صرف الوجوب لی حماية المأذلة و الامر لاما
خبر ہوئی اور خبر رسول کی بھائے ارکے ہوئی ہے اور جنکا امر و خبر کے لیے ہوئا ہم اور بیع اصل میں راجح ہر تاس و جب کو رعایت مماثلت پر لگا دیا اور مراد حاصل ہے

المحاثة في لقد لا في الوصف لماري عن عبادة بن الصامت انه عليه الصلوة والسلام قال جيدها
قد كل محدث هر دعوه من محدثات نين هر كيز نك عباده بن الصامت سے روایت ہر کریمہ علیہ السلام نے فرما ائمہ عدم
وردي ما سوا و کلام الرسول یفسر بعضہ بعض افکار و حرفہ النص من الشارع انه یباع بالکيل کا البر والشعیر
او راقص پر بیرون او کینہ مدد و سری حدیث کی تفسیر کیا کہ ای ایکی جیزین شارع کی طرف سے پنص آئی ہر کم کیل سے سچی جاودہ جیسے گیون اور بچ
والمر والملح فھو کیل ابداؤ ان ترك الناس فيه الكيل و كل ما ورد فيه النص من الشارع انه یباع بالور کا ذہب
و الغضۃ شھو وزن ابداؤ ان ترك الناس فيه الوزن وكل ما لم يرد فيه النص من الشارع انه یباع بالکيل
او رچاندی سودہ سہ پڑے کو وزنی ہر اگرچہ کامی اسین وزن کرنا چھوڑ دین او جیس جیزین شارع کی طرف سے بچ نہیں ہے
او الوزن فھو محمول على عرف الناس عاداً لهم فَوَبِيعُ الْخَنْطَةُ بِجَنْسِهِ مَمْتَسَاوِيَةً فِي الْوَزْنِ أَوْ بِيعَ الْذَهَبِ
يا وزن سے تو اسکو لوگوں کے سامنے اور عمارت پر تیاس کر لیجے پھر اگر گیوں گیوں سے وزن میں برابر کر کر
جیسے متساویاً فی الکیل لایجوں تو هر الفضل علی ما ہو المعیار الشرعی شے کل و احد نہ کا و هو الکیل فی الخنطہ والوزن
بیجا جادے تو جائز نہیں ہر اسلیے کہ شاید سب اس علی میں جو دونوں کے باب میں مفتر ہر کی زیادتی ہو اور وہ کیل ہر کیوں میں اور وزن سے
فی الذہب و کذا الوبیع الخنطہ بجنسمہ او الذہب بجنسمہ حجازۃ لا یجواز المدحیف العاذرات القدر فی الخنطہ
سے میں اور ایسے گیوں کو کیوں نہیں کیا سے کو سونے سے انکل سے چیزیں تو جائز نہیں ہے اگر باع او شتری کو مقدار گیوں
والذهب و ان كانت فی الواقع الخنطہ متساوية بجنسمہ فی الکیل والذهب متساویاً بجنسمہ فی الوزن
اور سونے کی معلوم نہ ہو اگرچہ واقع میں گیوں سے کیل میں اور سونا سونے سے وزن میں برابر ہی جو
لان العلم بالتساوی وقت العقد شرط لصحیۃ العقد حتی لو تایعاً الخنطہ والذهب بالذهب بجازۃ و تقاضاً
اس سے کہ بر ایمن کا معلوم ہر اوقت عقد کر داشتے صحی عقد کے شرط ہر یہاں کہ اگر دونوں نے گیوں گیوں سے اور سونا سونے سے انکل کر رہا ہے اور تعینہ بھی کر رہا
شرعاً التساوی بکیل الخنطہ و وزن الذهب ينقلب العقد جائز فعلى هذالا يكون معنی الحديث اذا بیع شیع من الموزون
پھر گیوں کیل کرنے سے اور سونا ترنے سے معلوم ہوا کہ بر ایمن تو عقد صحی نہیں ہو جاویداً اس بیان کے موافق حدیث کے معنی میں اگر کوئی شروز نی
او المکیلات بجنسمہ یجباً فی وزن ابوزن و کیلاً بکیل فان بیع متفاصلانہ یکون حراماً لانه علیہ الصلوة
یا کیل کیس سے زیادہ جاودے لے کر زیادہ ہو اور اگر کم وزن دیں تو درام ہے اس سے کہ بھی علیہ الصلوة
والسلام انجیزی هذالا حدیث ان من اعطی الزیادۃ او اخذها فانہ یہ مخل في الربو و المعنوط والأخذ
والسلام نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ جتنے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سب سود ہے اور دینے والا اور ملینے والا
سواء فی الاخت و اللعن الذي جاء في حدیث رواجا براته علیه الصلوة والسلام لعن اکل الربو و ممکلة
گناہ اور لعنت میں دلوں برا بیوین جو کہ جابر کی حدیث میں دار و ترک بھی علیہ الصلوة والسلام نے سور کھانے والے پر اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے
وَكَذَابِيَّاً بِمَا يَعْلَمُ لَكُمْ مَعْتَبِرٌ فِي الظُّرُوفِ كَمْ يَجْرِي فِي الْبَلْيَنْ فِي جَلْسِ الْعَقْدِ لَا تَقْاْبِضُهُ مَا فِي حَتْنِي لَوْ
او ر ایسی ہی واجب ہو کہ انتہا ہے تھہ ہو لیکن سوائے حرف کے جن اثنا میں سود بہوت ترک ہر ائمہ میں کتابت نہ دی جیسے گیوں ہے ایسکے لئے انکا لگ
باع خنطہ بخنطہ بعینہ او هرقا قبل القبض بجواہ البیع لان المراح من قوله علیہ الصلوة والسلام یا لبید عینا بعین
گیوں ہوئے گیوں کوستین کر رکھ کر بچوہ دلوں قفسے کیا رجھ کر ہو گئے تو جائز اس علیہ کاظفیہ ایسی جو حدیث میں سے مراد ہے ایسین گیوں ہوئے دلوں میں گیوں
بدلیل انت عبادہ بن الصامت والا هکذا عیناً بعین بخلاف الصرف فانہ نوع من الیسیم یکون کل واحد من ضمیم
اس دلیل سے کہ عبادہ بن الصامت میں روایت کرنے میں کہ عیناً بعین بخلاف صرف سکھیون کے اس نام کی بیع ہر کامیں دلوں عین

جنس الاثمان وهي النقود فإذا بيع منها الجنس بحسبه كما اذا بيع الذهب بالذهب والفضة بالفضة
جنس ثمن سرمه بين ييني نفرو اسرين اگر ایک منہ کو اپنی جنس سے بھیں جیسے سونا سونے سے یا چاندی چاندی سے
شرط التساوى في الوزن والمقابض قبل الافتراق بالابدان فإذا بيع منها الجنس غير جنسه كما اذا بيع الذهب
تو وزن میں پر اپنہ شرط ہو افراق جسمانی کی طبقے بعضی شرط ہو اور اگر ایک جنس و سری جنس سے بھیں جیسے سونا
بالفضة والفضة بالذهب کاشرط التساوى في الوزن بل بحسب التفاصيل والمحارف لكن يتشرط المقابض قبل
چاندی سے یا چاندی سونے سے تو وزن میں پر اپنہ شرط نہیں بل بل بحسب التفاصيل والمحارف لكن يتشرط المقابض قبل
الافتراق بالابدان هوله عليه الصلة والسلام الفضة بالفضة هاء و هاء وفي حدث المخانه عليه الصلة
افراق جسماني سے پہلے شرط ہو اسے اشادبی عليه السلام کے چاندی بعض چاندی کے اوپر اسے اور ایک روایت میں یہ کہ عذر اصلیۃ
والسلام قال للذهب بالورق هاء و هاء وهو بالمد و قسم الہمزة صوت يعني خذ امر ادبه المقابض قبل الافتراق
والسلام نے فرمایا لئے ابھیں چاندی کے اوپر اسے اور پر اور ہمزة کے زبردست آواز ہر جمعیتی مادہ اس سے حراو ہر دو نو کا قبضہ جسمانی افراق سے
بالابدان لان المعنی ان كل احد من المتعاقدين ليقول لصاحبها في تقاضان قبل الافتراق بالابدان وان
پسند کیونکہ معنی ہے میں کہ ابھی ارشتریں ہر ایک دوسرے سے کہے لے تاکہ دو نو کا قبضہ افراق میں پڑے اور اگر

کا نایمشیان معاف جمہہ واحدۃ حتی لو مستشار فرسخنا ثم تقابضًا قبل الافتراق يصح لقول لا يعنی رضى الله عنه
و در دلو ایکہ مرت کو ہمراہ چلے جاتے ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی سمجھا کہ بھر جا کر بھر جسہ کرن افراق سے پہلے تو درست ہر کیونکہ ابھیں اسی عذر کا قول سے
وان و شب من سلطنه فيثبت معه ولیس المراد من هذا الكلام الا مر بالوثبة المهدکة بل المواد منه المبالغة فنزل
اور اگر وہ چیت پر سے کو دپڑے تو یہ بھی اسکے ساتھ کو دپڑے اسکے مامہ کو دپڑے بلکہ مدار سیاذهب کے فیض سے پہلے ساتھ ہرگز
الافتراق قبل القبض لا يتشرط وجو العوضیان فیملکہما وقت العقد حتى لو باع احد هما من الاخر دینار ا
نمیں جو ہم کے بھی اور نہ ایک پاس دینار ہر اور نہ دس ریس بیس دریم ہر جمیں پھر دلو نے اپنا اپنا وین واجب الادا ایک دینار اور دوسرے نے دریم تو فہیں پیدا
و دفعہ الى صاحبہ قبل الافتراق يجُوْقَعَ هذا یکون من الربو ما یفعله کیونکہ من الناس في هذا الزمان
افراق سے پہلے ادا کرو یا نوجائز ہر آس بیان کے موافق جو اکثر لوگ اس زمانے میں عمل کرتے ہیں بس سو دینار دافل ہو

وهو ان احدهم يذهب الى واحد من اهل السوق فيعطيه دینار او قرشا فيقول له اعطني به دراهم فيعطيه
بعنی ایک شخص بازار میں دکان دار بیس چار ایک دینار با فرش اسکو دیکھ کر کہتا ہے اسکے مجموع دینار دیہے بھر وہ اسکو
بعض امن الداہم او لا يعطيه شيئاً بالقول له ليس عندي دراهم فات بعد ساعة فاعطيه دراهم فيعني
کبھی تو تھوڑے سے دراہم دیدیتا ہو اور بعضی فتح کبھی جیسیں تباہلاں سمجھتا ہو دراہم میرے اس نہیں میں کبھی کوئی بھر کر دیہے یہ آجنا اسکا سے دراہم حوالہ کر دیا
من یغیر قبض جمیع الداہم وهذا باطل اخذ فالریث لوجو الافتراق قبل القبض لا واحده الصور و على تقدیر
پھر وہ دراہم یوں بخیز جیسا جانا ہو سب باطل سو دینار دافل ہر کیونکہ افراق قبضہ سے پہلے جو صرف میں واجب ہو یہ بوجانا ہو اور بالفرض تمام دراہم بر
قبض الداہم کلما قبل الافتراق يقبضها بالعدد لا بالوزن وهو وان کان جائز افالدینار لعدم وجود الوزن عند الافتراق
قبل الافتراق تبصہ بھی کر نہیں تکنکر قبضہ کرنے ہیں وزن کر کر نہیں کرتے ایسا تبصہ اگرچہ دینار میں جائز ہر کیونکہ جس سب جائز ہو تو وزن دا بھب میں
الجنسو لكن لا يجُو في المفترض لوجود الوزن عند تجاد الجنس حتى يعلم التساوى في الوزن والظاهران المفترض
ہو تاکہ قریش میں جائز نہیں ہر ایسیے کہ جب جنس منحد ہر دو کہ تو وزن و ابیت ناہز تاکہ بوری وزن میں حلوم ہرجاہے اور ظاهرہ ہر کہ قریش

اکل و زنادن الداہم المعدّة فیکون بیلو و طریق لخلاص من الریو اذا بیع ملادن الفضة الکثیر بالفتنہ
در ایام محمد و دسے وزن مین زیاده جو تا ہر سو و ہی سو روپیا اور جیل سو روپیا نہ کچھ کیا کہ وزن پڑھتی چاہدی سبیں تو یہ سبے
القلیله ان یجعل فی اقلمہ ماوز ناشی من خلاف الجش میاہ قیمة اذلوام یکن له قیمة تخفف نہ من التراقب یعنی البیع
کروزن مین سخوار چاہدی کے ساتھ کچھ اور صیغہ قیمت داغلات میس ملادن اسیے کہ اگر بے قیمت سخوار کی بیسے اکی مٹھی مٹھی ترویج جائز نہیں
و اقلع لیکون قیمتہ مشروطہ بیواز البیع فلس ثم قیمة اخلاف ان کانت مثل قیمة الزیادہ بیجوز البیع ولا یکسے
اور کم سے کم قیمت دار غیر جوین بیع درست ہو جاوے پس ایو سخوار قیمت اس شر مخالفت کی برائی اور عصر کے بڑھنی چاہدی کہ ہر تو بلا راست بیع جائز ہے
وان کانت شیشا قلیلا بیوز البیع لکن یکرم کذا روی عن محمد فقیلہ کیفت تجدہ فی علمک قال مثل الجبل ولو
اور گزوہ سخوار ہو و سے ترویج جائز ہے پر مکروہ امام شافعی یہی روایت ہر کسی نہ ائمہ پوچھا مختارے دلیلین کیسی معلوم ہوئی سے کہ ابی اسماہ اور ایک
بعثۃ جل الصیدق فی عمر الرسول دینار لم یصرف له لا یصھ لوجوب لمقابض قبل الافتراق بالا بدان قبض الرسول و نسلیمہ
کس شخص نے صراف کے پاس رسوا کے ہاتھ دنیار بھیجا تا کہ بھنا لاوے تو جائز نہیں ہر کیوں تک قبضہ افتراق جمانی سے پہلے و اعیب ہو اور رسول کے تبض او نسلیمہ
کچھ اعتراف نہیں ہے ایک یون لازم ہر کر اسکو کیل کر دے اسیے کہ کیل مول کی جگہ ہوتا ہر اسکا درایا سب سنتوں کا قبضہ افتراق جمانی سے پہلے
با البدان ولا یجوز الصرف فی نشن الصرف قبل قبضہ فان من باع دینار العشرۃ دراہم لم یقیض الداہم بیل
ہو جاوے اور بیع صرف میں قبضہ سے پہلے نہیں انتصفت جائز نہیں ہے میک اگر کیونے اکی دینار و نیل را ہم پر ایکی تجھے نہیں کیا کہ راجحہ
استدی بہاؤ شہب آیھہ البیع فی الموثب لفووات القبض الواحی بالعقد حقاً نہ تعالیٰ العقیاس کان یقتضی جوازہ
اکی تھاں مول لیلیا تو کپڑے کی بیع فاسدہ ہر کیوں کہ قبضہ چلیبی عقد کر حق ایضا و اعیب ہو اتنا قوت ہو گیا اور قیاس جاتا ہو کر جائز ہو و سے
لان الداہم والد نایر لاستیعان فیصرف العقل لای مطلقاً و آنما لم یجز لان الصرف بیع ولا بد فیه من مبیع ولیس
اسیے کہ در ایام اوہ دنایر متعین نہیں ہو لای تری عقدہ علیق میش کی طرف لکھا رے آہ جائز اسوا سلطنتیں کو نہ بیع کا ہو نہ رکھی
فیہ سوی لہتین و لیس احدہما اولی بکونہ مبیعاً من الاحترف بیع کل دامت میہ امبیعاً من وجہ و نعمداً من
اسیں بجز دلیل نہیں کیوں ہوتا اور اکی کو دوسرے پر کچھ قبضت نہیں ہو جو بیع بخیلی ای جاہے اب تا پھر ہر کی اکی وجہ دیتی جو
وجه و ان کا نامہتین خلقہ والہمن فی باب الصرف مبیع هن وجہ و بیع المبیع قبل لاعبض کی بیجو ولدیں من مزودہ
ہو گرچہ حقیقی بیع اصل میں دو لیکن نہیں اور کش باب صرف میں اکی وجہ بیع ہوتا ہر ادیب کی بیع تجھے سے سب سے جائز نہیں ترا اور بیع سب سے یہ ضرور
کونہ مبیعاً ان یکون متعیناً فان المسلم فیہ لدیس بتعین مع کونہ مبیعاً فی المسلم تیرنا اللہ تعالیٰ علام موافقاً
نہیں کیوں کہ متعدد ہو جاوے کیوں کہ سلم میں مسلم فیہ بیع بھئے کی جیز بیع ہو کر متعدد نہیں ہوں
الکی تحریر اعمال و اوقاف رنجی و قاتم دیکھ

لرضائیه الحج اسول رابع والسبعون فی بيان حقيقة السالم احكامه و غيرها من ا نوع

آس کر کرے چھتریں جاہس حقيقة بیع سلکے بیان میں اسکے اور اقسام

العقو قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ای اس لفظ فی شی فلیسلفت فیکیل معلوم وزن معلوم الی
عقدر کے رسول سمل ای اس لفظ فی شی فلیسلفت فیکیل معلوم هر اور وزن معلوم هر

اجل معاومہ هذی الحدیث من صحاح المصاہیہ و ابا ابن عباس معم ذکر سببہ و هو انه علیه الصلة والسلام
اور مدت معلوم ہو یہ حدیث مصالیح کی صحیح حدیثون میں ہر ابن عباس کی روایت سے اسکے ساتھ سببہ بھی بیان کیا ہو ہے ہر کہ بنی علیہ الصلة والسلام
قدہ المدینۃ و ہم دیسلفون فی الشارع السنۃ والسنۃ والثلثاء یعطون الہمن فی الحال و دیشورون الشمار
مرتبہ میں اشارة لائے تو وہاں کے لوگ بزرد خشت میں بھی کیا کرتے تھے اکی سال کا و دوسال کی و تین سال کی بھی شی بیجو و میل اکی لای زندہ کا خرد

الى سنة او اكمل فقال النبي ص عليه وسلم من اسلف في شيء فليس له كيل معلوم وزن معلوم اما
يتبين تب نبي سلطان عليه وسلم نعم يا جو شخص بدهني کسی شخص کرے تو چاہیے کہ بہت کیل معلوم اور وزن معلوم میں
اجمل معلوم مفاته عليه الصلاة والسلام ام همان یہ یعنی اقدار الکیل بالکیل قد الموزن بالوزن اذا اشتاد
مت معلوم تک کر دیں پس نبی علی السلام اسے انکو فرمایا کہ کیل کی مقدار کیل سے کھول لیا کریں اور وزن کی مقدار وزن سے کھول لیا کریں جب
ستیاً منہا بطریق السلف وهو بفتحتین وان كان له معنیان احدھما الفرض والاخر السلام الا
ان دو وزن میں سے کسی چیز میں بدہنی بہتی اور سلف کے معنے دو وزن زبر سے آگزوہین ایکی قرض اور دوسرا بیج سلم پر
ان امراء بہ همہ اسلام الذی هو نوع من البیع ویکون المبیع فیہ دینا علی البائع ویکی المبیع مسلمانیہ
یا ان مراد سلمی ہے کہ وہ اکیب مستم کی بیع اور اسیں بیع بایع کے ذمہ بردیں ہو اکرتا ہے اور بیع کو مسلم فیہ کہتے ہیں
والبائع مسلمانیہ والبائع راس المال والمشتری رب اسلام ویجوز فی کل ما یعلم قدرہ ووصفہ کا المکلام
اور بیع کو مسلم ایہ اور نشن کو راس المال اور مشتری کو رب اسلام آور سہ کیل غیرین میکی مقدار اور وصف معلوم میں کیل
والمورونات والمذروعات والمعدودات المتقاربة الکیل لا تتفاوت احادها تفاوتا فاحشاتا کا جوہ والبیضان
او زنی اور گز اور گنتی کے جو ایک می ہوں اور اسے احادیث فرق ظاہر نہ تا ہو جیسے جوز اور زنہ کے کیونکر

الکبیر والصغر منہا سوا لاصطلاح الناس علی اهلا التفاوت فیہما اذ لا یعلم جوز بفلس و آخر بفلسین و
اہنین پڑا اور جیوٹا برابر ہوتا ہے اسیے کہ اس تفاوت کے جیوٹے پر بکر متفق ہیں یہ نہیں کہ ایک جوز ایک جیسے کوئے اور دو سروپیے کو
کذلک البیض بخلاف البیض والرمان فان احادھما متفاوتۃ تفاوتا فاحشاتا و تفاوت احادھما فی المآلیۃ
ایسے ہی اندھے برخلاف خرپڑہ اور انمار کے بیشک اسے احادیث ظاہر فرق ہوتا ہو
آخر اسے اعاد کی ما بیت مختلف ہونے سے

یعرف کوہ ما من العدی متفاوت لامن العدی متفاوب لاما نصابق معرفتہا تفاوت احادھما فی المآلیۃ
مسلم سوہا کر کے عددی متفاوت ہیں عددی متفاوب نہیں ہیں کیونکہ ایکی پیچان کا یہی قاعده ہو کہ اسکے احادیث میں الگ الگ ہوں
وہذا ہو المروی عن ابی یوسف ویؤیدہ ماروی عن ابی حذیفة ان اسلام لا یجوز فی بیضا لبعامة لتفاوت احادھما
یہ تغیر امام ابوالیف سے روایت ہو اور اسکی تائید ہے جو کہ روایت امام ابوحنیفہ سے ہو کہ بعد مشریع کی امداد میں جائز نہیں ہو اسکے احادیث میں
فی المآلیۃ ثم انه فی المعدودات المتقاربة کما یجوز عدہ آیجوز کیلاً لان المعتدار یعرف بالعد تارة وبالکیل اخرى
محض میتوان کہ جو شخص سلم معدودات متفاوب میں جیسے کہنی کر جائز ہو اسیے کہ مقدار کبھی کنٹی سے معلوم ہوئی تو اور کبھی کیل سے
ولا یجوز فی کل ما لا یعلم قدرہ ووصفہ کا الحیوانات والطرا فھا ولحومها وجلودها وکذلک لا یجوز فیہما لا وجود من
اور سہ کیل مقدار اور وصف معلوم نہ تا ہو اسیں سلم جائز نہیں ہو جیسے حیوانات اور اسکے اطراف اور گوشت اور جیب اسکی تھیں

حین العقد لحلول لا جمل بان يقطع عند العقد لا عند حلول لا جمل وفيما يبينه او حدا لا نقطاع ان لا يوجد
عقد کو تأثیر نہیں کر کے موجود نہیں ہے یا عقد کو وقت سنبونا بدلت گذر نہیں پر بات نہ رہے یا ان دو وزن کر کے باز میں جائز نہ ہو
فی السوق الذي یباع فیہ ولا عیدہ بوجودہ فی البيوت لعدم امكان تخصیله بالاكتساب ویتکمہ الصیبۃ کل
شکر کیتی ہوئی اور بکھر و نہیں اگر ہو وے تو اسکا اعتماد رہیں ہی کیونکہ ممکن نہیں کہ کسی وسیلہ سے پیدا کر رہا سلم کے حالہ کر دے اور اسے بی
لا یجوز فی طعام فریۃ بعضہا و تمہا تخلیہ بعضہا لا لاحتمال لا نقطاع بعوض لا فہمی فی لقدرہ قدرہ على التسلیم لکن
کسی خاص کا لائق نہیں اور کسی خاص درخت کی پہل میں جائز نہیں ہو شاید کہ وہ کسی آفت سے فنا ہو جاوے پھر کہا نہیں سے سکیا آور ایسی
لا یجوز عکیال جمل بعدینہ او ذراع رجل بعیدته اذ الح یعلم مقدارہ لام الدستیمہ تعلخ فیہ تیتمہ لیتھ عملہ لیتھ عذک
الک شخص خاص کے بیان سے باکسی شخص کے عزیز سے جائز نہیں ہو کیونکہ اس صورت میں تسلیم کو دیر لیے گئی سو اس بدلت میں شاید کہ وہ بیان

لنهى النبي عليه الصلوة والسلام عن بيع الطعام حتى يجري فيه صداعٌ هوناً سلبيٌّ في كربلا فلم يحل الاجل دفع
كيونك نهى عليه الصلوة والسلام نے غلٰ کے پیشے سے منع کیا ہے جبکہ اسین دو بار ہواز مباری نہ وہ اور اگر کسی کیون کے پیشے میں سلم کی جب مت گز رئی
الى المسلم اليه غرائز و امارة ان يكيل المسلم فيه فيما أوكل وهو عائب لم يكن في الغرائز من جنس المسلم فيه شئ الكون
تو ائمه مسلم ایہ کر گوں یا بخیکر رے کر کماز سلم نہ یعنی بیع اسین ناپ دنما سلم ایہ اسکے پیشے کیل کر کر بجڑے اسی احوال یہ تھا کہ ان گوں میں سلم فیہ کی صبر کا کوئی شین تھا
قىناء حتى لو هلك يهلاك من جل المسلم اليه لان اصره لم يصادف ملکه تكون حقه في الدين لا في العين دلصید المسم
تیری ادا نوکا یا ناٹک کا اکثر اعانت ہو جو باورن تو مسلم ایہ کا مل دلت ہو کا اسیے کہ اسکا امر اسکی لکھے مصلح نہیں ہو کیونکہ اسکا حق تو ابھی دین میں ہو جیں میں نہیں ہو اور مشتریون ہوں ہوں کیوں
اليه كانه استعار العزا و جعل ملکه فيها و لوا جتم الدین والعين بان اسلم رجل خ كر بر فلم أحال لأجل
الله شے بخیکر عاریت الک کر بنا مال اسیہ بچڑو ہو اور اگر قوت اور بیعت جو جو باورن اس جو کسی شخص نے پیش کیوں یعنی بیع سلم کی جب مت عام ہوئی
استری من المسلم اليه كرا اخر معيناً و دهن اليه غرائز يجعل نیہا الک العین الكل دین فانه اجع العین
تو اسلم ز سلم ایہ الجیاد کیا خرید اور کسیوں کیوں جل کے خرید اور کسیوں سلم فیہ بچڑو یہے اپ سلم ایہ نہ اگر کوں خرید جال کے
فيها اوكل دلصید المشتری قابضها جيغا اما العين فلصحیه امرتیه لمصادفته ملکه لانه ملکه بالشرع فیکون
اسین پیٹے بچڑو یہے تو مشتری ایتھے رب اسرار دو نون کا قابض اکیب دم سے ہو گیا عین کا تو اسیے کہ اسکا حکم درستہ کہ اسکی المکین واقع ہو اور کیونکہ فرمید کہ ملکه تو کا ہو
 فعل لاما مو کفعل الامر و اما الدين فلان قصاله ملکه برضاه وبالاتصال بالملك بالرضي يتبت القتضى آرجعل
اپنے مکار بجاوز عمر کے ہر آور سایدین یعنی مسلم فیا ایتھے اپنے مکار نے اسکی اور رضامنی کے ساتھ ملک میں مجاز ترقیتہ ناہیت ہو جائیں ہر آندر افر
الدين فيها اوكل دلصید المشتری قابض الشئ منها اما الدين فلعد صحیه امراة فيه لعدم مصادفته ملکه لانه
سلم ایہ نہ مسلم فیہ کو پیٹے بچڑو یا تو مشتری ایتھے رب اسرار دو نون کا قابض نہیں ہو بلکہ دین فیکون سلم فیہ کا اسیے کہ اسین اسکا کمادت نہیں ہو کیونکہ اسکی لکھنے پیش نہیں کیے کہ ملکه
في الدين لانه عین هذل عین فيكون الداوم بجعله في ملک نفسه فلایکون فعله كفعل الامر
دین نہیں کہ نہیں نہیں اگر اور یہ عین ہے اب امور یعنی مسلم ایہ نہ جو کیوں گوں میں بچڑیے ہیں تو اپنی ملک میں لقرن کیا ہو سوا کا کیا ائمۃ اکرم کیتھی نہیں ہے
واما العين فلانه خلطہ بدلکه قبل للتلیم و هو استہلال عند اوجنیفہ فلینفسیخ المیع و هر نہانواع اخیر المیع
اور ما عین سوا ایتھے رابع نے تلیم سے پہلے اپنی ملک میں ملے ہیں اور یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بلاک کر دینا ہو سوچ فتح ہو جاویں اور میان اکب اور سرم کوچ ج
یہی استصلع اوہوان یقول سجل الصالغ اصنعم لی من عالک شيئاً صورتہ کذا و قد رک کذا بکذا درہما بلا ذکر
اسکو استصلع کئے ہیں وہ یہ تھا کہ اکب سنتھن کارگر سے کہ یہی یہ اپنے مال میں سے نہالی چینہ اس صورت کو نہادے مت کا کپڑہ ذکر نہیں کیا
اجل معلوم فان كان ذلك الشئ مما جرى فيه التعامل كالخفف والطشت في المقدمة و نحوها يضر سخنان
پھر اگر وہ ایسی اخیر بنوائے جسمین لگوں کا عمل در آمد و اچ پڑ رہا ہو جیسے موزہ اور لکن اور تقدیر وغیرہ
للراجح الثابت بالمعامل من من النبي عليه السلام الى يومنا هذا ويكون بيعاً لاعنة حرج بغير الصالح على
کیونکہ دن کے سبب بنی علیہ السلام کے عمد سے آج تک اجماع جلا آتا ہر اور یہ بیع ہی ہوتی تھی و عده نہیں ہو یا ناٹک کر کاگرے پر نہانہ کیلے زور کیا جاویکا
تحصیله لا يرجح الامر عنه ولو كان عدلاً لكان للأمر الوجوع ولم يكن على الصانع الجبر والمبیع هو العین لا يلحته لوحظ بهما
اور سالی دیئے والا اچھر سین سکتا اگر و مددہ ہی ہوتا تو سائی والا بھر جا سکتا اور کارگر پر زور نہ ملتا اور بیع وہ سر یعنی موزہ وغیرہ ہوتی ہے عمل نہیں ہوتا یا مان کئے آرہ
صنعہ قبل لعقل او صنعہ غيره بیکری ولو كان لمبیع عمله لما صرھ ولا یتعین المبیع للأمر بلا اختیاره حتى یصح للصل
عقة سے پہنچ کا بنا ہوا یا اور کارگر کے ائمۃ کا دیویس تو جیسا کہ تو کیونکہ جاڑ ہوتا اور بیع پسند کیے بغیر امر کی نہیں ہو جانی یا ناٹک کر کاگرے کو اختیار ہو
بیعہ قبل وئیه الامر ولو تعین له لما صرھ بیعہ ولا امر الخیار عند الرویۃ لانه استری الصریۃ فیکون له خمار
کہ امر کے وکیفیت سے سلیمانی یا تو ترجیح الاصداقت اگر اسکی ہو جانی تو زیادہ ہرگز طنز میں اور سالی رواز کر دیکھنے پر افتخار کر لیا جائے اسیہ کی وجہ کی وجہ خوبی اور سو اسکو خیار

الروية وان لم يكن ذلك الشئ مهاجرى فيه التعامل كالثابت بمحوها لا يصح الا اذا ذكر فيه اجل معلوم وبذل
روت فاصل ابراهيم وشوالىبي نبين ان جسمين لو كان كاعل دراج او دراج هوجيسے کپڑا او غيرة لتوجا زن نہیں وجتنک کر آئیں ہے تھیں ہے اور ساتون شریین سلم کی
شرط السلم تھیں عمل یصح بطریق السلم لابطريق الا مستصنعاً تھے لما كان احمد عن السلف لفقر من نسب
بيان ہوں سواب بطور صحیح سلم کے جائز ہوگی بطور استصناع کے نہیں چھپ رہنکہ اکی معنی سلف کے وضن کے حکم رہمان اسکا بھی ہمان مناسب معلوم ہوا
بيانہ ہے ما وان لم یکن مراد ابھے لان الشرع قد اذن فیه واجم علامہ علی جوازه وہ وہ ملقطیہ علیک مزالماں
اکچھ مراد نہیں ہر کیونکہ شرع نے ایسیں اجازت دی ہے کے جواز بر است کا اجماع ہر آور قرض یہ ہو کر لے اپنا مال خیر کو دیوے تاکہ وہ اسکو
لستقتصاد و بھی فکل کیلے و ورنی وعدجی متقارب کیفیت اکامات متفاوتا کالحیو والثوب والخشب قلاصل فیه ان
کھرا کرتے اور قرض ہر کم کیلی اور نہ اور عددی متقارب یعنی جائز ہے عددی متضاوت میں جائز ہے اور لکڑی اور قاعدہ کٹلیہ ہے ہر
کل ما کان من ذوات الامثال یکون عند الاستخلاف مضبوتا بالمثل لا بالقيمة يحيى استقرارنه وكل مالمیکن
کر جو سخن دو ذات الامثال سے ہو اور بلکہ ہونے پر اسکا صنان بالمثل ہوتا ہو صنان بالقيمة نہیں ہوتا لہ اسکا قرض یعنی جائز ہر آور جو شعر
من ذوات الامثال ولا یکون عند الاستخلاف مضبوتا بالمثل بل بالقيمة لا يحيى استقرارنه حتى لو استقرض
ذوات الامثال سے نہیں ہو اور بلکہ ہونے پر صنان بالمثل نہیں آسا بلکہ صنان بالقيمة آتا ہر لاؤ اسکا قرض میں یعنی جائز ہر آور کسی شخص نے
رجل من اخر عبد و حیوان اخر فقضی پیدائیتہ بضمین قیمتہ لان فرض حیوان فاسد فالقرض الفاسد یغیل
دوسرے سر نلام اور حیوان اور حاریک را بقدر اسکی قیمت کا صنان ہوگا اسوائے کہ حیوان کا قرض یعنی فاسد ہو اور قرض فاسد مبنی کے بعد
الملک بالقبض و یکون عند الاستخلاف مضبوتا بالقيمة كالبیع الفاسد ومن دفع الى غيره ملا و قال
ملک میں آجا ہو اور بلکہ ہونے پر اسکی قیمت ذمہ پر آجائی ہے جیسے بع فاسد میں آور الگسی نے دوسرے کو مال دے کر کہا
خذ هذا المال واصرفه الى حوا بحقك یکون ذلك المال قرض الاهبة لان هذا العول وان كان
یمال لے اور اپنے کاروبار میں لگائے تو یہ مال قرض ہو ویکا ہے نہیں ہو ویکا اسلیے کہ اس قول میں اگر چہ
یحتملہما الان الثابت به لا یکون هبة بل یکون قرض الکونہ ادن اھما ولود فرم الیہ تبادقال له الکنس بہ
ذلوں فرا و ہو سکتے ہیں پر اس سے ہے بالخصوص ثابت نہیں ہوتا بلکہ قرض ثابت ہوتا ایک کیونکہ قرض ذلوں میں کثرہ اور اکر کپڑا ایک کارہ اس کو اسکا
لا یکون قرض الکون قرض الثوب فاسد ایل یکون هبة لتصحیح التصرفه ومن اخذ من القصاب لحماء و لم
تو قرض نہیں ہو گا کیونکہ کپڑا اور حار فاسد ہر بلکہ ہے ہو ویکا تاکہ اسکا تصرف درست رہے آور اکر کسی نے قصائی سے گوشہ لیا اور یہ
یذکر لدہ قرض اوسرا یکون قرضنا فاسد ایلکہ بالقبض ولا يحل له اكله و ذکر في المتنقی ان اللحم
کما کہ اور حار لتسا ہوں یا مول تو بر قرض فاسد ہو گا قبضی کے بعد مالک ہو جاویکا اور کھانا حللا نہ ہو ویکا اور متنقی میں مذکور ہے کہ گوشہ کا
یحوز استقرارنه وزن اعنة اصحابنا و ذلك لانه علی ما ذكر في نواس بن رسدة عن حمز مثلی بضمین بالمثل
قرض یعنی اذن اسما بکر زد کب جائز ہے اسلیے کہ گوشہ سوافق بیان لزادہ ابن رستم کے امام محمد سے مشی ہے اسکا صنان بالمثل ہے
و ذکر في الجامع الكبير انه يضمن بالقيمة وقال لا يجيء بی لی هذا احتمول على ما اذا القطع عن ایدی الناس
اور جامع کبیر میں ذکر ہے کہ گوشہ کا صنان بالقيمة آتا ہو اور بسیجا بی ایک کہتا ہے کہ اس مورتی میں ہے کہ لوگون کے قابو میں نہ رہے
و فی شرح الطیل اوی ان کل موزون مثل دهد ایقتضی ان یکون اللحم مثليا و گذا یقتضی ان یکون العنب و
اور شرح طیل میں ہے کہ وزنی چیزیں بے مثلی ہیں اس سے لازم آتا ہو کہ گوشہ مثلی ہو دے آور ایسے ہی لازم آتا ہے کہ انگور اور
الغزل مثلیا یحوز استقرارنى الكاغذ عده لانه عدی مستقارب من التلف حبس غیره یضمین فیمته لان
سوت مثلی ہو دے اور اک حار کرنا کاغذ کا انکار جائز ہے اسلیے کہ عددی مستقارب سب سر اور اکر کسی بیکانہ شیرہ خزا تلف کر دیا تو قیمت دیوے کیا اسلیے

الدقيق بجوز و زنار و کیلا اور کنایہ استقرار انصار الخبر و زنا و عذر اعذل محمد و سعید ابو یوسف بی بجوز و زنار اعادہ اعلیٰ
آئے کا وزن ۱۵ کیلو گرام کر جائز ہے اور سیبی اور حاریسا روٹی کا وزن سو گرام کر جائز ہے اس کی وجہ پر اس کی وجہ پر اس کی وجہ پر
الغتوی ولو استقر ض جماعہ من جل درهم امروہ ان ید فھما ال واحد نہم و دفعہ ما اللہ سیلہ اولی طلب منه
فتوا۔ ہذا اور اکیم جماعت نے ملکا کبی شخص سے کلام ترمیں انکرا اور بیان کیا کہ تمدن کو فلا فی شخص کو دینا اور اسے اسکے حوالے تھے ایسا اسکو اختیار نہیں

الاحصته فقط والتوکل بقیض القرض صیحہ کما اذا قال رجل اخر اقتضنی کذاد هاشم وكل جلا بقیض نصیح
کر اس نہ لائے سوئے اسکے حصہ کر مطلب کرے اور وکالت و اسنطاق بقیضہ قرض کے دست ہر جیسے کوئی شخص کسی سے کے حوالے نہ دیتے فتنی یہ تو بچ کر کی کو اسکے بقیہ کے یہ وکیل کر دی تو بچ ہے
و لا يصح التوکل بالاستقرار حتى لا يثبت الملك للموكل فيما استعرض له لأنه تقول في الصرف في ملوك العبد
اگر قرض نکلو از من وکیل نہ پاس صحیح ہیں جن مانگ کرو وہ جو قرض اسکے لئے نکلو ایسا کام اسیمن موکل کی ملک بثابت نہیں اسوا اس طے کر غیر کی ملکیت میں اصرفت کا حوالہ کرنا ہے

فلا يجوب بخلاف الرسالة فما هنا صحيحٌ له اذ ليس في ما تقويه من المصرف في ملك الغير لكون الرسول سفير محض لا له يقول الرسالة
وإنما في شرطين يجوز رجوعه إلى رسالتها صحيحٌ لكنه يجوز في شرطٍ آخر كـ ما ذكرناه أعلاه من نصين يرجو إلصاقه كـ ما ذكرناه في فلان في
الملك فلان وليست قصر صنف كـ ما ذكرناه في شرطٍ يثبت الملك للرسول فالتوكيه بالقراضن صحيحٌ لأنها تقويه من المصرف
غيره باس يرجوا انتبه درجات صحاحه سے فرض مانعها هر اب ملك صحيحٌ وانما ذكرناه في شرطٍ يرجو إلصاقه كـ ما ذكرناه في فلان

ملك نفسہ و من کان لعی اخر خطيۃ و باعمر مامنہ بکھر الماجل لا یجتو لانہ بیع الدین بالدین وقد نبھی عنہ اسکے ہوا لکرتا ہوا اور اگر کسی کے گہون دو شرکے ذمہ آتی ہو ان اور وہ اسکے باعتراف ایک مرتب پر تھیجہ الوت جائز ہنسن یہ کیونکہ یہ بیع دین کی درین سے ہوا اور اس سے بیشک البنی علیہ السلام و طریق الجوازان یشتہری ہے مامنہ تو باویقبضہ ثم یلیمعہ منه بکھر الماجل فہذا بنی علیہ السلام نے منت کیا ہوا اور حیا جوازان کا یونہز کہ اُس سے ابوحنیفہ گہون کے کیڑا اخزید کر قضاۓ کے سچھروہ کہ کھٹا اسکے باعتراف ہے منہ زیر کوت ترمذی حدیۃ المأوف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَاتُ الْمُؤْمِنِ
كَلِمَاتُ الْمُؤْمِنِ

شیطان بآلکبیر ایجخون اد ائداویشلر یامنہ بدراهم الی الجل و هو فاسد کاچھو تھم یعنی ان یعلم
یکم ماں کا ناگناہ ہوتا ادا نہیں کر سکتے اور اسکو مرتیز یا دار امر کر جزید لیتا ہے یہ بیع فاسد ہے حارثہ نہیں ہو آمر مادر بختی کی مات ہے

ان کل دین حال ذا الجله صاحبہ یصید ذلک الدین مؤھلاً و یکون تاجیملہ کازماً الفرض فان تاجیملہ
چند دن طالعت میوڑے اگر ایک اس سعیہ درت نکھنے اور سعیہ لٹھنے دوئے رئے جائے تو اسی میں میوڑے
کے کام کی اس سعیہ درت کے کام کی اس سعیہ درت کے کام کی اس سعیہ درت کے کام کی اس سعیہ درت

لَا يَكُونُ لَازِمًا بِإِيمانِ الْمُؤْمِنِ مَعْتَدِيَّا لِلْمُقْرَضِ إِذَا مَرَضَ وَلَا يَكُونُ لَازِمًا بِإِيمانِ الْمُؤْمِنِ مَعْتَدِيَّا لِلْمُقْرَضِ إِذَا مَرَضَ

کو صرف احسان ہے احسان میں کسی کا کچھ زور نہیں ہے جس سے عاریت میں اور آخر کو اذلاء کا ہو جاتا ہے اور اس اعتبار سے ایسے مدت دکت نہیں ہو سو سکتے

بعض الداہم بالکل اھم لستہ وہور بُو وَهَذَا هَذَا ضَرَارٌ لَا يَجُوَّقُ الْفَرْضُ وَأَنَّا جَوَّظَنَّا إِبْدَائِهِ لَكُنْ بِلَا
کرَبَّنَجْ وَبِهِمْ کی دو تھیں سو دہڑا ہر آور اس سے لازم آنا ہے کہ قرض جائز ہیں شہروں مبارکہ صرفت ہے لیکن اسے کے بے لیکن
لزوم الاجل فیہ وَلَا ارْبَلَ لَکُونَ الْاجْلُ لَازْمًا فِيهِ فَطَرْقِيَهُ انْ يَحِيلَ الْمُتَقْرَضُ عَلَى حِلْبَدِيَنَهُ عَلَيْهِ قَبْرِيَنَ
اسیں مدت لازم نہیں ہے اور کہاں میں تکی ضرورت پر تو یون کر رکھے قرضار قرضواہ کو کسی اور پر حوالہ کر دے
المقرض خ لک الرجل مدد معلومہ فَعِنْتَدِلْ رَبِّکُونَ الْاجْلُ لَازْمًا حَتَّى لَا يَكُونَ لِلْمُقْرَضِنَارِ بِطَانَجَدَ لَكَ الرَّجُلُ قَبْرِيَنَ
اب رخواہ اسکے لئے مدت میں مذکور دے اب مدت لازم ہے جا رہی ہے یہاں تک کہ فرمخواہ کر انتیار نہیں ہے کہ اس شخص سے اتفاق ملتے

تلاک المدة المحسنة لبيان السبعون في بيان السؤال الحرام والوعيد
سلیمان کے بیچھے فرنگی مکتب سوال حرام کے بیان میں اور
امیر اسین کیا وغیرہ ہے اور

فِي أَىٰ مَوْضِعٍ يَجُولُ رَّبَّكُلْ سَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرَالِ لِجَلِيَّتِ النَّاسِ تَتَّبِعُهُ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میش سوال کرنا رہتا ہے آخر قیامت کو آپ نے
کس موقع پر جائیز ہے
لذیں وجوہ مُرْعَة لحم هذالحدیث من صحاح المصایبیم رواۃ ابن حوقیل المزعہ بضم الميم سکون الزاء المحتمة بالعين
امیں چہرے پر گوشت نہیں ہوگا یہ حدیث صالح کی صحیح حدیثون بن سید ابن عمر کی روایت سو اور مزدیں کے پیش اور زاد نقطہ اور کے سکون اور عین
المهابة قطعہ لحیم الاراد بعد مکلوں اليقہ و فوجہ التائل مایل لحقہ و فوجہ الآخرۃ من الفضائحہ والهوان لان السؤال
بے نقطہ کو غیر کوئی نہیں ہے اسکو اگر دن سال کے نہیں پر گوشت نہ ہو تو سے ہو اگر کوئی آخرت بن وہ نہایت فضیحت اور خوار ہے کل اسیہ کے سوال اصل میں
حرام فی الاصل کا یلح الا عند الضرورة و آنماکان الاصل فیه الحرمہ لآنہ لا ینفك عن عذر کا امور محظمة

حرام ہے اور بیوں ضرورت کی مبالغہ ہے اور سوال اصل میں حرام اسوائی ہے کہ سوال پہلو کی حرام اتو نکے نہیں ہو سکتا
الأول طفوار الشکوی من الله تعالى فکما ان العبد الملوک اذا استل یکون سؤاله شنیعاً علامہ فضل الله

اول یہ کہ اس تعالیٰ کی خلکیت خاہم کرنی سو جیسے خلام مسکوں اگر بیکس مانگتے کے تراہ کا مانگنا سولی پر دشوار گزناہ اب ہے ہی
سؤال العبد یکون شنیعاً علامہ تعالیٰ و هذا یقتضی ان یحیم السُّوْلُ لَا يَحِلُّ لَا عند الضرورۃ کا الاجمل المیتۃ الاعتد

بندے کا سوال اس کو جواب لٹاہے اس سے لازم آنا ہے کہ سوال حرام ہے اور بلا ضرورت بھی طالع ہے مہدویتیجھے مذاکھنا بالضرورت محلل نہیں ہے
الضرورۃ والثانی اذکار لفیضہ لغیل الله تعالیٰ لدیں للمؤمنان یذل نفسہ لغیل الله تعالیٰ بل الوجه علیہ لذل نفسہ

او رکنے سے اپنے نہیں ہے اس کو زور کے ساتھ خواہ کرنا اور دوسروں کو نہیں چاہئے کہ اسے بغیر اس کے ساتھ ذمیل کرے بلکہ واجب یہ ہے کہ اونچی جان کو خدا کے ساتھ خواہ کرے
للہ تعالیٰ ذفیہ عزہ و شرفہ نی لدنیا و فی الآخرۃ و الثالث ایذاء المسئول غالیاہ اند رہ جمالا یسمع نفسہ بالبذل و

کیوں کہ اسیں نیا اور آخر کیز نہیں اور شرافت ہے اور تبرک سوں کو اکثر حال میں ستانا ایلیہ کہ بیسے اوقات دینو کر دل نہیں جاہش اور
یسخیم از دلیے بالمعنی صورۃ البخل ففی البخل ففی الصراحت و فی المنع ففی الصان حکمہ بکلامہ ہائیصلہ الائمه

جی آتی ہے کہ ذمیل کی صورت بتاہے سو دوسریں تو مال بخیصان ہر اور درینہیں بخت کا لفظان اور دو نیات سے بخیزدہ ہو نامہ اور ایسا اٹھاتا ہے
وَا لَذِلِّ حَرَامٌ كَأَيْحَلٌ لَا عَنْدَ الْمُضْرُورَةِ ثُمَّ أَنَّهُ أَنْهَ بِذَلِّ كَأَيْحَلٌ لَا حَيَاةً وَرَبَاعَ فِي حِرْمَةِ عَلَى الْأَحْذَافِهِ أَذْدَ

او بخیزدہ وینی حرام ہے بللا ضرورت حلال نہیں ہر چہر آرزوہ دیکھا بھی تو شرم کا ماما ہے ایک واسطہ دیکھا سو ایسا بیانیہ و لے پر بھی بنا حرام ہے جب
نیعمت هذه المظنو رات فعمت فولہ علیہ السلام مسئیلة الناس من الوفا و الحسن احل من الفواحش

تو نے یہ خرابیان تجویلیں تو اس حدیث کے معنے بھی تجویل کئے سوال کرنا آر بیوں سے فواحش سے ہر فوادیں سے سکا اسکوں محلل نہیں
غیرہ اور انظر کیت سماها فاحشہ و لاخفاء ان الفاحشہ لامیحرا لامیحرا لامیحرا لامیحرا لامیحرا لامیحرا لامیحرا
و یکیو تو کیسے اسکا نام فاحشر کہا ہے اور اسکا نام فاحشر کہا ہے اس کا فاعلہ بلا ضرورت بھیجا ہے نہیں ہے اور عما کو اسیں اختلاف کر سکا ہے

وقت يدخل سؤال فقال بعضهم من وجده عذرا يومه وعشاء ليلته لا يحل له السؤال وقال بعضهم مقدار
وقت مصالحه فما ذكره في ذلك كتبه بين يديك پاس ایک دن ات کا کہا ام موجود ہو اسکو سوال مصالح نہیں ہر آور بعضے کہے ہیں جو شخص
عذر الکمسیلیں لہ ان لیا لالا اذا استغفی او قاتھ لطبل العلام و قال بعضهم ليس لنا صنع المقادير بل سلوك
کہا سکتا ہو اسکو سوال کرنا نہ چاہیے گردن وقت کر سکا سارا وقت علم کی تکمیل بیش غسل ہو آور بعضے کہے ہیں ہمکار اختری نہیں کہا از را ابیر این بکرا اسکے علم
ذلك بالتوقيف وقد ورد في الحديث انه عليه السلام قال مستغفوا باغتماء الله تعالى قالوا او ما هو يا رسول الله
فضل پرستوت ہر آور بیک مردیت میں آیا ہے کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا غشی پرست اسد کی غثائے صحابہ نے پڑھا وہ کیا ہے پا رسول اللہ
قال غراء يوم وعشاء ليله وفي حديث اخرا نه عليه الصلوة والسلام قال من سئل له خمسون درهما
فرما ایکھانہ اسی کا اور کھانہ اس کا اور ایک اور حدیث میں ہر کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مانگ اور اسکے پاس بچائش درجم
اوعد لیها أمر الذہب فقل سئل لحال لحال وفي لفظ اخرا بعون درها فیهم اختلاف الروايات في التقدیمات يلزم

ما اتنا اور مال سونے کا ہر تو اسکا سوال ماجت کہ مرد ایک روایت میں جو این درجم اسے ہیں اور جب تصریفات کی معاشرین مختلف ہویں تو لازم ہر

ان تحمل على حوال مختلفه فما يحتاج اليه السائل في الحال من طعام يومه وليلته وبلا سریسہ وہ لوگوں کے
کہ مختلفات احوال پر تیاس کھیلوں پھر جس جائز کا سائل فی الحال محتاج ہو وے خلا دن اور رات کے لحاظ کا اور پڑے کے پینے کا اور رہنے کے لئے کہا
فلاثك فيه واما سؤاله للمستقبل فله فيه ثلث درجات آحدہ هما يحتاج اليه عن الدار والثانية ما يكتبه اليه
تو ایک جائزین کہہ شک نہیں ہر آور سوال کر ایک بند کیے اسین سائل میں درجم پرست ہر ایک اس دون اسکا حاجتمند ہو جائے اور درسرا ہر کہ
بعد سبعين يوماً وخمسين يوماً والثالثة ما يحتاج اليه في السنة فتقطم ان من معه ما يكتبه ولعبالله سنة
بعد پانچين سویں یا پانچين ون کے اسکا محتاج ہو وہ تو ایک سال پھر میں محتاج ہو سو ہمکاری قیمتیں ہے کہ جسکے پاس اتنا پکھا ہو کر اسکو اور اسکے عیال کو سال بعزم غایت پر
سوال ہو حرام مکان ذلك غایۃ الغناء فان كان ي يحتاج اليه قبل السنة لكن يقد علی السؤال ذلك الوقت وہ
تو اسکر مانگنا حرم سے کہہ کر ہے بجزیا ہی غنا ہر بھر اگر سال تمام ہونے سر پہلے حاجتمند ہو رہے اسیکن اس وقت حاجت پر یعنی سوال کر کنے ہے اور

يفوت فرصة السؤال لا يحل له السؤال لانه مسْتَغْنَى عن السؤال في الحال ربما لا يعْتَدُ على العذر فيكون قد
فرصت سوال کی باقیت سے نہیں جاتی تو اسکو اس سوال کرنا حال نہیں کیونکہ بالفعل سوال کی حاجت نہیں ہر اور بعضے وقت اٹھ روزیک جیتا نہیں رہتا
سئل لا يكتبه اليه اذ وجد عند ما يكتبه من عذر يومه وليلته وان كان يفوته فرصة السؤال ولا
تو اس صورت میں ناجی سوال کیا اسیلے کہ اسکے پاس اتنے تعلیم صحیح ارشام کے کھانے کو کھایت کرے اور ارایا مال ہر کفر صلت باقیت سے جاتی ہے کہ
یجد من يعطيه ولو اخرت السؤال يباحر له الشول لان البقاء الى لسنة غير بعيد هو بتلخیر السؤال الخوان

اگر سوال پھر جیسا کہیں فودیتے الائمه ملکا قواب سوال کرنا مباح ہر کیونکہ برس بھر جینا کچھ بعد نہیں ہر اور سوال پھر پر کہنے میں خون ہر
یبقی ماضطلعا بجز اعمال الخدیۃ تراحتی المدح التي يكتاح في ما الى السؤال لا يقبل النضبط وهو منوط باجرها وہ وہ
کربادا عاجذنا پارہ جاوے اور مقرر کرنا اس مت کا جسمین حاجت سوال کی پڑھا وے قابل ضبط کے نہیں ہے وہ صرف اسکے قیاس پر جو پر

لنفسه فیستفی قلبہ بیعلیہ ولا یصفع الرحوین الشیطون لانه يعذر الفقر و يأمور بالحساء و السؤال الغباء التي زجت بالجهنم
او جهان کی خوبی پر زنون ہر سو شخص پر دل کرنے کا رہنگار ایک سپریل کرنے کی خوبی ایک دھرم کو دعوه اور دشوار کا لکھا کیا ایک ایک سوال یعنی دفعہ کیلئے مباح ہو ایک

فان من عجز عن الكسب واستدعيه و خاف على نفسه يلائم السؤال لان السؤال نوع الكسب ایماری لانه عليه لصلة
بیشک چیخ نہ کیاں کو تھا رسید ہو کامزی لکھ اور جان کا خون ہر تو اسکو سوال کرنا چاہیے کیونکہ سوال بھی یا کس طرح کل کامزی کیا اسیلے کروایت برکت پر علیہ العلامة

والسلام قال لسؤال آخر الكسب فان ترك السؤال في تلك الحالة حتى وآت یا رثمة لانه الفوضى
والسلام نے فرمایا ہو کس سوال ایسا جاری کی کہاں ہر بھر اگر ایسی عالت میں سوال ہے کیا آخر مرگ کا نگہدار سو کا کیونکہ رہنی جان کو

يجوز دفع الزكوة الى من يملك دون النصا وان كان صحيحاً مكتسباً مع قوله لهم من كان له قوت يومه لا يدخل ابيه غنائم كوز كلامة ديني درست هي جو ما لك پرسی نصاب کاشنا رکب جلا پچکا کھاؤ کما ہو باوجود یہ بھی کہتے ہیں جسکے پاس ایسا درز کا قوت بر و سے لہ السؤال و ذکر فی الحجۃ العدلۃ علی الغلاء والعناء یحیم سوال لغفاء والعناء و یحیم معاشر اسکو سوال کرنا اصلال نہیں ہر اور خانہ بین مذکور ہے کہ صحیح شام کے کھانے کی قدرت صحیح شام کا کھانا ماننا حرام کردیتی ہے تپڑہ مانگ الجبة والكساء وقال لزبیحه وکذا الفقیر القوی یحیم علیہ السؤال وروی ان عمر بن عمیم سائل ایشل بعد کرتا وجایزہ جائز ہے اور زبیحی کتنا ہوا درا بے ہر یہ تے کے فقیر کو سوال کرنا حرام ہر آور روایت ہر کہ عمر بن نے سائل کو بعد مغرب کے مانگتے ہوئے سنا المرب فقال الواحد من مخلصه اعشی الرجل فقام وعشاہ ثم سمعه ثانیا ایشل فقال لخادمه المقابل لک شوائب ایک خام سے کہا شام کی خواراک اس سائل کو دیدے وہ اسجا اور دبی پھر اسکردو بار اسناک تکتا ہر پھر خادم سے کہا ہیں نے مجھے کہا ہیں نہیں اعشی الرجل فقال قد عشیتیه يا امير المؤمنین فنظر عمر فاذ احت ابطه هخلافة حملة خبرزاد قال ذات لست کہ اسکو شام کی خواراک دیے عرض کیا با امیر المؤمنین بن بن نے دیے می پھر عمر کیا رکیا کیہتے ہیں کہ اسکی بغل میں تھیں اور ٹھونسے پھر اسراۓ فرمایا تو پھر اسکل جیسے بسائل بل اذک تاجر تراخذ مخلاتہ ونشر ما فہما بدن یہی ابل لصدقہ وضرب بالد کۃ فلولیم یکن سؤالہ بلکہ نرسوا اکر پھر اسکا تحصیل ایکر جو اسین تحاسب خیرات کر اونٹ کئے آگے بمحیر دیا اور اسکو کوئی یہ نظر برداشی اب اسکو اکرسوال کرنا حرام نہیں تھا اسکو کہیں مارنے اور اسکا تحصیل ایکر اونٹ کئے آگے کیون گواں دتے البتہ اسکا مارنا تادیب کے لیے تھا سوال کی تادیب اور اسکا درجہ اذا كان سؤاله علی خذل وجه الشرع واما اخذ ماله فانه را لا مستغنى عن السؤال وعلم من اعطل وهم کا ناجب سوال برخلاف شہر کرنا ہر تو جائز ہر اور زمانہ اسکے مال کا لیلینا سوائیلے کہ اسکر سوال عنی ویکھا اور جانے اسکو دیا ہر اما اعطائه علی اعتقاد انه محتاج وقر کان کاذبا فاظها ل الحاجة ولم ير خل في ملکه باخذہ مع الملديں محتاج بکھر دیا ہر امریک یہ سائل حاجتندی ظہار کرنے میں جو موٹا تھا سوا اسکی تکمیل میں نہیں تھا بکھر دیا ہر جو ملکے

وسعير ميزة وردة إلى صحابه أذلا يعرف اصحابه باعيانهم فبيع ما لا يملك له فوج صرفه المصا
اور اب اسکنی تیز دشوار ہر کوئی اسکے ماں برداشت کیا جاوے خاص کی معلوم ہر کرنے کے دیکھا بے مال بلا مالک ہو گیا اب اسکو مصالح مسلمین ستر لے زا
المسلمین ج ابل لصدقہ و علقوں لمن مصالح المسلمين خصرفہ الہما فعلم من فعل عمران السائل اذا تجاوز حد
واجب ہے اور صدقة کے اونٹ اور اشکا کھانا مصالح مسلمین سے ہو سوائے آگے دا اللہ یحضرت عمر بن الخطاب اس فعل سے معلوم ہو کہ اسی ارشاد سے حکم اور حکم
الشرع یجتو زجرہ و تأدیبہ واما قوله تعالیٰ اَتَالسَّائِلَ فَلَا تَهْمِرْ فَهُدًا نَّى حَوْلَ السَّائِلِ الْحَاجَةَ فَإِنْ كَانَ
تَرَاسُكُوْرْ حِرَارَہ اور جائز ہر آور حرمہ رہ آیت اور شک بجز شخص
نبوی حاجت سائل کے حق ہے اور جد ملتا ہو اسکو نہ بھر کر
پیش لفاقتہ و حاجتہ و کان سؤالہ علی وجہ الشرع دیکون زجرہ معصیۃ لکونہ یہ ریداً لآخرۃ علی ما قالوا بهم
ذوق اور حاجت کا مارا مانگتے ہو اور اسکا سوال موافق شرع کے ہو یو تو ایسے کارنجر گناہ ہو کیونکہ وہ آخرت کا طالب ہو
موافق قول برادر یوسف علی
ان لسائل پر یہا کا لآخرۃ ایاب حد کو فی قول المعنون شیئاً الی اهليکم و قال ابراهيم بن زاد ہم نعم القوم السؤال عجیل
کریشک سائل آمرت کا طالب ہوتا ہو جو محترم اور دارازے پر اکر کرتا ہے کیا رہتے ہو کچھ اپنے الی کو اور ایامہ بن اوم کتنے بیان کیا خوب لوک ہر نہ کنے وال
زاد فالی الآخرۃ فاذ اکان کذ لذک لا یتبغ ان یرد حکوہ ابل یتبغ ان یعطی لہ شیع قاولو کان فلیلا حیفة ان یکون
ہمارا تو خدا آخربین احتمالیتیہ میں جب حال ہے ہر لوتا اپنے نہیں ہو کر سائل نہیں کچھ دیا جائیں کچھ دیکھو ہر اس اہم وہیں حرف شاید
صادقانی ظہرا الحاجۃ یعنی سائل من یرد ہ حکوہ ما اذ اقد علی اعطائہ شیئاً و ما اذ الہ یقد علی اعطائہ شیئاً
کریں حاجت سچ سائل کریا ہو پھر اسکی خرابی ہے جو حکمہ مسیحہ دیوے اگر کچھ دے سکتا ہو
فمنع لہ از یرد کا بزرد بھیل من القول ولا یزجرہ ولا یغلط لہ القول الا اذا لزمه علیہ فحین علیہ زجرہ و تغیظ القول
تو لامنہ زین تذکر کہ اچھی نہیں بات کہ ر بھیم دے ترجیحہ کریں اور سخت کرنا جائز ہو
علیہ حجۃ الال بعض العلماء اذا سئل فقيہ من انسان شیئا فردہ بزرد بھیل من القول ثم المخ علیہ الفقیر بخوان
چنانچہ بعض علمائے ہرین جب فقیر کسی شخص سے کچھ مانگے پھر وہ اسکو ابھی بات سے ملا دے پھر فقر و میر گرہ گڑائے جاوے تو
یزجرہ و یغلط علیہ القول بان یقول له ما هذالا الحرام خفتا اللہ تعالیٰ ولا وعذ الناس بالحاجہ فان لا حاج
تجبر کر دینا او سخت کرنا جائز کر اس طریقہ کے کیا الحاج ہر خدا سے ڈر اپنے الحاج سے لوگوں کو کریں ستاتا ہو
بیشک الحاج
حمدنوع و کذا السائل لذی اسیئل فی المسجد و یوذی الناس یخطط قابهم لا یتبغ ان یتصدق علیہ کانه اعانته
حمدنوع ہر آدمی سے ہی جو سائل بھی میں ما ملتا ہو اور نماز یوں کو سائکر گردنون پر اچھا ہو تو ایسے کو دینا اچھا میں اسلیے کہ یہ مسجد میں گناہ کی امداد ہو
لہ علی الآخرۃ فی المسجد کما قال قاضیها فی متأواه لا یتبغ ان یتصدق علیه لسائل فی المسجد لجامعة لاذک
چنانچہ قاضیها فی متأواه میں کہ مسجد جامع کے سائل کو خیرات دیجاوے کیوں کریں
اعانته لہ علی اذی الناس ف عن ابی نصر العیاضی اذی قال من اخر جرس رسول من الجامع ارجوان یغفر لہ لہ
ذلیل کے سلسلے کی امداد ہے اور ابی اضرع عیاضی سے روایت ہو کہ کہتا ہے جو شخص سائل کو مسجد جامع سے باہر کر دے مجھ کو اسید ہر کخذ اسکو بخیر رے
با خراجهم من المسجد و عن خلف بن ایوب انه قال لوکنت قاضیا المرافق شهادة من یتصدق علیه السائل
کہ انکو مسجد میں سرکالا ملی اور خلف بن ایوب سے روایت ہو کہ کہتا تھا اگرین تھا ماضی ہوتا تو مسجد کے سائل کو خیرات دینے والے کی گواہی ہوں کہ رہا
فی المسجد و عن ابی بکر بن اسماعیل الله قال هذا فلس فاحد يحتاج الى سبعين و لسانیکون تلك السبعون کفارۃ لاذک
اور ابی بکر بن اسماعیل سے روایت ہو کہ کہتا تھا یہ ایک بیسہ ہر اس اکب پیسی کے واسطہ شری میسے اور جاہین میا کوہ شتر اس کی پیسے کفارۃ
الفلس الواحد عن ابی مطیع البخی اذه قال لا يحل للرجلان يعطي سؤال مساجد لمافیہ من الوعید فاز کان
اور ابی مطیع بخی سے روایت ہو کہ کہتا تھا کہ سید و نکار کے دنیا کسی کو ملال نہیں ہو کہیں کہ اسین و بعد آئی ہے پس اگر

السائل لا يختلط رقاب الناس ولا يرى المصلى وليسئل لأمر لا بد منه ولا يسئل الحفاف فلا يجلس على الشوالي والتعبد
لما عزى عنهم أردو نون پر شعبان اپس اور نہ نماز بون کے سامنے کو پھرنا ہو اور امر ضروری میں سوال کرتا ہو تو کوئی صحت نہیں مانگنے کا اور دینے کا
علیہ لامریان السؤال کا نوا یشلون علی عبده سول الله علیہ الصلوۃ والسلام فی المسجد حجۃ روایات غیر
کبوتر روايت ہو کہ رسول اسرار صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدین میکے مسجد میں مالکا کرتے تھے بیان ٹکردا یہ کہ علیہ نے
تصدق بحامتہ و هو في الرکوع فی الرسوله ای الله تعالیٰ یقوله وَلَيُؤْتُنَ الرِّزْكَ وَهُمْ لَا يَعْوِذُونَ ذَكْرَ فی نصیحتنا
بین رکوع کے اندر اپنی انگوٹھی دیدی ای اور اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکی من مکرنا ہو تو وہ نو رے ہیں اور نما ب الاستاذ میں ہو تو ہر
ان القاضی مسئلہ حنفی التصدیق علی سؤال المسیح الجاجی معم فی وقت الخطبه و قبلها هل یجتو امام لا فقال هما ذا الخطبه
کہ خاصی سے کسیز طال صدقة کا پر بھا سمجھ جانع کے مانگنے والوں پر عین خطبے کے وقت اور خطبے سے پہلے آیا مباشر ہے یا میں قاضی نے جواب دیا ہے تو
ذلایجو التصدیق بحال من الحوال و ان خبیف الہلاک علی السائل لان فی وقت الخطبه لا یجتو الصلوۃ
تصدق اسی حالت میں جائز نہیں ہو اگرچہ سائل مرنے لگے اسی کے خطبے کے وقت نماز بھی جائز نہیں ہو

أو عن غير حاجة ولم ينطهر منه ما يخالف الشرع ينبغي للمؤمن الالتجاه نحو ما أذا قد رعل على انتهازه
يا غني وسر

شیئا لا حتمال ان پکون محتاجاً فلایغلى من چرده حمر و ما اذا قدر على اعطائى شیئا
مشهد و رکتاه از شاید و ده لخناچ بہر بخور محروم رکختا اچه اسین هر اگر کمپ دنبنے کا مشهد و رکختا بہر

وقد حکی عن بعض الاقراء انه صنعت من الموضع فقيل له لم لا تستئل والسؤال حلال
اور کسی نقیر کی حکایت ہے کہ و مارے بھوک کے تاوان سوگیا کہیے کہا تو نہ کیون ہبین لیتا جلو تو اسر حالت ہیں

علیکم الٰن فَقَالَ اخٰفُ أَن أَسْئِلَ النَّاسَ فَيَرْدُولُنِي مَحْرُومًا مَعْ قَرْدٍ تَهْمَمُ عَلَى الاعْطَاءِ فِي سَلَكِهِمْ إِنَّهُ سَوْالٌ كَرِتَاطِلٌ هُوَ أَسْنَرُ كَمَا يُبَكِّوْ بِهِ مُرْبِجَرُ كَمَّ بَيْنِ أَوْجَوْنِ سَمَّا نَانِكُونَ بَهْرَوْهُ مُجَلَّكُوْ باَوْ جَوْزَ سَقْدَوْرَ كَمَّ مُجَدَّمَ رَكْصِينَ اُورَا سَپَّارَكُوْ اسْدَهْتَهَانِيْ بَلَّا كَكْرُوْدَالِ

تعالى اللہ ربیعہ ان بعد این العلماء اذا سئلوا فی مکمل سعیہ کم سبیعہ عن الناس کی جعلہم ذلك لکون ذلائع الکتابیا بالعلم
بکھلک بات ہر کو علا دریں جس کی مجلس میں لوگوں سے کوئی شو علاج پڑیں تو یہ گناہ کو علاج نہیں ہر کیونکہ علم اور علاج سے کوئی ہے

والطاعة سوء سؤال الانفاس او لغدتهم ومن السؤال الذي هو اهداء قليل لا يذكر كثيرة كما يفعل في دعوة العرس
بما يبرهن كابن شير طلب كرين يا غيري واسعه او رايك بـ ذهبت سؤال بـ هر ك فهو تجاهله ويكبر بهت سالينا جنا بخوس

والختان والخاد العذر لاجل النساء اذ قيل فيه نزل قوله تعالى لا يمتنع لست بذكر لكم ينفع از يعلم ايضانه اور رخترن کی دعو تجین ہر تما ہزاد لیلیانا غنم کا داشتی موصول نسل کے کبونکار تو ہیں آیت اس میں بین از لہ ہوندی ہے اور نہ کرا احسان یہ زر از دم کچھ بینیں رکھنا جائی گو کہ نہیں

علی السلام قال الابی بکر والی ذرتو بار لا تستعمل ابدر استئناف و ان سقط سوط اشون کان ابو نکود تو بیان فریاد می کرد که این زکار عند تقویت

سوطه افلاج میکون من الناس لا يقولان للشاك عند همأنا دلو نيه قل لـ هذاعله ان حرمته لسؤال القصر
معین پاچه سوگر پرستا شو اترکر اشخاف کسی پاس کے پیاده پاس نکتے ذرا کوڑا کپڑا دینا آس سے معلوم ہوا کہ سوال کی حرمت خیال سو قصر نہیں از

علی سوال المآل پل تعمم کا استخراج و سوال لنفقة عمن لاحق له فیه خصوصاً ان كان صدیقاً او حمداً للغفار
بگزیر خدمت پیش کو بھی شامل ہے اور سوال لنفقة کو بھی البخش سرکار میں حتی دانہ میں خاص کر گزیر ہے ما نہ ہو یا غیر کا غالباً سر

آماجی نفیہ فیجو اس تھامہ لیقذیبہ و تادیبہ و کذلک بیجو اس تھام محاوکہ ابیر قزو جتہ فیصلہ
یاں اگر اپنا بچہ ہو تو اس کو خدمت یعنی واسطے تدبیب و تادیب کے درست ہر اور ایسے ہی اختر غلام سے اور مزدور سے خدمت یعنی حاءٰ سے اور اغیٰ یا اس سے

المجلس السادس والسبعين في بيان حقوق الماليك على المولى غيرها من حقوق بين مجلس غلاسون وضيوف ملين سري بـ اوروبا

الْحُكَمُ قَالَ سُولَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ طَعَامَهُ وَكَسْتُهُ وَلَا يَكْلُفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطْلَبُ
اوہ حکماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا ہے غلام کے ہر اُس کا کھانا اور بینا اور طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہ دیا جائے

هذا الحديث من صحيح المصيغ رواه أبو هريرة و معاذة بن الجلوث عبد الله الأنصاري وأمية يحيى عليه حفظة القرآن
يحدث صحابي كوفي حدثيون مبنين برواياته كرواية معاذة بن الجلوث التي قيلت في فضائله يحيى خرج بقدر

عایقنه کشود را می تجلیل الیه لیس ان بکفر من العمل الامرا یصلقوه کان الله تعالیٰ لم یکلف عباده الا ما یطیق لغایت فی دین

الكريمة لا يكفي الله فضلاً وسعها وقد وى عن على بن أبي طالب نه عليه السلام قال في خطبة تعييناً للملك
بزرك حين فرماها به الرسول عليهما السلام عقب خوض كونجوايش بحر أوروبا على بن الطايب سرروا به ملكه من فرمهايا امرأة لـ
الله الله فيما ملكت إيمانك فاطمها فهم ما تأكلون والبس لهم مما تلبسو ولا تكلفوهم ولا يطيقوك فان لهم ودهم
ذوقهم دهوكه رواه عليهما السلام لوثريون كثرين ألكوكلا وجنم كما شاء فهو امرأة تحيط بهم امرأة تحيط بهم فهم
وخلق أمثالكم فمن طلبيهم فانا خصمهم يوم القيمة وادله حاكهم وفاحديث آخر انه عليهما السلام قال اخوا
شماري شل بيد امير اين سچر جهان پنظام ریکاتو قیامت کوئن انکا دمتن ہونکا اور اکیم اور حدیث میں ہر کبھی مدلیل اسلام فرمایا تھا بھائی این
جعلهم الله تعالى تحت ایدیکم فمن جعل الله تعالى اخواه موتت یہی فلیقطعہ میا کل ایلیسہ میا یلیسہ لا یکافہ
خدا اکتوحیاے اتحدیت کر دار تو سوا اخوال نے جسکے ہائے یعنی فرمایا تھا بھائی اور وہ ہی پھارے جا پہنچا اور
من العیان یغایبہ فان کلفہ ما یغایبہ فلیعنہ علیہ فانه علیہ اسلام بین في هذا الحديث ان الملوك من العیان و الا ماء
کام اتفی تھیں کہ زدیلے جو اسپر غالب آجاوے اور اگر ایسی ہی تھیف دے تو اسکی مدراکہ تھیک بھی علیہ اسلام فرمایا تھا مملوک ایم
لحوان ملکهم اقا من جمہ کو نہم من بنادم او من جمہ کو نہم مسلیم فہم کان اخواه موتت یہی لا یجیب علیہ
اپنے انکون کے بھائی ہیں با اس محبت سر اس بھی ادم ہیں با اس محبت سے کر مسلمان ہیں سچر جسکے باختتے اسکا بھائی ہو وہ تو اسپر واجہ
یقطعہ میا کل دیلیسہ میا یلیسہ ولا یکافہ من العمل الا ما یتمکن ان یخرج من عمدته و یطیق ان ید و عمریہ
کر اسکو وہی کھانا دیے جا پہ کھاتا ہو اور وہی پھارے جو تم پستا ہو اور اتنا ہی کام کے حکیم وہ بھگتا کے اسہ اسکو بھیت کر ریا کرے
لا علی ما یطیق علیہ یوماً و یومناً او الکرثیر بعزم عنتہ میک ان کلفہ امرا صعب ایجینہ علیہ ولا یجیم علیہ
اس کام نہی کہ اکیم دوون یا کچھ زیارہ کر کر سچر تھک رہ

عملین او الکرثمشلان یا مکہ بالخبر و الجنة والفضل ماروی ان رجل ادخل على سلمان وهو یعنی فقال يا ابا الحسن
دوکہ علی زیادہ اسپر زرداۓ شلا اسکلکم کرے روئی پکا اور سالن پکا اور نہلا کینک روایت ہو کہ اکہ شخص سلمان کے پاس آیا وہ آسما کو نہیتے نہ بڑھتے
ماہذا فقل بعثت الحادم فی شغل فکرہ تا جمع علیہ عملین وقد جاء في الحديث انه عليه اسلام فرمایا
یکیا ہے جواب دیا میں نے علام کو اکیم بھیجا ہو مجھ کو پسند نہیں اکھار اسپر ذکار اسپر ذکار اسکا بھائی علیہ اسلام فرمایا
لا یدخل الجنة سعی الملکة والمراد بیعی الملکه من یسی مملوکه و ذکر فی کتب الفقه ان المولی یجیب علیہ
او مراد بیس ماک سو وہ تھیس ہے کہ اپنے علام کے ساتھ رہا اکیم ام فرقہ کی کتابوں میں نہ کروے کہ علام کا خیجہ بولی کہ ذمہ جبی
نفقہ مملوکہ فان ابی عن الانفاق علیہ فان مکان الملوک قادر علیه الکسب یکسری یتفق علی نفسہ دان یکن
سچر اکرمی اسکے خرچ سے اٹکا کرے تو وہ علام اکر کا سکتا ہے تو کہا کہ اونچی جانہ چھپ کرے او اگر اسکو کانڈی

قادرا علی الکسب یوھ المولی بیعیه ماروی عن ابی ذر رانه علیہ اسلام فقل من لا عمدکه من مکه و کیم فاطمی
طاقت نہیں ہے تو عاصی مولی سے کہ کہ اسکو بیع ذکار کیونکہ ابوذر سے روایت ہو کہ بنی علیہ اسلام فرمایا جو علام بخاری سے موافق ہو تو اسکو ایک طلاق
ماماتکلوں و اکسو همہ ماما تکلوں و من لا یلام عکھو هم فبیعو هم فلا تعذبو اخلاق الله تعالى یعنی ان من کان من
کھلا ہو اور اسی کی پڑے میں سے کہ رہا ہوا اور جو موافق سن اسکو بیع ذکار اسکے بندوں بر عذاب مت کرو
مملوکیکہ موافق الکرب فاحسنوا الیسم ومن لم یکن منہم موافق الکرب فبیعو هم ولا تعذبو هم و ذکر الفقیہ ابواللیث
علام بخاری سے موافق ہو وے لزاسکے ساتھ بھلا کی کرو اور جو بخاری موافق نہیں ہو تو اسکو بیع ذکار کو عذاب مت کرو اور فقیہ ابواللیث
فی التنبیہ عن عطالوین یساران با ذر ضرب وجہ علام له فاستعدی علیہ لاتب علیہ اسلام فرمایا
تبیہ لغافلین میں عطالوین یساران سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر نے اپنے علام کے مئمہ بر مارا سوئی علیہ اسلام فرمایا اسکی فرمایا درسی کی فرمایا مسلمانوں کے مئمہ بر مرتزو

وجوه المسلمين واطعمهم مما تأكلون والبسوهم مما تلبسو فان رأيكم فيديعوهم وروى عن النبي سعوان انصار
اور حمزة كحال اخرين جوائزها كانت ملحوظة اور بمناوجتهم پسته هو بحر الارواح تحدى ساخت دم بازی کریں تو آنکوچیع دالو آدم ابو سعید الصدوق رضی الله عنه
انه قال كنت اضر عذاباً كالشمع من خلف صوت اعلم لا امسعو اله اقدر عليك منك عليه والمقت
کرد وکنت زین کریں اپنے غلام کر ما زات حاسوین نے اپنے ریسے سے آواز سنی سمجھ لایکو ایوسعد الله عجیب پرہب لانا ہو یتسبت یہ کہ اس غلام پر بجز بجز کیا
فاذ اهو رسول الله عليه السلام فقلت هو حرب وجہ الله تعالى فتک علیه السلام لولم تفعل للحقائق
تو رسول اللہ سے اس طبقہ وسلمتے ہیں نے عرض کیا یہ واستطخدا کو آزاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر فرمایا اور تو ہون مکمل نظر اپنے بخت کیا
النار او لستك النار و قى حديث اخر رواة ابن عمر انه عليه الصلاوة والسلام قال ضرب غلاماً بعد
اک پھر ذاتی یا یہ فرمایا بیشک بچکلو اگل لگتی اور اکیا اور حديث میں ہر ابن عمر کی روایت کر کے بنی علی الصلاۃ والسلام زفر مایا ہنسنے پہنے غلام کرنا حق مدعا می
لہ ذاته اول طبعہ فان کفارتہ ان بیعتہ یعنی ان من ضرب غلامہ علی ذنب نیفع له اول طبعہ فان شذ ذلك
یاطا بخیما رات کا کفارہ یہ ہو کہ اسکو آزاد کر دے مراد ہو کہ جسے اپنے غلام کو خطائے برداشتہ اسے نہیں ہوئی یا طبعہ مارا تو اس مارا و بال
الضرب لا يرول لا ياعتقا فه هذ اذا لم يصل عنہ ذنب هذنب فقد خصل النبی علی السلام
برون آزاد کیے نہیں جاتا یہ اس صورت میں ہو کر اس سے خطایا ہو اور اگر اُس نے خطائی ہو تو بیشک بنی علی السلام نے اجازت دی ہے
فی تدبیہ تقدیم ذنبہ فان لعفویہ بالضرب علی وجه التعریف یعنی ان لا یینتم حملة اقل الخد و اقله اربعون
کہ بقدر احتجاج کے ارب بڑیا ملے ہے کیونکہ بطور تعریف کے مارکر سزا دینی سہی ہے کو کم سے کم حد کے مکمل سے کم بیشک
سو طا و هو حمل العبید ولا ماء فی العذف والثرب یعنی ان یکون التعریف عند ابی حنيفة اقل من ذلك
درستے ہیں اور یہ حد غلام اور زنمریین کی ہر کالی دینی اور شراب خواری میں اب سزاوار ہو کر امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعریف اس مقدار سے کہ ہو
بان یکون الکثرہ لستعہ و تلثیون سو طا و اقلہ ثلثۃ و اکتما کان اقلہ ثلثۃ اذ باقل منها لا يقمع الزجر فی ضریبه
یعنی زراحت سے زیادہ اتنا بیس درجی ہوں اور کم سے کم تین درجے اور کم سے کم تین ایسے ہیں کہ اس کو کمزور کر دیکھیں ہوئی ہوئی ہوئی کیا کہ
مینا الى لستعہ و تلثیون قد تجاوزی انه یزجر منه لکن لا یضر به عند عرضہ بل یضر به بعد استغاء عرضہ
اثالیس تک اختیار ہو جائے یہ من دریکھ کے اب ان گیا لیکن اسکو عنقے کے وقت نہ مارے بل حب عصہ جا اپرے تمازے
اذ قد یضریه بالغضب زیادۃ علی قدر ذنبہ فیؤخذ بعد الزیادة يوم العتمۃ بل یینفع له عدم عرضہ
اس واسطے کو عرضہ میں شاید کہ گناہ سے زیادہ مار بیٹھے پھر اس بڑھتی کے بدلو قیامت کے دن ساقده ہو وے بلکہ یون جاہیے کہ جب غلام پر کسی
علیہ بھجوہ و نجیانہ آن یتکر فی معاصیہ و جنایتہ علی الله تعالى و تقاضا کا فی طاعة الله تعالى یہی القصیط
جرم اور خیانت سے خضر آوے تو تکر کرے کہ میں نہ اللہ تعالیٰ کے گناہ کتنے کے ہوں اور طاعت اکی میں کیا کیا قصو کیا اور پھر ملوک کی تقسیم
شمولوگہ فی خدمتہ ناستیا من تقضیدہ فی خدمة خالقہ و یعفو عنہ فی الیوم واللیلة سبعین مرہ لمار و کے عنہ بـ اللہ
ایضاً خدست میں دیکھ کر خیال کرے کہ خدست خالق کی تقسیم کا دبال ہو اور رات دن میں اسکی ستر خطائیں معاف کر دیا کرے اس واسطے کو عبد اللہ
بن عمران رحل جاءه الى النبی علیه السلام فقال يا رسول الله کم لغفوعن اخادر فسكت لغة اعاد الكلام فصرخ
بن هرود کر روایت ہر کہ ایک شخص نے جی صلی اللہ علیہ وسلم سے اکر یوچا یا رسول اللہ عاصم کو کوڑا ارتقا کریں آچپی پرہز نے دوبارہ عرض کیا اپنے بھجوہ رہے
فلما اکانت لثالثۃ قال اعفا فی کل یوم سبعین مرہ و قی حمل بیش احزانہ علیه الصلاوة والسلام قال الا ضرب
بھجوہ بسری بدر عرض کیا تو فرمایا ہر روز شری بر معاف کیا کرو اور اکیلیہ حدیث میں ہو کہ بنی علیه السلام نے فرمایا جب

احد کو خادمہ فذ کر لیلہ تعالیٰ فیلم سیکھ ای بیتھی عنہ بالعفو ویت ذکر قصاص یوم القيمة ولا یضویہ علیہ
آئن کر کوئی اپنے خلام کو مارے اور وہ اس کا نام لے جائے تو تمہارے کر باز رہے یعنی سماں کر کے الگ ہر جا دے اور قیامت کے دن کا قصاص ادا کرے اور اسکو ادالی لغزش

ابن قیس ممن تعلمـت الحلم قال من قیس بن عاصم انه كان في حـارة جـاریـة اذا تـبـعـتـه بـسـعـة
 ابن قیـس سـوـکـسـی زـرـیـجـاـتـوـزـلـمـ کـسـ سـوـکـسـیـعـاـہـوـکـسـاـیـسـ بنـ عـاصـمـ سـےـ وـہـ اـیـزوـھـرـیـنـ مـاـجـعـاـتـاـجـاـنـکـ اـسـکـیـ لـوـڈـشـیـ کـبـاـتـ کـجـنـیـ ہـوـیـ سـیـخـ لـوـہـرـاـلـ
 عـلـیـهـ شـوـاعـفـیـقـطـاـمـنـ بـنـ هـاـلـسـفـوـعـ عـلـاـلـلـهـ فـعـلـلـاـ فـمـاـ قـدـ هـشـتـلـتـ جـارـیـةـ فـعـالـ کـلـاـیـکـ رـفـعـهـدـ لـاـجـارـیـةـ لـاـلـفـقـ
 سـوـوـہـیـخـ اـکـےـ بـاـخـدـسـرـ خـچـوـٹـ کـرـتـیـسـ کـرـبـلـاـ پـرـگـرـیـ اـسـکـوـزـتـجـیـ کـرـدـاـیـچـوـڑـہـ مـرـگـاـ اـسـمـینـ وـہـ لـوـنـڈـیـ کـاـ بـھـوـچـکـارـگـنـیـ بـھـوـیـسـ کـہـاـ اـسـ لـشـنـیـ کـوـ حـوـفـ بـدـونـ آـزـادـہـ وـہـ نـمـیـنـ جـاـوـیـکـاـ
 فـقـالـاـتـ حـرـثـةـ لـوـجـهـ اللـهـ تـعـالـیـ لـجـارـیـةـ لـاـسـ عـلـیـکـ وـوـیـ عـلـیـ اـمـامـةـ اـنـهـ عـلـیـهـ الـصـلـوـةـ وـالـسـلـامـ هـلـیـ
 پـھـرـ کـمـاـ اـمـوـ جـارـیـ تـوـدـاـسـتـ خـدـاـکـےـ آـزـادـہـےـ دـرـسـےـ مـتـ اـنـرـاـبـ اـمـامـہـ سـوـرـوـاـیـتـ ہـرـ کـہـبـیـ عـلـیـهـ الـصـلـوـةـ وـالـسـلـامـ نـخـرـتـ عـنـہـوـ
 عـلـاـمـاـ فـقـالـ لـهـ لـاـضـرـبـہـ فـانـیـ نـهـیـتـ عـنـ اـضـرـبـ اـهـلـ الـصـلـوـةـ وـقـدـ اـیـتـهـ يـصـلـیـ قـلـاـنـہـ عـلـیـهـ الـسـلـامـ اـشـارـ فـیـ
 اـیـکـ خـلـامـدـیـاـ اـمـ فـرـیـاـ اـسـکـوـبـاـزـاتـ کـہـیـنـکـہـ بـجـاـنـیـاـزـیـ کـیـ مـاـرـ دـحـارـ سـےـ مـاـنـتـ ہـوـیـ ہـوـ اـورـ بـینـ فـاـسـکـوـنـاـزـ پـرـجـیـتـرـہـ کـیـ طـاـہـرـ بـیـسـکـیـ عـلـیـ اـلـاسـ زـاـسـ صـدـیـشـیـنـ اـشـارـوـیـاـ
 هـذـاـلـحـدـیـثـ اـنـ الـمـصـلـیـ لـایـتـ عـالـیـاـبـہـاـ لـیـسـتـحـقـ لـضـرـبـلـاـنـ الـصـلـوـةـ تـمـاـیـ عـنـ الـخـشـلـ وـالـمـلـکـ وـرـوـکـ عـلـیـلـسـ
 کـنـازـیـ اـکـرـاـیـسـیـ خـطاـنـیـنـ کـرـتاـ جـسـمـنـ مـاـرـخـادـوـ اـسـلـیـ کـہـ نـاـزـخـشـاـ لـوـرـ سـکـرـاتـ سـےـ بـیـجاـرـ بـحـقـیـقـیـوـ

البصري انه سئل عن حملوك يرسله مولا في حاجة وتحضره صلوة الجماعة او الجمعة فايذر لك يبدأ قال الحاجة مولا
كرأني كنى زحال غلام کا پرچھا کہ اسکو سولی کسی کا رکوب چھوڑے اور آسکو جماعت کی امید کی ناز بھیں ایسا تواب کیا کہ جواب دیا مولا کا کام
قال لفقیہ ابوالدیث هذا اذکان فی الوقت سعده دلاینیافت وفت الصاوہ واما اذخات فوہ تناقل لا یجوز له تالیرها
نقیر ابوالدیث کتے ہیں ہے جب ہو کہ وقت میں گنجائش ہو اور ناز کو خوت کا خون نہ ہو اور اگر خوت کا خون ہو تو توجہ ناز کے وقت سے تاھیڑا
عن وقتہا لماروی انه علیہ السلام قل لا طلعة لخالق فی معصیۃ الخالق وذکر فی المظہران السید
منین ہے کیونکہ روایت ہو کہ بنی اسرائیل نے فرمایا خدا کو گناہ میں بندہ کی تا بیدار سی نہیں اور
لا یجوله ان یمنع عبدہ عن دلو فرائض الله تعالیٰ لاجل خدمتہ وادا لدی العبد فرلانصل لله تعالیٰ لا یجوز
جالز شیں ہو کہ غلام کو اپنی خدمت کی نظر فرائض آئی رواثہ کرنے دے اور غلام جب فرائض آئی او اکر جیکے تو اسکو جائز منین ہے

لے ان يترك خدمتة سیدہ ولیست تغلب بعبداۃ غیر واجبة علیہ لکا ان یاذن له سیدکا فیما حلت لواحرم للجھ کر مولی کی خدمت چھوڑ کر عبادت غیر واجبی کرنے لگے البتہ اگر اسکا سولی اجازت دیوے تو خداوند نے سول کو رجکر ج کے لیے یغیر لاذن سیدکا یجھوں للسیدان یخراجہ صن الاحرام و میمنعہ عن اتمام الحج و لوجھ و قاتعتہ خدافت سیدہ احرام بالذمہ تو سول کو جائز نہ کر اسکو احرام متن سو مکال لے جو پورا نہ کرنے دے اور اگر غلام نے مجھ کیا اس سعینہ فدرت سول کی فوت ہو گئی یکوں اثما و کہ ایجوز لسیدہ ان یمنعہ عن صلوٰۃ النفل و صوم النفل ولا یجوز له ان یمتعہ تو کہنا لہ سوکا احصای سبھی مولی کو جائز ہو کر غلام کو غلاظ نفل اور روزہ نفل سے روک دے اور سولی کو یہ جائز نہیں ہے عن ہقام التشهد الفاتحة وعدۃ سُوْمَۃِ الْقُوَّان و فرائض الصلوٰۃ والصوم لک ان هذہ الاعیاد واجبة کہ تشهد اور الحمد اور حمد سو میں قرآن کی اور فرائض نماز و زوہ کے نہ سکھنے ہو اسی کے سب واجبین لایجوں اہم ایجاد ایجاد غیرہ او یینبغی للعبدان یفتنہ ایا مرر قہ ملاروی نہ علیہ السلام قال اذا نفع العبد ایجاد کرنا جائز نہیں ہو اسی مکاری کا ترک خداوند نے اسکے غلام کو چاہیہ کر لی غلام کی ایجاد نہیں کی جو کبھی علیہ السلام فرمایا جب غلام اپنے محلہ کی خیر خواہی و احسن عبادۃ ربیہ کان له الاجر ہوتیں فی حدیث اخرانہ علیہ السلام قال دنما لله ملوك ان یتوفاہ اللھ تعالیٰ اور عبادات اپنے رب کی الحجی ادا کر کر تو اسکردو هر اثواب بتو مایہ اور ایک اور حدیث میں ہو کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہیا اچھا غلام ہو جسکو اللہ تعالیٰ دفات دے یکسین عبادۃ ربیہ و طاعة سیدکا نفاحہ وقد رہی انه علیہ السلام قال فی وعیل کلابق من صوکا اذا ابی کر رب کی عبادات اور رہی کی اطاعت اچھی کر گیا اس ہی کو نفت ہو اور روایت ہو کہ نبی علیہ السلام نے غلام کے حق میں جھوٹی سہ بھاگ جاہو فرمایا جب غلام میں جانکر تو اسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور ایک اور حدیث میں ہو کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو غلام اس سر زمہ خالی ہو اور للہ ولی اذا طالت عمل ملوكہ فی خدمته ان یعتقد لعله یجھو بہ ہمابقی علیہ من حقوقہ و مظالمہ رأساً سولی کو لازم ہو کر جب غلام کو خدمت کرتے ہوئے مت در روز ہو جاوے تو اسکو آنہ تو کر دی کیا بسیہ ہو کہ اسکے سبب باقی حقوق اور مظالم برابر برائی پیچ جاوے برائی لعل اللہ تعالیٰ یعتقد بكل عضو منه عضلو منه ملاروی عن ابی هریثانہ علیہ السلام قال من اعتق شاید کہ اسد تعالیٰ غلام کو ہر سر عضو کی بدلائے اعضا کو اٹکو کر کیوں کہ ابو ہریرہ سکر و ایچ کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جسے غلام رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ تعالیٰ بكل عضو منه عضلو منه عضلو امن اذ فلم منه انه تعالیٰ سلام آزاد کیا دوسرہ تعالیٰ ائکے ہر عضو کو بدلائے اسکے عضوا میں اسکی خریکا اسکی خریکا کو ملا اسین یہ اشارہ ہو الی استحباب اعتقاد کامل الاعضاء بان لا یکون یجھو با او خصیا اتماماً للمقابلۃ اذ فلم منه انه تعالیٰ کر آزاد کر زیکر حق ہے کہ اعضا کامل ہوں ایسا کو ذکر بریدہ یا خرجہ نہ تاکر پورا مقابلہ ہو جاوے اسی کے لامعین یعنی ملوب ہو تاکہ کہ اسے تعالیٰ یعتقد فرج المتعوین النار بمقابلۃ اعتقاد فرج مملوکہ من الرق و لذلک قيل المستحبان یعتقد الرجل عبد ا سمعن کی خریکا اسکے آزاد کر دیا ہو میں آزاد کی خریکا غلام کی غلامی سے اور اسی لیکھتے ہیں کہ مستحب ہے ہو کر رد تو غلام آزاد کیا کرے والمرأۃ امۃ تحقیقاً للمقابلۃ و كذلك یینبغی للسید لاذان ملوكہ بطعاماً قتل اصلحہ ان یقعداً معه اور عورت لونڈی تاک مقابلہ ثابت ہو جاوے اور ایسی سید کو لازم ہے کہ غلام کیا پکار لاوے تو اسکو اپنے سخنہ سترخوان پر جھائے علی المخوان و ان لم یقعد لیعطیہ لقمه و یقول له كل هذہ ملاروی عن ابی هریثا کہ آنه علیہ السلام نے اور اگر نہ بھاودی تو ایک افسوسی ہو یہی اور بیشک ائسے کرمی اٹھائی اور دھران کیا تو جاہیہ کے اسکو کھانی کو ساختھا لد اور اگر فرمایا جب تھاروی کے غلام کھانا پکار دے اور کہ اسکے لئے کیا کیا تو جاہیہ کے اسکو کھانی کو ساختھا لد

کان الطعام مشغوفاً قليلاً فليضرم في يده منه اكلة او اكلتين فـ لفتاوى جل لا ينفق على عبد لا ان
لما نجاوا وثبت هون اور کی ناجھوڑا ہو تو اسکے باعث پر اسمین سے ایک یا دو قبر رکھدے اور فتاوى میں جو کہ ایک شخص غلام کا خرچ نہیں اتنا ہے
کان العبد قادر على الکسب لا يأكل من ماله ولا بلارضاه فـ ان لم يكن قادر على الکسب او منعه مولا
اگر وہ غلام کا سکتا ہو تو مولیٰ کو مال میں سو اسکی بے رفاقت کھادے اور اگر کا نہیں سکتا
یا مولیٰ کا نہیں سکتا
عن الکسب یجوز له ان يأكل من ماله ولا بلارضاه ولا ملة تأكل مطلقات وی عن ام سلمه رض
واب جائز ہے کہ مولیٰ کے مال میں سے بلا اجازت کامے اور لذت می بر جائی کہا یا کہ آتم سرگشے روایت ہے
انہ عليه السلام کان یقول في حرضه الصلوة وصامتکت ایمانکم فـ انه عليه السلام فـ قرن المأیل بالصلوة
کہ بنی علیہ السلام مرفق کی حالت میں فرماتے تھے نماز کی اور ملوك کی حفاظت کو میں کہ بنی علیہ السلام نے مالیک کو نماز کے ساتھ ملا کر
وامر بحفظهم کا امر بحفظها لیعلہ ان القیام بمقابلہ حاجتهم من الطعام واللباس وتعلم الدین واجب على
کی حفاظت کو طبع نماز کی حفاظت کا تاکر معلوم ہو کر تاکیک کی خدست بقدر حاجت کیا نے چہنے اور دین پسکھنے کے مالکوں کے ذمہ ایسی واجب ہو
من یکھم کم ایجحب الصلوة علیہم فـ ان المسلم کم ایجحب علیہ نفقة عبیدہ واما ثنه قدر ما یکھم کن لک
جیسے اپنے نماز و اچھی بھیرنے کے مسلمان پر جیسے خرچ غلاموں اور لوگوں کا بقدر کفایت واجب ہو
ایسے ہی

یجب علیہ ان یعلمہم ماقرئۃ اللہ تعالیٰ علیہم و مانعہم ممّا نهیہ فَإِنْ هَذَا أَمْرٌ قَدْ أَهْلَكَ الْعُلَمَاءَ فِي
اسیر و اجب ہے کہ سکھا دے کر اسرتھا لے نے کیا کیا اپنے فرض کیا ہے اور کیا کیا سمع کیا ہے بیٹا کب یا اس کام پر جو کہ اس زمانہ میں اثر علیاً نہ چھوڑ دیا تھا
هذا الرمان فضلًا عن العوام فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَأْمُرُ فِي هَذَا الرَّمَانَ لَا يَقْصِدُنَّ بِالْعِلْمِ إِلَّا بِلِنْدَمَأْيَقْصِدُنَّ
عوام کو کیا روند بن بیٹا کلام اور لوہنڈا یا ان اس زمانہ میں دین سکھ کا ارادہ ہرگز نہیں کرتے۔ بلکہ بجز مقاصد

لقضاء المأرب لدنيوية فقط کا نہم عند ملاکہم حیوان بھیمی کا تکلیف علیہم فائیں کثیراً ہم دینے کی

الاسلام في هذا الزمان يكون عذراً عبيداً - اصحاب فلاياً مهربوا حيث لا ينفعون حرماء ملء يكون العبد
اسلام کا دعوے کرتے ہیں یعنکے پاس غلام اور لونڈ یا ان ہیں پر انکو زکری واجب کا حکم کرتے ہیں اور نہ حرام سے رد کتے ہیں بلکہ غلام اور
الجارية في ملكه عدد مسيين لا يصليان الصلاوة المفترضه ويرتكبان أموراً كثيرة من المناهى المنكرات
لونڈ یوں کو اپنے ملک میں کئی کئی برس گذر جاتے ہیں کہ فرضی نماز نہیں پڑھتے
اور بہترے اعمال مناہی اور منکرات پکے جاتوں

اد اسے پوچھہ ہوگی اور قیامت کے دن اُسی عذاب ہوگا کیونکہ عمر بن الخطابؓ سے روایت ہو رکنی علیہ السلام نے فرمایا تم بِنگہان ہو
وَكُلُّهُ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا حَدَّمْتَ أَهْلَ النَّاسِ أَنْ لَيْسَ عَلَى عَبِيدٍ وَلَا مَائِلٍ يَوْمَ الْقِيَّامَةِ لَا يَلْزَمُهُمْ كَاتِبُهُ
او زنگہان کی بسے پوچھہ ہوگی جب آدمی کو یہ معلوم ہو کہ قیامت کو علام لونڈریوں کی جگہ سے پوچھہ ہوگی تو آئندہ نظر

الرسالة بلا صابط دینی ولا ذاجر شرعی مل لشدهم بزمام الشرعه و تهیدهم يلا حکام الدينه و يصونهم

عن وجوه العقوبات لا حرق فيه اذ قال الله تعالى يلهموا الذين امنوا وهم لا يشكوا ولا هلكوا كثيرون افان لا اهل عذاب اخرزی کے اس سب سے بجاوے اسرائیل فرمایا ہو امر ایا انہو لوبجاوہ اپنے میانک کو اور اپنے سگرہ والوں کو اس آن سے بچتے کس لفڑا کا

وان كان الأصل فيه ان يطلق على القرابة لكن يطلق على الاتباع الصادقة يكون المراد هي هنا هذه
أو حكم أصل بين قرابة ما ينطبق على اتباعه أو حكم أصل بين اتباعه كقوله تعالى في الحديث
المعنى لعموه فعل هذا يجب على المؤمن أن يعتمر عبد الله واماته من احكام الاسلام قد ينطبق عليهم
بيه مبني سراويلون آس تقريره سورة موسى بحسبه هر كعبتو فلام لونه زردن کو احکام دینی بقدر اپنے وجہ یہی کیا ہے
لذھیم ہم باداء الفرائض والواجبات وینہم لهم عن ارتکاب المعااصی المحرمات بالرفقا وکافا ایسا یوں
پھر کش زرائیں اور راجبات ادا کر کے اور معااصی اور محرمات پر عمل کرنے سرئیں کروے پہلے تو زرمی کو پھر اگر دو مانیں
یغطیا الکلام علیهم فان ابو ایضا ربهم فمن لم یدخل منهم طریق الصلاح بعد ذلك یتیمعه لانہ مادا مر
وز بال بہکار پھر بھی اگر ازد اؤین تو مار کر بھر جس اکوئی اُنہیں سے طریقہ خوبی کا نے تو اسکو پہنچائے اسیے کو جیتا
فی ملکہ بھبھی علیہ حفظہ تھا قال قاضی نخان فتاویہ رجل له عبد ربیض لا یقدّر علی الوضوع
لکھن ملک میں دیکھا تھا حفاظت کا زمردار ہر چنانچہ قاضی نخان فتاویہ میں کہتے ہیں ابک شخص کو اس غلام بمار ہر دفعہ نہیں کر سکتا
عن محمل بھبھی علی مولیٰ ن یوْصَیَه لانہ مادا مر فی ملکہ کا ن علیہ تعاہد لکن یلتئے ان یعلم ان المولی و
اما م کو سے ہو کر سوی پر دھرم کرنا اچھا ہے اسی کے لئے کہ جنک اُسکی ملک میں ہر شہباد اسکا زمردار ہر چنانچہ
ان جازلہ ان یضر ببعده اذ اذیت ہملا یوں جب الحد لکن اذ اذیت یا یوں جب الحد فلیس لہ ان یقیم علیہ الحد
غلام کمانہ بجا ستر جو اگر وایس خطا کر کے جس میں اسیاں کم کجھ جسیں اپنے تو سولہ کو اغفاریں ہوں کہ مقدمہ پیش کیے پڑھنے
کا باذن الحاکم بعد المراجعة الیہ و ثبوته عند ذکر اقام علیہ الحد ولہ یذجر یتیمعه ولو بثمن بمحض
حکم ذات کر حکم ذات کرے پھر جباری کرے پھر حرج اسپر حد جباری ہو چکی تو بھی نہ باز آدھر تو بیداری اے اگر حکم فاسون استتا
لما روی عن ابی هریرۃ رضانہ قال اذ اذنت امة احد کو فتنین زناها فلم ہبایحد ولا یذرب علیہما مثما
اسعاست کہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ بنی علمہ الاسلام نے فرمایا جب کل رئیسی زنا کر کے اور وہ ظاہر ہو جاؤ تو اسکو حدماری چاہیز اور اسکو سرزنش نہ کرے پھر ان
ذمت فیلحد ہبایحد ولا یذرب علیہما مثما زنت الثالثة فلیب عہما ولو بحبل من شعرو و فی ذکر الامم علی الاطلاق
دو مارہ زنا کر تو پھر حدماری چاہیز اور کچھ سرزنش نہ کرے پھر اگر نیسی کی دفعہ زنا کر تو اسکو پہنچا اگر صلح پہنچا کر کرنے میں
امشار بان سحر ہا صنکوحة کانت او غيرہا الجلد لانہ نصف چحدا حراث لقوله تعالیٰ فان آئین بھائستہ
ہے اشارہ ہے کہ زنہ کی حد سکو صہر ہے این اتنا ہر کہ از امورت سر آدمی بریل اس آبٹ کر پھر اگر کہنی یعنی کام
تعلیمیں ناصف فاعلی الحصنت میں العذاب و المراد بالفاحشہ فی الایہ الزنا و بالمحضت الحرام و بالعذاب
تو اپنے ہو ادھی و دمار جبی بیہن پر تقریر ہے اور مرد لفظ فاحش سے اس ایت میں زنا ہر اور محضت سر مراد آزاد عورت میں ہیں اور عذاب سے مراد
الجلد لانہ ناصف و استدلل الشافعی بعذال الحدیث حلان للمولی اقامۃ الحد علی ملوكہ قالت
دہر سے بین مگاری نہیں ہر کہر نکل ساری کا آدم بہتین ہو اور امام شافعی ہے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مولی کو پہنچے غلام پر حد جباری کرنا کا اختیار ہے اور
الحنفیون لدیں
حضرت سیدن کہ بدون اذن امام کے مولی کو اختیار نہیں ہے بیرونی سعدت کہ جباری میں والیں کوئی اختیار میں ہیں مدد و کو زکر کیا اور دلالة جس
والی کی ہو اور اسکو لفظ بعلتین تو وہ حاکم مراد ہو کہ جسکو حکومت عام ہوئی باوشاہ یا اسکا نائب اور صریح مانافت سرزنش سر زندگی کو
عیلہما بعد الامر بعلدہا فلان عقوبة الزنا قبل ان یشرع الجلد کان التزیب وهو التوبیخ والتعزیز
بعد حکم صنیع دہڑے زلی سکھ اس اسے ہر کڑی کی عقوبت دہڑے تقریر ہو زلی سے بستے تزیب تمی بینے جھر کنا اور شرم دلائی

فیکون معنی الحدیث لا یقتصر علی تعبیرهای لیقم علیہما الحدود مثل معناه لا تزبیع علیہما بعد اقامۃ الحد
ومن حدیث کے ہر سے کہ مردش پر اکتفا کریں بلکہ اپر جو اسے اور بعینہ کتے ہیں اسکے معنی یہ ہیں کہ جب حد عباری ہو جلیں واب سوش میں نہ
علیہما و آماہا صربیعہما فی الثالثة فلما فیہ من ترك المخالطة مع الفاقح اهل معاصر فاکھیں کفت دیگر کے
اور رہ حکمیٰ التوا کا تیسری دفعہ میں اسلیے ہر کراسین فتاق اور بخار کا ملابہ او محبت تعظیٰ تھے اگر کوئی افراد اس کو یا تو نہ کرے
شیئۃ النفسہ ویرتضیہ لاخیہ المسلم مع انه علیہ السلام قال لا يوماً - حدہ حتى یحرب لأخیہ المحب
کر ایک شوخ کو اپنے بیوی کے سمجھے اور بھائی سلمان کے لیے پسند کرے باوجود کہ جیا علیہ السلام نے فرمایا ہو میں نہ ہو کوئی تم میں سے جبکہ کرسند کر دے اس طبقہ
نفسہ فیچو اب انه یبعیضاً علی قصدان تستحفت عند مشتری پیدا بضیطہ الولاحسان الیہما التوسعة علیہما
سلمان کو جو پسند کرتے اپنے بیوی تو اسکا جواب یہ ہو کہ اس نیت سنجو کہ مشتری کی بس جا کر اُسکے ضبط یا احسان کرنے سے اور فراہی برپا کر دیں تو اسکے عینہ سوچو جاوے
و ذکرہ فی نصابة الاختساب من اخذ ادان یشتتم حمالیکہ کلی یوم وكل ساعۃ لا یقبل شہادتہ و ان کا
اور نصاب الاختساب میں مذکور ہی جسکی یہ عادات پڑھا وسے کہ غلام کو بہرہ خدا و ہر وقت کو بیان دیا کہ تو اسکی کو اپنے دوہر اور اگر کبھی کبھی کافی دیتا ہو
اماناً تقبل نہ مریکن قد فاؤ ان کان قد فایسقط العدالة و یوجب الجلد لکن لا یضر فی الدین لآن المولی
تو تو اپنی اُس صورت میں قبول ہو گئی تھی و دکانی قذف نہ ہو و کافہ از قذف ہو تو وہ عادل نہیں ہتا اور درہ مارنے والیں تیکن و نیامیں نہیں اسلیے کہ سولہ بدر
لا یعاقب فی الدین ای سبب حبیل یضر فی الآخرة لداروی عن ابو هریثہ انه علیہ السلام قال من قذف
ذمایم غلام کی جمعت سو عقاب نہیں ہوتا بلکہ آخرت میں لیکن سیونکہ ابو ہریثہ سو روایت ہے کہ سو عقاب
میلوک و هوی ریہما قال جلد یوم العیتمہ کل ان یکون تھا قال وذکر المغفیہ ابواللہ بن عزاعام الشعی
کا ایک اور وہ اُسکی گائی سو روایت ہے کہ تو قیامت کو دیے گئے ہیں اگر اسکے کمین کروافت ہو تو نیز اور فتنی ابواللہ بن عزاعام الشعی سو روایت ہے کہ
انہ قال مستحب رجل من اصحاب ابی سولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل نیت فدعت امرأة خادمتها فادعطا
کر ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ علیہ امر علیہ وسلم میں سے ایک اہل بیت سے پان اٹکا سویں گھروالی سے لونڈی کو ملدا اُسے دیر کا
قد قدمہا فقل ذلك الرجل اما اذك لستی میں لھا یوم العیتمہ و اذ تعمیت اربعۃ النها کا قلت فاعتقدها قال
پھر زیارتی کے ساتھ اسکا دلیل دی پھر اُس سخوار کے سنتی ہو یہی تیا تکریں تیرے عدیلیکی یا چار گونہ لا دگہ یہ لونڈی ایسی ہے کہ جو تو نکتی ہو کچھ بڑی بیوی اسکو آنداز گردی
عیسیٰ ان یکفر هذَا عَنْكَ هَذَا حَدِيثٌ وَان دَلَّ عَلَى اَنْ قَذَفَ الْمَلُوكَ یوجب الحد لکن لا
اُس شخص نے کہا اسی دلیل کے تیرے عین ہو جا ویجا اُس حدیث سے اگرچہ معلوم ہوتا ہو کہ غلام کو کافی دیغوتے حد لازم آتی ہے لیکن سہ
یوجبہ لعدہ لاصحاصاً فیہ کل الشرط لاصحاصاً فی حد القذف خمسۃ للمریة دلائل اسلام والعقل
واجب نہیں ہوتی اسلیے کہ محسن نہیں ہے اسلیے کہ حد قذف میں احصان کی شرطیں پائیجیں آزادگی اور اسلام اور عقل
والبلوغ والوفقاً عن الزنا فعن الهریثہ لا یوجب فیہ دلحد من هذہ الشروط الخمسۃ لا کون محسناً فقذفہ
اور بیوئے اور پاک ہو زمانہ سے پھر جسیں ان پانچ شرطیں میں کوئی تکمیل بھی موجود نہ ہو گی تو وہ محسن نہیں ہو گا ایسکی قذف سے
لا یوجب الحد بل یوْمِ الْعِزْيَةِ الْعَالِيَةِ وَهُوَ تَعْدَدُ وَتَلْوُنُ سُوْطَاعَنْدِي حَنِيفَةَ وَعَنْدَ رَبِّيْوْسَفَ
حد نہیں ایں بلکہ بڑی سو بڑی تفڑی اُتھی اور وہ نزدیک امام ابوحنیفہؓ کے انتاریؤں درستے ہیں اور امام ابویوسف نے نزدیک
فی رِدَاءَهُ خَمِيْةَ وَخَمِسَوْدَفَ وَإِيْلَهُ تَسْعَةَ وَسَدِيعُونَ فَانْ لَحِلَّ يَضْرِبُ فِي الدِّينِ يَضْرِبُ فِي الْآخِرَةِ بِسِطَّهِ
ایک روایت میں بھی پڑھے ہیں اور ایک روایت میں انسانی درستے ہیں سو و نیامیں اگر نہ لیکن تو آخرت میں
من لزار علی وسکا شہاد و میں یوْجَدُ فیہ هذہ الشروط الخمسۃ کلہا یکون محسناً و یوجب دلهم الحد
بکشند کر کے تکمیل کر جائیں ہے یا پہنون شرطیں خام سو جو وہیں تو وہ محسن ہو اسکی قذف سے حد لازم آتی ہے

وهو مثاون سوطاً الحصيفاً للجبل مع عدم قبول منها دعى لقوله تعالى في الدين كم منك
يسن أنت دبرت سرداً كي أدر أشكى آدم حبله كربلے اور گواہی بھی قبول نہ ہوگی ارجو تپکن پریس آئیں اور جلوگ عرب الائین
الحمد لله رب العالمین يا رب ایا ز بعده سُرَّشَلْ لِعَفَّا جِلْدُ وَ هُمْ شَمَارِينَ جَلْدٌ وَ لَا يَقْبِلُوا الْحُمْ سَهْدَادَةَ ابْدَأَ وَ اَوْلَادَهُ
تپکن دالیون کو کچھ نہ لائے چار شاہد تو ما فکر کی اور زمانہ نامی کوئی گواہی بھی
کم الفی قوٰ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ تَابُوا مِنْ يَقْدِرُهُ إِلَّا كَمْ وَ أَصْنَعُوهُ فَإِنَّهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ
بے حکم مگر جنہوں نے توہی کی اتنی تپکن اور سنوار بکٹی بیشک اندھہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہر کہ جلوگ نہست زندگی کر تپکن پاں بخوبی
بالزنا نہ لیم یا تولیار بعده سہیلے یوجہہ علیہم ثلثہ احکام وجوب جلدہم و دردشہادتہم و کوئی نہ فاسقین الا نہ
بھروسین لائے چار گواہ نو اپنے بنی حکم باری ہوگے بالضرور دڑھہ مارنے اور گواہی سردہ دبر دہ ناسی میں پرانا ہو

ان تابوا افراد بالکذب و براءة المعدوف داستحو امنہ واصطھو اما افسد و امن کسر العرض فھنک لالہ
کر اگر وہ توہی کرین اور اپنے تجویث اور مقدون کی برارت کر قائل ہوں اور اس سو حاتم کریں اور جنہیں پر ابردی اندھہ دہ بھی
یرتفع عنہم الفسق للاستثناء الواقع فی الآیة و لا يرتفع عنهم الجلد ولا الشهادة عند العلاء الحقيقة و
توہست درہ جو جایگا ایک آیت میں متناویت ہوا ہو اور درستے معاذ نہیں ہو سکتے اور نہ گواہی قبول ہو سکے زدیک علماء حفظیہ کے آور

الحاصل رفیق الآیة تصریحات تپکن احکام اللہ ثلثہ علیہم بمحض البھر عن اقامۃ البیان بلا اشراط الکذب
حاصل یہ ہو کہ آیت میں صاف تبیون کیم اپنے مرتب کر رکھے ہیں گواہ گذاری سے عاجز ہوئے ہی لازم ہیں اور بھی شرعاً نہیں ہے

الحقيقة و نفس الامر لان العذوف خبر بحق الاصدق والکذب لانهم بهنک ستر العفة بلا فائد فی حیث عجز و اعن الا بیان
کوئی حقیقت اور ساری بحث کو فتح بخوبی اس کو احتمال صدق اور کذب دخواں کے تکنی ہو سکن دہ عفت کی بردہ دری بیان فائمه کر کر کہ ثابت نہ کر سکے

کا نو اقسام مسخرین للعقوبة التي هي الجلد و سر الشهادة و ان كانوا اصادق لیلیں في نفس الامر اذ قال الله تعالى

فاسو ہو گئے اور سزا اس غذاب کے پر سے بیعنی در وادر در شہادت الی چو دافع میں سمجھی ہوں اسو سلطہ کر اسد تعالیٰ فی ایام حی
لوكا جما و اعلیٰ یہ باز بعده سہیلک اکاع و اذلام یا تہاؤ ان شہادتہ مداری و اولیک عینک اللہ ہم الکذب ہوں فعلم من هذالن ملا
کیوں نہ لائے وہ اس بات پر چار شاہد بھرپڑ لائے شاہد توہی کر بان روہی میں جھوٹ آس سے سعاوم ہوا کہ جس بات ب محبت نہ ہو سکے

عليه فھو في حکمه تعالى كذب لذلک دلیل عدم الفائدة فی الاخبار به من المحسنة
و دلکم آئی میں جھوٹ بھر اسی یہی کیم اپنے حد قائم ہوئی کیونکہ اس جسم میں کوئی ساقا مدد نہیں ہے شنبہ

والزجر السياسة بل هو مجرح هنک السر و کسر العرض وهذا اذا كانوا اصداق لیلیں فلکیفاذ اکاون
اور نہ زجر اور نہ سماست بلکہ یہ صرف پر دہ دری اور بے آبردی ہے اس صورت میں ہے اگر سچے ہوں پھر کیا کہوں اگر

کذب میں وہم میکبوتو ہیدنا و هو عذاب اللہ عظیم ولهم فی الآخرة عذاب الیم نعم من رأی رجل ایزني
محسوئے ہوں اور وہ لوگ سهل سمجھتے ہیں اور کاسد کر مان بھی ہو اور اُنکے سیئے کا آخرت میں دمکھ کی مار ہے ان جو شخص کیکو زنا کرت دیکھ
یحل لہ ان یقتلہ و انما لا یقتلہ کانہ لا صدق انہ قتلہ لانہ رأی زنی مجلس السایع الصیعو
نز اسکو اسکا قتل کرنا ملا پر اور تپکن اسیے نہیں کرتا کہ ثابت شکر میکلا کہ میں نے زنا کرتے دیکھ کر قتل کیا ہو ستر ہوں مجلس

في بيان حرمة الواطة و عقوبته او غیرها
رسول امہ سے امدادیہ و سلم نے فرمایا مجکو پر سو ٹھوٹ اونٹ اعلام اکیم کی خوت کے بیان میں اور اسکی سزا دغیرہ

ما اخاف على امتی عمل قوم لوط هذالحدیث من حسان امصاریہ رواه جابر و فیه تنبیه عظیم علی کو عمل
انہی امت پر عمل قوم لوٹ کا ہر حدیث مصالح کی حسن حدیثون میں ہے چابر سبھی روایت سے اور حسین بھری شنبہ بھر کا لکھا یہ عمل

من اعظم الذنوب لہذا علیہم اللہ تعالیٰ بماله دیعات بہ امة من الامم جمع علیہم من افاع العذاب عالم
عظیم العاصی ہے اسی یے اللہ تعالیٰ نے انکو اسی اعدا ب دیا کہ تمام استون بن سے کسی کو نہیں دیا اور اپنے کریم نتم کے مذاہب پر بھی
جمعہ عمل غیرہم من بیان دھرم و ذہم و کرد قصہ ہم فی عدال سو من کتابہ الکریم حتیٰ یرتلع من علیہم الذین قومنو
جو انہی بنی آدم ہر جمیع نہیں کے اور انکی پر ایسا بیان کی اور بار بار اکا حصہ اپنی کتاب کریم کی کلی سورتون میں بیان کیا تاکہ جو لوگ
باللہ الیوم الاحرام شد لا رتلع ویحترز و اعنہ و عن مبادیہ کا النظر و المصاحبہ واللسن القبلۃ اشد
خدرا و قیامت کرنیں آیاں لا نہیں اس سے خوب بازاوٹ اور اس سے اور اسکے اسباب سے جیسا کہ ہم اور پس بیٹھنا اور کھملانا اور سخن جو سما غوب
الاحتراز و لا یقیر بیامتہ و لا یحوموا حولہ فضلاً عن ہی فعلوہ آذفنه وی انتطاع جمیع الحیوانات
امراز کوں اور اسکے بیس زمچکیں اور اسکے گرد نہ چاہوں کرنے کا نہ کیا ذکر ہے اسوسٹے کروایت ہر کلام حیرات کی میمعتن
پاباہ لا الخنازیر والقرد و قرہ وایہ لا الخنزیر والحمار فمیں یمیل طبعہ الیکوئی الداءۃ والخاسة
بیس سورا و بہر کراس علی سے لفت کرنے میں اور الایمیات ہیں جو سودا اور گدھے کے سہ جبکی بلیعت اور صائل ہیوو سے تزوہ و دنایت اور خاست
والخباذۃ مثل الخنزیر والقرد والحمار بیل ہوادن منہا حالاً ماروی نہ علیہ السلام قال الخنازیر والقرد
اور فی ثنت میں سورا و بہر اور گدھے کے بیا ہے بلکہ اُنے بھی بر اسواسٹھ کروایت ہر کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا سورا اور بہر
اعقل عہدنا اللہ تعالیٰ ہم نی رتکی لمعاصلی و ذلك لآن من یرلکب لمعاصلی علی لاستمل ر من غیر التوبۃ ولا استغفار
اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ہو شیارہن جو معاصلی اغتیار کرنا ہے اسی سے کچھ شخص معاصلی میں ہمیشہ گرفتار رہتا ہے تو ہے اور استغفار کے
یکون من الذین قال اللہ تعالیٰ فیہم اولیک کا لا گھاوم بیل هم اضل فانہ تعالیٰ سبھم بالہائم فی کون مشاعرہم
وہ اُن لوگوں میں ہو جکہ اس تعالیٰ فرماتا ہو رہ جیسے جو یا نے زیادہ بے راہ کیوں کہ السلام علیہم سے لتبیہ ہی کا اُنکے دل و دماغ
متوجہہ ای اسباب للہیا و مقصوو علمہا و عدم التفکر فیما یقیرع اذا انہم من الایا ت عدد ما لا تفلعہ بیا بیل
اسباب دینوں کی طرف متوجہ ہو کر اسی کے ہو رہے کچھ تکریں ہے جو آیات نئے ہیں اور اُن نے کچھ لفظ لستے ہیں بلکہ یہیں ہوں گوں کو
جعلہم اضل ضمہا لا ہناء در ل و ما من شامنا کان تدر کہ من المذاہم و المضاڑ و تجھ تدلعایہ جحدہا فی جلب
اُن نے بھی گراہ ترکھڑا یا کیونکہ دیگر تو اتنا سمجھتے ہیں جو اکھی سمجھ کے لائق ہے فائدہ اور فیصل کو منفعت کروں گوں اور مفتر کردن
ما ینفهم او سلب ما یضرها و تقاد لصالحہما و تقدیم من یحسن الیہما میں بیٹھا یہما و ہو لا یلیس و اکنکھی کا شیزاد
اوہ شے اکھی سمجھتے ہیں اور اپنے محسن اور انیدار سان ہیں تینز کرتے ہیں

بین المذاقہ والمضار ومحیطہ لذت نعایۃ جھدہم فی جلیٰ فانصرہم وسلبیٰ یعنی فتحہم ولا ینقادون لربہم ولا یعرفون
تفاقہ وضررہ میں فرق نہیں کرتے اور ضرر حاصل کرنے کو اور شفعت تکھونے پر روٹ پڑتے ہیں اور اپنے پردہ کارکی فنا بسوار ہیں کیسا ورنہ
احسانہ الیہم من اسلوٰۃ الشیطان لذت ہو لعدی عذابہم ویقدموں علی لعذاب الا لیکہ لا یقدموں
کامان کی تغیر کرتے ہیں شیطان کی بدی سے جرک اکھاڑا ہی دشمن ہے اور سخت عذاب پر دوڑتے ہیں اور
علی النعیم المقادہ ویکو لقون من الذین قال اللہ تعالیٰ فیہم یعْلَمُونَ ظاہِرًا مِّنَ الْحَقِیقَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ
عجیزین کی طرف متوجہ ہیں ہرگز اور ان لوگوں میں داخل ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مبانیت ہیں اور پر اوپر دنیا کا جینا اور وے لوگ آئتیں سے
غافلوں یعنی انہم یعلمون ظاہر احتیاط اخسیساً من الدُّنْیَا وَهُوَ مَا يَشَاهِدُونَہ صنیع خارفہا و ملاذہا و سائر
خبر نہیں رکھتی یعنی وہ لوگ دنیا میں سے ہیں حقیر لے دیت کو سمجھ رہے ہیں اور وہ ہی جو دکیتی ہیں دنیا کی زریب و زبنت اور لذتیں اور تمام
احوالها موافقہ لشہو انہم الملامۃ لا ہوا ائمہ وہم عن الآخرۃ الیہی مطلباً لاعلامة للقصداً لاقصداً فلو
حالات جو انسکے شہوات کے موافق ہیں اور میں اور ہر کسکے ساتھ امرے لوگ آخرت سے جو ٹھاں مغلب اور غفات و جم کا مقصد ہو غفلت میں ہیں

اہلک قوم لو ط بالرجم کیا قال فی محکم تذکرہ و امطر زن اعلیہم بمحاجہ متن سعیل فحہ الاستدلال ان شریعت
قوم لو ط کو پھر اسے بلاک کیا جنا نجہ اپنی کتاب میں امر نہیں اور بر سائیں بنتے اپر تھے بان کنکنی وجہ استدلال کی ہے کہ پہلی غربتین
من قبلنا شریعت کا اذا اقتضت بل انکار و لم ينطه رشخها وقد حکیت بل انکار و لم ينطه رشخها بل کوئی نہیں
بینہ بہاری شریعت ہرگز اسکا بیان بل انکار چلا آؤے اور اسکا نفع ظاہر نہ ہو کیونکہ نکایت بل انکار و اور اسکا نفع بھی ظاہر نہیں تو جگہ روایت ہو کہ بنی عبید اصلوۃ
السلام قال من وجد تحویلاً عمل عملاً فلوط فاقتلوا الفاعل المفعول به و لتفق عليه الصحابة و ان اختلقو في مکفته
و الاسلام نے غربیاً بسلک و درکھ کر عمل تو ملک کا کزان اور توفاعل اور مفعول ہے دونوں کو تسلیم کرو اور صحابہ تمام پرستشیں ایں اگرچہ طریقہ قتل میں مختلف ہیں
فان اربعۃ من الخلقاء احرقوه وهم ابو بکر علی عبده اللہ بن زید و هشام بن عبد الملک و یروی عن ابی سکرانہ قال
کیونکہ چار خلقاء اسکو جلا و یا ہر سینے ابو بکر اور علی اور عبده اللہ بن زید اور هشام بن عبد الملک نے یہ بھی روایت ہے کہ کتنے تھے اسکے پاؤں
علیہ الہیت و قال ابن عباس نیقرضا علی بن اعویش فی رحی میتہ من کو سالہ ریتیع بالحجارۃ لآن قوم لو ط اہلکو اکذا لکھیا
گر کو گردیں اور ابن عباس کتے ہیں ابک بن سکان تجویز کرنے اسپر کو سرکار جل گراوں پھر فتح بصریہ میں اسی سے کہ قوم لو ط ایسا ہی مرح بلاک کی گئی ہے کیونکہ
حملہ قریبیم و نکتہم ولا شد فی اتباع المدمراهم حال نزولهم و ذکر صدر الشریعہ فی درکار احکام امان الصیادۃ
اگر کاموں کو اصحاب ارادہ سما دالہ با مخاوب بنشک جب وہ عکس ترت اور صدر الشہر یعنی دڑالاحکام میں ذکر کیا ہے کہ صحابہ
اختلقو فی موجہہ من الا حراق بالنکار و هدم المکانیں من محل مرتفع و اتباع الاجماع و عندیمیغافہ یعنی
اسکی سزا میں یعنی آنکہ میں جلانا اور اپنے بیوی اور گردا اور اوس کے مکان سے اوندر حائل اکر رت تجویز کیں اسکے پیشہ میں ایسی تجزیہ
یا مثال هذا الاموال و هذا هو المنسوب فی هذا المحل لغاظ الجنایة و وجہ الموافقة للصیادۃ فی الرعنی بهذا الوجه و
میں اور اس محل میں یہی ناسیب ہے کیونکہ گناہ بہت سخت ہے اور صحابہ کی رائے سے اخلاقی بیتک اختر کی تقریر
ان کا ن فوق المدل لکن یجوز علی طریق السیاست حتی لا یبقی لللوطی رخصة فی المیل لی للواطہ فیان عدیل نون المحد
اگر بعد میں زیادہ ہوں لیکن سیاست کے واسطے جائز ہے ناک لوٹی کے واسطے لواطت کی طرف سما راغب کا باقی نہ ہے اور حدا کا لازم نہ ہو تو
یہی اعندی بیحتیہ امر ہے افیان حرمتہ اعندک و عند جمیع العلماء اعظم من حرمة الزنا بل لکون جنبہ
اس گذاء میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسیہ نہیں ہے کہ ہنکا ہم کیونکہ اسکی حرمت و انکر اور نام علی کو نزدیک زنائی حرمت سے بربر ہے بل اسکی خاتمت
مرکوزاتی الطبع لآن المجل مستقد نہ لایمیل لیہا صنیل له طبع سلیم و کا استدعا ن اجر الامتناع عہابل المقتیہ
جود لیز میں گزوی ہوئی ہر کیوں کہ جلد بخس ناپاک ہر جسکی طبیعت سیم ہے اور عجی خیال نہیں کرنا اسکو کسی زاجرمانع کی حاجت یکم بلکہ یہی
یا مأفعه الطبع کا لکفہ فی کمال لرجیح و شرب البول لکن لسا کان فی لتفویس الحبیثۃ المتعالۃ لحیث اللہ تعالیٰ و کل اللہ
نفرت طبیعہ و نکتہ کو کافر ہے جیسے کہ نفرت طبیعی کوہ کھانے اور سوت پیزی میں کافی ہے لیکن جو کوئی جبیث نفسون کو جو صدد اکی سوچا و ذکر کی میں اور عجیز اشوق کر
یہیا و جملہ الزجر عنہما با بلغ و رجہ فانہا فی هذال الزمان قد شاعت فی هذال الاممۃ الظفریۃ و انتشرت بین عربها و عجمها و عکلہا و
تو خوب سختی سے رکنا و احباب و اکثر نکمہ لواطت اس زمان میں دریان امت محمدی کے بہت پیشی گئی ہے اور دریان عرب او عجم کے او عالم اور
جاہلہا و خواصہا علی طبق اولیعت مبلغا کا فیضخوردیں اور یلومون میں لا امر دله و لطعنون فیہ و نقولون انه لیس بادمی
جاہل اور فاسد دعائم میں نشر ہو کر نوبت ہو گئی ہے کہ اسیں فخر کرتے ہیں اور جسکے پاس اور نہ ہو وے اسکو لام اڑاٹ من کرتے ہیں کیا آدمی ہے
و لا صدق له و لیغتیخون بقیام۔ الامر بین ایدیہم و یلبسو نہ احسن الشیاب من المحرمات یہی علی الحسن
اسکو کہہ ہزار نہیں ہے اور زندگی میں کہنے سائنس اور موجود ہو اور اسکو یہی اچھو حرام کہہ ہے پہنائے ہیں تاکہ اچھی صورت نظر آوے
الهیئتہ و قد روی انه علیہ السلام قال من سرق ان یتمثل للرجال قیاماً فلیتبوأ مقعدہ من المناقار هذال وعدید
اور روایت ہے کہ نیا علیہ السلام نے فرمایا جسکو پسند آوے کہ رائے اگر نعمہ کو فرع کھٹے میں نو وہ اپنی مشینک روڈز خیں جاہر کیجیا کہ یہ وہی

فتنۃ النساء ودکنی ملقط الناصی ان الغلام اذا بلغ مبلغ الرجال لم يكن صبیحاً حکمہ حکم الرجال ان کان
حکورون کے قتل سے برخدا اور ملقط ناصی بین ذکر رہ کر کہ جب مرزاں کی حد کو پہنچ اور خوب صورت نہ ہو دے تو اسکا حکم مرزاں کا سار
صلیحاً حکمہ حکم النساء و هو حکورۃ من قرنہ الی قدمہ لا يحل النظر الیہ عن شہوۃ فاما السلام والنظر لا يعنی شہوۃ
خوب صورت ہو دے تو اسکا حکم عورتوں کا ساہر اور رہ عورت ہے سے پاؤں تک نظر شہوۃ اسکو دیکھتا ٹھلاں نہیں اور سلام کرنے اور بے شہوۃ دیکھنے میں
فلایاس بہ ولہذا لم یؤم بالتفاق قد جاء فی لاحیار ان عبید اللہ بن عمر کان جالسا فی بابہ دارہ مع بعض اصحابہ
پکی معاشرت نہیں اور اس پہنچ اسکو نہیں دیکھنے کا حکم نہیں ہو اور اخبار میں آیا ہے کہ عبید اللہ بن عمر اپنے گھر کے دروازے میں اپنے باروں کے سامنے شہوۃ
قرائی علام اصیلی اقبل من المسکة فقاہر ودخل دارہ فلما قالوا ذهب خرج من الدار فقيل له هذا معنى ذلك
شواہزادوں ایک لڑکا خوبصورت دیکھا کہ کہیجیں سانے اگیا تو کھڑے ہو کر کھڑہ میں کھس لئے جب باروں نے کما و جلا گیات کمر میں سرخی کیتے پہ جھاہا اپنی طرف سے اوتیا ڈھے
یا باحمدہ الرحمٰن ام سمعت شيئاً عن رسول الله عليه الصلوۃ والسلام فقال سمعت رسول الله عليه السلام یقول
یا ابو عبد الرحمن یا پتھرس رسول ام صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائے جواب یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساہر کہ فرمائے میخ

النظر اليهم حرام و الكلام معهم حرام و بحسب المذهب لا يقال القاضي معه لا يكلم يقول ان مع كل امرأة شيطانين
لما ذكرنا في طرق ديننا حرام اور بونا حرام هر اور ترتيبين حرام ہے اور فتحی کتنا ہر میں نے امام سنه تھے کہ تھے بیشتر کر سائیں دو شیخان ہوتے ہیں اور
معہ کل علام صدیقہ ثانیہ عشر شیطاناً و کان محل بن الحسن صدیقاً و کان ابو حنفیۃ چلسہ خلفہ او خلف سارۃ المسجد
ہر خواصیورت رٹک کے ساتھ اشارہ غیطان ہئی ہیں اور محمد بن المحسن خوبصورت تھے امام ابو حنفیہ با وجود کمال فتویٰ اور تکمیلی پڑپت بحث ایسا کرتے تھے با سجد کر سنون کے تینجھے
حتیٰ لا یقین علیہ بصرة خفاقة خیانۃ العین مع کمال القواۃ و قال سیفیان یکون فی هذه الاممۃ ثلاثة اصناف من
نیکاً تم بحر نکاہ نہ پرسے باداً آنکھ سے خیانت ہو وے اور سیفیان کا قول ہے کہ اس امت میں نیکن فرم کے

الوطيلين صفت ينظرون وصنف يصطلحون وصفت يعملون والشري الصديان كلثمن النساء لا بن مالقي
وهي هرگز ایک قسم بجانب زرالی نظر با راز او رکنستم وست بوسی کرنیو لارا ایک قسم علکن شد والہار کوکون مین نسبت عورتوں کو جراحتہ ہوا سبے کہ گرسی کا دل

الامرأة يمكن استباحتها بالنكاح والنظر إلى وجه الصبي يورث الحبلأ يمكن استباحة الواطه بوجه من الوجوه
وهي مثلاً هر لائحة سباق كلج کے ملکن تھی اور ریگوں کو دیکھنا جو شق بید الزاهر قویاً میں کسی صورت میں ممکن نہیں ہے

فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ حَبَّهُ يَرْتَكِبُ الْعَدَيْمَ وَيَكُونُ مِنَ الْمَالِكِينَ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى نَدِينَهُ أَذْقَلَ شَيْطَانَهُ

چھر جب اُسکا عشقی غالب ہو دیکھا تو قفل بدر کر لیا اور ہلاک ہو کر آیات اور دین اُمی سے چھل کر جیوں والوں میں تمثیرے گا۔ کسی نکر بعضی دفعوں و نمونوں میں نہایت

الاتصال يحصل فيه أمن الاقتران والخالطة مثل ما يحصل بين الزوجين حتى تختال الفسقة ثم يسمونها زوجين
محبت هو جانبي، هو اور هر دم کی ملاقات اور خلنا جتنا ایسا ہوتا ہے جیسے سیان لی لی میں باندھ کر فاستق بدر کار آنکو حضم چور دنام رکھتے ہیں

وَيَقُولُونَ تَرْوِيجٌ فَلَانٌ بَغْلَانٌ وَالْمَاضِرُونَ لِيَسْمَعُونَ قَوْلَهُمْ وَيَرَوْنَ حَالَهُمْ وَلَا يَمْنَعُهُمْ بِلِتَضْحِيَّكُونَ وَيَجْهِبُهُمْ مِثْلُ ذَلِكَ
اُوْرَكَتَهُ بَرِّنَ فَلَانَ نَے فَلَانَ کو جو در و نیایہ اور باس پیش نے والا تھی۔ باقی مُسْنَات کو زیر این اُوْرَکَتَهُ بَرِّنَ دیکھا کرنے کرتے بلکہ ہنار کرتے ہیں اور منع نہیں کرتے بلکہ ہنار کرتے ہیں اور اُنکو ایسی چُلُل۔ بُشْتَه
المَزَامِنْ دَلَائِلُونَ بَخْرَى الْيَمَانْ دَلَائِلُ الْمَعْنَى هُمْ وَقْدَ قَالَ قَاضِيَّيْنَ كَفَلَةً يَكْرَهُ بَيْعُ الْعَلَامِ الْأَمْرَدِينْ حَذَّرَتْ
آئی ہلا راجیاں دو اسلام جائی ہو اسکا کچھ خیال نہیں کرتے اور قاضیان نے اپنے فتاویٰ میں کہا ہے امر غلام کا مرد فاسنی کے ٹا ٹھیک ہکروہ ہے

يعلم انه يعصى الله تعالى به لانه اعانته له عمل المعصية وانفق العلماً من السلف والخلف على كون الولمة تحو
جسوكو جانا تارك الله كان فران هر كيو نگر اسيين عصيت کي ام او هر آمر تمام علماء متقدمين اور متاخرین براحت کر حرام کتیں
لانه تعالى خلق الخلق ذکر ادا نشی و خلق لكل منهما اعضاء ليصرف كل منهما کام احد من ثلاث الاعضاء الى اخلاق
کیونکہ اسد تعالیٰ نے خلق کو زادہ پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو اعضا اگد اگ دیے تاہم اعضا کو اگد صرف کرن جو سطہ پر آئیں
له وجعل لاشی حلال للحرث کا الخبر به في كتابه وقال الشاعر مکرم اکٹھن شاعر مکرم اکٹھن فی المیق العاقل ان یضر
اور عورت کو محل پیدائش کا بنا یا چاہیجہ اپنی کتاب میں خود میں بڑھنے والی عورت تھا کیسی ہب تھا رجھا جائیں یعنی جانے سے جا ہو بھر ماقبل کو کیا ادا نہ ہے لائز
حضور امن اعضاہ کی غیر مخلق لہ وہل یکن لہ الحرش فیما لیس حلال للحرث فیان فیل سمنا اور الفلا
کسی عصمت کو تمام اعضاہ نے خلق اتنی سے بے محل صرف کرے بھلا کیتی کب ممکن ہے ایسی جگہ بے محل کیتی کہ نہیں بھر گا کوئی کے کرے تو ماں اکڑ کا
لیس حلال للحرث لکھنے محل لقضاء الشهوة واستیفاء اللذة فاذا كان مملوکاً للحرث لا يجوز لصاحبہ ان یتصرفہ
کیتی کا محل نہیں ہے لیکن محل تقاضا شوت کا اور استیفاء لذت کا تو ہے پھر اکڑہ مملوک ہو وے تو ماں کر اسیں ویسا قدر کیونکہ نہیں ایک
کیا یصرت فی سائر املاک کہ من الملاک لات والملبوسات قال جواب ان اکائن وان کان له ان یتصرفت فی مالہ لکھ
جیسا اور تمام الملکیں تصرت کرتا ہو کھانے اور پہنچنے میں تجویز ہے اور طرح کا لصرفت عامل ہر ایک کو
محروم نہیں انتہا تام فیہ لآن ما فی دلہ من المال لیس لہ فی الحقيقة بل هو فی دلہ عاریۃ اُذنَّله فی الشمعان
غلام من پورے اتمتہ سافت ہر آیلے کہ جو مال اُسکے قبضہ میں ہو حقیقت میں اُس کا نہیں ہو بلکہ اُس کے قبضہ میں مستعار بر شرع سے اجازت ہے کہ اسیں
یتصروفیہ بوجہ مُنْعَن النصرت قیہ بوجہ اخزو لم یاذن له الشمع ان یتصرفت فی هذا المحل المکروہ لغایہ خبائثہ فنایہ
ایک طرح کا لصرفت کہ ایکیا اور وجہ سے قریب نہ کرے اور شرع نے اجازت نہیں دی کہ اس ملک کو وہ نہیں دی جو کی خمائشہ نہیں یعنی بکی
قد ارتہ الامری ان واطی الزوجہ فی القبل مع کونه حلالاً قد وقعت المتع عنہ حال الحیض لاجل لاذی بقوله تعالیٰ
نخاست ہر کیا معلوم نہیں کہ جامع بیل کا قبل میں با وجود کی حلال ہے کبھی اس سے بھی حماقت ہو جیسے حیفہ میں گنگی کے بیبے و اسٹر اسدار اتنی کے
وَيَسْلُونَكَ عَنِ الْمَحِیضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَاغْلِرُوا إِلَيْسَأَ فِي الْمَحِیضِ فَهِيَ إِيمَادِیَةٍ مِنَ الشَّهْرِ فَكِيفَ لَا يَمْسُعُ عَنِ
ابر پر بھیتے ہیں بھروسے علم حیض کا تو کہ وہ گندگی ہے سو تم پرے رہی عورتوں سے حیض کے وقت اور وہ تمام حیض میں بہرہ ہو تو اسی
وضع لا یفارق الیحاسہ الی شد من حمل الحیض صلائفہ من هذان مجرم الملک لا یعتصم الصرف فی الملاک فیه
جگہ سر جانے بجا تھا انسوں دور ہوئی جو کہ حیفہ کے خون ہر زیادہ تر بخیس ہے اس کو معلوم ہو کہ صرف ملیت ہوئی نہیں ہو سکتا کہ یہ میں اذن شرع کے سبق لصرفت کیا کرے
الشرع الاتری را کمۃ الحجوسیۃ او الوثنیۃ مع کونه حلال للحرث لا يجوز لصاحبہ ان یتصروفہ بالمعتیل والتفحید
وکھاتہ نہیں کیونہ بھی اسٹر یا اٹھنے سب سرت او وجود کی محل کیتی کا ہو لیکن اس کے لالک کو ماں نہیں کہ لصرفت کرے بوس لین اور لفڑی
وغيرها من حواسی الجماع وفضل عن الجماع وکذ البھیۃ مع کونه حلال لقضاء الشهوة لا يجوز لما کہ اقضاء الشهوة
وغيره بجماع کی لازم ہوں جبکہ نہیں بخیس ہے ایک کوچ بایس تقاضا شوت مارہ نہیں
فیما اذ افتر هذان فالواجب علیه کل مسلمان یکثر نہ عن هذان الفعل البیعی ماروی انه علیه السلام قال من عمل قوم لوط
جبت ابت سلم ہوی رتہ رسار پر راجب ہے کہ بخیس محل بر سر کن و کر کنہ کرو ایتھر کربنی علیہ السلام نے فرمایا جسینے قوم لوط کا سائل کیا
یعنی فی النار من کو سار روی ایضا انه علیه السلام قال اذا علا الذکر الذکر اهلل العرش و تقول السموات من
و رفعی میں اور حاصبہ کا جاویدا اور رہا بت ہر کربنی علیہ السلام نے ذرا بیا کجب نبی نزدیک سلطانہ اور تعریش کا نہ اکٹھا اور افلاک کتھیں
یارب بادلاک و تقول لا رض یارب میزان نبتلعه فیقول اللہ تعالیٰ دعوه فان طریقہ علی و وقوفہ بیان یہی
کارب نکو حکم دیکارا سکو ملا کر زالیمین کیتھیں اور سبھو جکہ ہو تو اسکے مکالموں میں دو اسکارستہ میری طرف ہر آفریسے سائنس کے اہنگ

وَرَوْى أَيْضًا أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِواعِظِ الْمُوْطَبِ بِالْحَارِ السَّبِيعِ لِمَجْمِعِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لِاجْنِيَا وَذَكَرَ فِي الْفَتَاوَى
أَمْرٌ يُبَحِّى رِوَايَتٍ يُرَكِّبُهُ فِي مُلْكِ الْسَّلَامِ فِي فَرَابِيَةِ طَرَقِيِّ رَجَى سَاقِونَ وَرِبَاطِ نَهَادِيَّةِ
آدَرْنَتَا وَمِي
الصَّوْفِيَّةِ عَنْ سَفِيَّاً كَانَ الْلَّوَاطَةَ لَا تَكُونُ فِي الْجَنَّةِ لَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَتَبْعَدُهُمْ وَاسْتَعْصِمُهُمْ وَقَالَ عَلَيْهِمْ كَمْ يَرَى
صَوْفِيَّ مِنْ سَفِيَّاً سَتَبْعَدُهُمْ مِنْ شَيْئِنْ هُوَ كَمْ كَيْنَكَهُ اسْكَنَتِي مِنْ شَيْئِنْ هُوَ كَمْ كَيْنَكَهُ اسْكَنَتِي
مِنْ أَحَدِ مِنْ الْعَلَمِينَ وَسَمِّيَّهُ خَبِيشَةً حَيْثُ قَالَ وَجَنَاحِيَّتُهُ مِنَ الْقَرْبَيَّةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْلَمُ الْحَبَارِيَّاتِ الْجَنَّةَ مَرَدَهُ
يَكُسُّ نَفْجَانَ مِنْ أَوْرَادِكَانَاتِ خَبِيشَرِيَّةِ جَهَانَ كَرْبَانَ كَيَا هِرَ اَوْرِجَنَتِي مِنْ اسْكَرَاسُ فَهَرَسَ جَوْرَتِي نَخَّهُ گَنَدَهُ كَامَ
عَنِ الْخَنَاثَتِ مَيْلَ قَدْ يَعْلَمُ مِنْ هَذَا لِلْجَنَّةِ لَكَوْنَهَا طَيِّبَةً لَطِيفَةً فِي غَايَةِ الْلَّطَافَةِ إِذَا كَانَتْ لَا تَقْبَلُ لِلْوَاطَقَ
خَبِيشَتِ كَيْنَهَا هُوَ كَيْكَاهُ تَقْرِيرَهُرِيَّ اَسَ سَمْلُومَ بُوتَا هُرَكَجِنَتِ چَرَكَرِيَّ اَوْرِغَاتِ دِرِجَرِيَّ كَيْ جَبَ اَسِينَ لِوَاطَتِنَيَّنَ هُوَ كَيْ
لَكَوْنَهَا ضَغْلَاجَنِيَّتَا يَلَزَمَانَ لَا يَقْبِيلُ مِنْ يَفْعَدُهَا فِي الدِّينِ الْكَوْنَهُ خَبِيشَتَا حَسِيسَا فِي غَايَةِ الْخَبَانَةِ وَالْخَاسَةِ لَا
يَكُرَنَعِلَجَبِيشَتِ بِرِغَولَزِمَ آمَا كَيْ كَجَنِيَّاشِ بُوتَا اسْكَلَ جَرَوْنَيَا مِنْ نَوَالِتَ كَرَتا هُرَكَيْنَكَهُ غَاتِ دِرِجَهُ كَاجَبِيشَتِ اَوْرِخَسِسِرِيَّ اَيْلَيْهِ كَ
الْمَنْصَفِ بِالْحَبِشِ خَبِيشَتَا لَا انْتَدَارِكَهُ اَللَّهُ بِالتَّوْبَةِ النَّصْوَرِ الْمَلَحِيَّةِ بِجَمِيعِ الذَّنْوَبِ الْجَلْسِ اِلَشَامِنَ
جَرِنَبَاشَتِ كَامَ كَرَسَهُ دِرِجَهُ خَبِيشَتِ هُونَاهِرِيَّ مَغَرَسَ صَورَتِ مِنْ كَاسِدِنَعَالِيَّ تَوْرِي خَالِصِيَّ سَهَ اسْكَلَ بَرَلَ كَرَدَهُ جَسَسَهُ تَامَ جَنَادَهُ دِرِجَهُ رِيَاتِيَّهُ هِنَّ اَحْسَرَهُنَّ مَحْلِسِ

والسبعون في بيان حُرَّكَةِ شَرِّ الْخَمْرِ بِيَانِ عَقْوِبَتِهَا وَسَائِرِ الْمُنْكَرِ

قالَ سُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَرِبِ الْخَمْرِ مِنْ الدِّيَافِنَاتِ وَهُوَ يَدِيْمُ مِنْهَا وَلَمْ يَدِيْمْ مِنْهَا كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ هَذَا الْحَدِيثُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَلُ بِمِنْهَا دُنْيَا بَعْدَهُ شَرِبُهُ بِالْجَنَّةِ اُوْلَئِكَ الْمُنْتَهَى إِلَيْهِمْ نَعْمَلُ بِمِنْهَا فِي الْآخِرَةِ هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ حَكَمِ الْمَصَائِبِ رَوَاهُ أَبْنُ عَمْرٍو فَمَعْنَاهُ أَنَّ مَنْ دَأَوْمًا عَلٰى شَرِبِ الْخَمْرِ فَمَا كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَشْرِبُ
مَعْنَاهُ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَشْرِبُ مَعْنَاهُ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَشْرِبُ
مِنْ خَمْرٍ هَلَانَ نَفْعًا مِنْ شَرِبِهَا الْخَمْرُ لِقُولَهُ تَعَالٰى وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لِدَلَّةِ الْسَّارِيْنَ هَذِهِ الْجَنَّةُ
غَيْرِهِ هُوَ الْجَنَّةُ اسْتَلِمْ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ بِنَيْلٍ اسْتَلِمْ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ
أَنَّهَارًا مِنْ خَمْرٍ لَذِيْنَ لَيْسُ فِيهِمَا كَراْهَةُ الطَّعْمِ وَالرَّيْحِ وَلَا غَائِلَةُ السَّكَرِ وَالْخَمْرِ وَأَنَّهُ مَنْ تَلَذَّذَ بِخَمْرٍ
مِنْ دَارِ شَرِبِهِ اسْتَلِمْ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ اسْتَلِمْ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ اسْتَلِمْ كَمْ لِشَرِبِهَا فِي الْآخِرَةِ

پتلتل خہما الشاربون فمن یدخل لجنة لا بدان یثوب منه او کا یکون محروم عنہ افیکون عدم شربہ
 پینے والے نزااد بنگے بھر جنت میں جا دیگا وہ باضرور بیو بیلا اُس سے محروم ہرگز نہ ہو دیگا اب نہ اس شراب کا
 منہما کنایۃ عن عدم دخولہ فیہا بسبب شرب الحیر فی الدنیا لان خمرا الدنیا حرام بحسب خاصۃ الہیل
 اشارہ ہر کو دنیا کی خراب پینے سے جنت میں نہ جا ریگا کیونکہ دنیا کی شراب حرام ہاں مخلوط ہر اُسکا پناہ حلال نہیں
 شربہا و من شرب منہا طالع او لو قطرة یقام علیہ الحرم و هو مثانون بجلدة الاحر و نضم الاعبد فان لم یضر بـ
 ہے اور جو شخص پڑب خاطر ارجح ایک قدرہ یہی سے اُپر حد جاری کیجا دے گی پینے اتنی درتے آزاد کے اور جانشی درتے غلام کے اگر دنیا میں نہ ہے
 فی الدنیا یضرب فی الآخرة بسیاط من النار علی رؤس الا شہد و یکفر مستحلها و یحرم بیعہما و شراء وھا و اکل
 تو آخرت میں اُس کے عنتیجے کے ساتے ٹین کے اور جو شخص حلال سمجھے دہ کافر ہے اور اسکا دھچا اور خرینا اور اُسکی قیمت
 تمہما و یعنیم اهل لذمۃ هن اظہار شربہا و یعنیم اوقذ ذکر فی کتب الفقه ان اجراء بیت بالامصار و بفترا نا
 کھانی سب حرام ہے اور ذمیتی بولگی بولا پینے اور بینچنے نہ ہاویں اذون کی کوئی کسر و نکال نہ ہو یعنی
 شربہ لذمۃ اور ہمارے قریبین میں

ممن يبيح فيه الخصم مسلماً كان أو كافراً لا يجوز لكانه اعانته على المعصية وقد قال الله تعالى **تَعَاوَنُوا عَلَى الْبَرِّ**
شرب زرتش مخلصه إياها فجائز شينين برأه سلطان كرم صفت كرم صفت كرم صفت كرم صفت
أور آپس میں دو کروں بک کام بہ
وَالْمُقْوَى وَكَلَّا تَعَاوَنُوا عَلَى الْكُفْرِ وَالْعُدُولِ وَإِنْ وَمَا نَقْلَحَ عَنِ ابْيَ حَسِيفَةِ أَنَّهُ جَوَزَهُ اللَّهُ فِي السَّوَادِ فِرَادَهُ بِالسَّوَادِ عَلَى
اور پیر حکاری پیدا رہ دو شرکر و گناہ پر اور زیادتی پر
وَالْمُقْوَى وَكَلَّا تَعَاوَنُوا عَلَى الْكُفْرِ وَالْعُدُولِ وَإِنْ وَمَا نَقْلَحَ عَنِ ابْيَ حَسِيفَةِ أَنَّهُ جَوَزَهُ اللَّهُ فِي السَّوَادِ فِرَادَهُ بِالسَّوَادِ عَلَى
ما صدر به العلماء سواد الكوفة لأن غالباً هلياً كان أهل الذمة وأمسواه بلا دنا فاعلام الاسلام فيها
سراف قصر بعل كے گرد کوڈ کا ہر اپنے کفر باشرے دہنے کے زمیناتے اور برادر ہمارے شہزاد کا سواد کے نیزے یا ان
ظاهرہ فلايمکون فیہا کما کامیکون فی الامصار وهو الصیحہ قوله کرفی دھننا الاختیان المحتشم لحرق بیت
غاب بین یمان نئے یے اتنی قدرت کیا تھی شہروں میں تدریت شہروں پر ایکی جمع، اور انصاب الاحتساب میں مذکور ہر کوہ مختص اگر ایسا کان جو
الخوار المشہور لا یضم من اذا علم انه لا یتخر بده نه لتعینه طریقاً للحسبه لغم ان اصحی اینا الصیحہ و عنهم فی
ثراب خانہ شہر پر چونکہ درے تو خانہ نہیں آتا اگر کوئی کہ بہر ان اسکے خیاز ایکی نکری بھی طریق انساب کا ہے آن ہمارے علمہ کو درباب جلد دست
احراق البیت شیء و انہما ورد عنہم هدم البیت و کسر الدنان لکخ کرنے الفصل الثامن من کتاب الصلوة
کمال خان کے کوئی راشیت بڑا نہیں بھی نہیں ایک لال خانہ کو گرا رسے اور سمجھی پھر دے لیکن محیط کی آخرین نصل میں
کنایہ اصلوہ سے
من الحبیط انه عليه السلام قال لعنه همه مت ان احرى جلا يصلی بالناس في انتظار الی قوم يختلفون عن الجماعة لحرق
مذکور ہے کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا یعنی ارادہ کیا تھی کہ ایک شخص راستے ادا منعاً ز جماعت کر مقرر کردن اور میں ان لوگوں کو کہ جوں جو جماعت کر جائے جوں پھر انکے مگر
یوتهم وهذا الخبر بدل علی جواز احرق بیت من يخالف عن الجماعة لأنهم علی المعصیۃ لا یجوز من الرسول انه
پھر بک دلیل مصیبت کر حملہ ہوتا رہ کر تک جماعت کا گھر بھونک دینا باہر رہا سلطان کرم صفت کار رسول سے نہیں بوسکتا کیونکہ بھی
معصیۃ فاذ اعلم جواز احرق البیت علی ترك السنۃ المؤکدة فما ظنك في احرق المیت تلى ترك الواجب و
مسئیت ہر جو جب کو کاہنہ کر دیا سنت مؤکدہ کے ترک سے جائز ہو تو اب کھر جلانے میں ترک واجب اور فرض پر تحریفیں کر دہر
الفرض قوله کرنے الی باب الشیخ من شرح ادب القاضی للخصاون ان عم خطب الناس فوما فقل بفتحی رفیعی بیت
ہے آخر خصان کی شرح ادب القاضی کے نہیں میں بابین مذکور ہر کوئی صحنی اسرع نے ایکرہ لوگوں کو خوب سنا یا کامیں نے سنائے
ذلان و فلان مسکر لفافی لای بیویتہ ما فان کان حقاً حرق بیویتہ ما و کھار جلان رجل من قریش درجیل من
کر خلائے اور خلائے کے گھر میں شراب ہر میں ایک لالا شی بیکھا اگر سچ نکلانا ایک گھر بھونک درکا آورہ اور حض ایک تو غریش میں سے تھا اور لیک
تفیف میں سے سو فرشی نے ہے بات سن پائی اور جاؤ کے گھر میں نشتمانی سے پھینک کیا اور لفافی نے جو پر فاد کی اور اسکا نام مرشد بخدا پھر
عمر بیت القریشی فلم یجعل فیہ ستبیع اهمن المسکر و الی بیت المتفقی فوجد فیہ خمرا فاحرق بیتہ ہل ما انت
عمر فرشی کے گھر کی خلاشی لی تو رکنیہ ای پیغامبر کے گھر گئے تو دہان شراب موجود تھی سو اسکا گھر بھونک دیا اور فرمایا تو مرشد
بعرشی عالم من هذا الازان المحتشم اذا بلغه خدم من الممنکرات یلینفع له ان یعلنه و یبله علیہ لأن عمر
میں ہر آدراں اثر سے معلوم ہوا کہ مختص جب شہزادت کی خبر نئے تو اسکو چاہیے کہ شہر کرے اور رہ کارے کیونکہ غریب
لما بلغه خدم المسکرا علنه فی خطبته و وعظته و هذل علیہ بالحرق البیت و العظ القریشی و لم يحرق بیتہ
جب شراب کی خرسنی تو خطبہ اور وعظہ میں ظاہر کیا اور گھر بھونک دینے سے رحمکا یا اور فرشی نے تو نصیحت ای اسکا گھر بھا
ولم یتعظ المتفقی فاحرق بیتہ لانه هذل بیه فلا یلیق بالسیاسۃ ان یهدی بشیع لثرا یا تیپہ و رؤی ان نقر امن
اور تفقی نے پندہ مال سو اسکا گھر جلا دیا کیونکہ ہی دھمکی وہی خسی بھر سیاست کے فلات پر کو دھمکی تو دیہے اور اسپر علیہ کرے آمد رہا تھا

اہل الشام نے شرب الخمر قاتلو اسی لئے حلال لانہ تعالیٰ قال لیس علی الذین آمُنُوا وَعَمِلُوا الصَّلَاةَ جَنَاحُ رِفْنَةٍ طَعْمُوا اصل خام میں سے جو جدید اور کئے گئے ہکھلے ملاں ہر اسی کے لئے تعالیٰ فرمایا ہے جو لوگ ایمان لائے اور کام نہ کیے اپنے نہیں گا، جو کچھ بے کام کے فکر نہیں الی عمر بن دلک و کتب عمران ابعتوا بهم الى فلما قد مواجه لهم عمر فاصحاب رسول الله عليه السلام سے بات غرے کے پاس تکییے آئی عرصے جواب کیا کہ انکو بیان بسجد وجوب و آئے تو مر منے لگی یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مج کر دشا و هم نہیں فقا لوا یا امیر المؤمنین انہم افتروا علی الله تعالیٰ و شرعاً فی حینه عالم بادن بہ فاقہ لعنتہ مشورہ کیا ہے کہا یا امیر المؤمنین ان لوگوں نے اس پر افتکلیا اور اسکر دین میں نیار استہ کھلا لاجبکی اجازت نہیں ہے سو انکو قتل کر وَعَلَى كُلِّ الْقَوْمِ سَكَتَ فَقَالَ لَهُمْ عَمَّا تَرَى فِيهِمْ يَأْتُونَ فَقَالَ أَرَى إِنَّمَا تَتَبَيَّنُهُمْ مَا يَنْهَا جَنَاحُ وَالْجَوَابُ اور علی روزہ سب میں جبکہ عقیقہ عزیز ہے اتنے پڑھا یا علی ائمہ اب میں کبھی کیا رہے ہے کیا میرے تذکرے اتنے تو کہا اور توہین کرن توہرا کہ کر شما ایک جلد و ان لم يَرِي وَبِوَا فَاضْرِبْ اعْنَاقَهُمْ فَإِسْتَأْهِمْ فَتَابُوا وَضُرِبَ كُلُّ احْدِهِمْ شَمَائِيلُ جَنَاحٍ وَالْجَوَابُ اتنے دستی درہ مارو اور اکر توہین تو انکو قتل کر دو تو اسون نے توہہ کی اور ہر ایک کے اتنی اتنی درہ مارے اور جواب عن الایہ الیہ المتن لوابہ اعلیٰ ابلاحة الخمر مادوی عن ابن عباس نہ قال لما زل تحریم الخمر قاتلو ای رسول اللہ یہ کیف اُس آیت کا جس سے انکوں لے اب اس خمر پر بحث کی جاتی ہے جو حروایت ہر ابن عباس سے کہ جب شراب کی حرمت قرآن میں آئی تو انکو خوفزدہ کیا یا رسول اللہ یہ باخواننا الذین مَأْنَوْا وَهُمْ لَیْشُرُونَ الْخَمْرَ فَذَلِلَ وَوَلَهُ تَعَالَى لَیْسَ عَلَى الْذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلَاةَ جَنَاحُ رِفْنَةٍ طَعْمُوا تمارے بجا یوں کا کیا ہاں ہو گا جو مر گئے اور شراب پیتے تھے تب یہ آیت آتری جو لوگ رہاں لائے اور کام نہ کیے اپنے بیٹیں اگناہ جو کچھ بے کام کے یعنی ان الذین شربو الخمر قبل تحریم بالا الخمر علیہم اما الا ان ثم علی الذین یشربوا لفاما بعد تحریمہما فان قيل تحریمہ مزادہ سے کہ جنمون نے حرام ہونے سے پہلے شراب پی وہ گندے گار نہیں ہیں گنگا کار نہیں جو بعد حرمت کے پہنچے ہیں اگر کوئی کہ کہ حرمت شرب ما یاری العقل الیہ هوملاک معرفۃ اللہ تعالیٰ و شکر بغمہ حسن کا شبہہ فی فلم کان حلالاً الام ایسی پیغیر کے پہنچے کہ جو عقل کو مکوڈیو کے وہ معرفت الیہ اور غمتوں کے شکر کی جڑ ہے سبتو ہب جو اسیں کچھ بیٹیں وہ بھلی امتوں کو واسطہ کیوں ملاں گئی السالفة مع احتیاجهم الیک فاجل جواب ان العقل لا یزول بشر القليل منه وانما یزول بالسكر والسكر حرام اسکے وہ بھی لر جائیں گے سر جواب یہ یہ کہ خوبی سی میں عقل کم نہیں ہوں عقل جبکی جاتے ہے کہ جو ہے اور نہ فی جمیع الادیان لگن القليل من الخمر قد حرمت علی هذه الامم المسنة ہو لهم بالخيرية کرامۃ لهم من اللہ فی تمام دینیون میں حرام ہو لیکن سات کو حقیقیں جبکی عمدگاں کی گواہی لگز رکب جو محظوظی سی شراب بھی حرام ہو گئی ہے یہ اس مقامے کی طرف سے کرامت ہو لشنا یقعوا فی الحظوا الرذی ہو السکران قلیلہ ہا ید عوالي کثیر ہا وہذا من خواصہ او لعذایز دلاد لذة شاربها تکار نہیں جو کہ منو شہر بتلما نہ جاویدن کیونکہ سخوٹی سی شراب بہت کامزہ ملکا دیتی ہے یہ اسکا خاصہ ہے اسی لیے شرائی کا مزہ بالا سستکنار منہ بخلاف سائر المشروبات فان قيل للداعی المذکور کان موجوداً فیما فلم له تحریم ابتداً و محنت شراب بہر جائز ہے جو اجاتا ہے خلاف تمام اور تحریم کے اگر کوئی کہ کہ وہی بیٹھنے خاصہ مذکور تو اسیں ہمیشہ موجود تھا پھر پہلے ہی ابتداء اسلام میں کپون حرام ہوئی بالتلکی بخ فالجواب ان الشہادۃ بالخيرية لم تکن اذذاک واما اللذی یجز الطاری فلئلا یقعن التفرقة عن الاسلام فانہم اور پھر آہست کیوں حرام ہوئی تو جواب یہ ہجہ کہ عذر کی گواہی ابتداء میں کیا اسی کہ اسلام کی نظر دلیں نہ آ جاوے کیونکہ وہ لوگ فی الجاهلیۃ کانوا اماؤ لغدن بشرب یہا فلکو نعم مولغدن بشرب یہا ظهر اللہ تعالیٰ فضلہ واحسانہ و لم يخواصه لحد جامیت میں شراب کے پڑے سوچتے تھے اسی کے شوق کے معاظ سے اسے تعالیٰ ز اپنا فضل اور احسان ظاہر فرمائیا کیا یہ حرام نہیں بل بل اللذی یجز حتیٰ تو اردت فی شامہما بیعا یات نزل فی مکہ قوله تعالیٰ وَمِنْ شَهَرَتِ الْجَنَّلِ وَالْأَعْنَابِ تَسْجِدُ وَنَ بلکہ تعریج سے حرام کی یہا تک کہ شراب کی باب میں جمار آتیں نہیں تو یہ آب آئی اور میودن سے کبھی رون کے بناؤ ہو

حِلْمٌ وَكُلُّ مَا هُوَ مُسْكُرٌ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ سَوَاءٌ كَانَ مِنْ الْجَبُوْلِ كَالْخُطْهِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّرَّةِ أَوْ مِنْ كَلَّابِانِ
بَرْ حَرَامٌ بَرَادٌ أَبْسِي بَرْ بِرْ كُلُّ شَرَابٍ مِنْ سَبَقِهِ كُلُّهُ مَنْ يَبْتَغِي
أَوْ جَرَادٌ جَوَارٌ يَادُونٌ حَمَدٌ
وَالْعَسَلُ وَالْتَّيْنُ وَعَنْدَ أَبِي حَمِينَفَهُ وَأَبِي يَوسُفَ يَحْلِلُ شَرَبَهُ مَلْمُ سِكْرُوا ذَالْسِكْرُ الشَّارِبُ كَيْحَلُ ثَرِيَهُ حَدَّ قَالَ
أَوْ شَهْدٌ أَوْ رَاجِهُ أَوْ أَرَادِمٌ أَبْرَجٌ سُنْ كَرْ نَزَادِكِبْ عَبْ شَكْ لَثَنَدَادِيَهُ بَنِي حَلَالٌ بَرْ
أَوْ جَبَبٌ بَيْتَيْهُ دَلَيْهُ كَوْسَتَ كَرْدَيَهُ تَوْبِنَيْهُ حَلَالٌ بَنِي كَرْمَانٌ تَكَبَّرٌ
أَبْوَالِلَيْثِ فِي لَتَبِيَهِ الشَّارِبِ الْمَطْبُخِ اعْظَمَهُ ذَنِيَا وَأَشَمَّهُ مَشَارِبِ الْخَمْلِ شَارِبِ الْخَمْلِ مَقْرِيَا نَشَرِ الْخَمْلِ الْحَارِفِيَّهُ
أَبْرَالِلَيْثِ تَنَزَّهُ مِنْ كَتَابِكَ مُطْبِعَهُ كَاهُنْ وَالْأَبْرَانَهُ كَاهُنْ شَرَابٌ بَيْتَهُ مَلَيْهُ كَهُشَابٌ بَيْتَهُ مَلَاقَلِيَهُ
كَهُنْيَهُ شَرَابٌ حَرَامٌ لَيْهُ سَوْدَهُ

فلا ينافي شرط المطبوخ بشرب المسكرات حلالاً ولا تجمع المسلمين علاناً شرب المسكرات حراماً وإن استحل ما هو
حرام بالجماع يقصد كافراً وشرب المطبوخ مالم يقصد به المسموع طرفة لاماً إذا قصد بالطلاق
وكان في جماعات غير مطربة غير مطربة فهذا جرم بحسبه لكن حلال بحسبه سلوكه مخصوصاً به
او اگر بنتها او اگر بنتها

الفسقة حرمته أيضاً المجلس التاسع والسبعون في بيان حرمة الغلو ووجوب التقسيم بين
أمامي مجلس مين بيان ثباته كاجراري کی حرمت کا
توبی بھی جرام ہے

الغافلین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقہنے والے و المختاط و المختبط و ایا کمر و الغول فانہ عار على
غافلین میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ رکھتے تھے ادا کمر دیا کر دسوچی اور دعا کا اور بچو غلیبت کی چوری سے
چامت کے دن

الْأَهْلَهُ يَوْمَ الْيَقِيمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَسَانِ الْمُصَبِّيحِيَّهِ رَوَاهُ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتٍ وَالْمَرَادُ مِنَ الْغَلُولِ الْخَيَاةِ فِي
غَلُولِ كُرْنَيْبَالِنَّ بَرْ عَزِيزِ شَرْمَ بِهُوَجِيٍّ يَوْمَ حِدِيثِ مَصَابِعِ كَيْ حَسَنٌ حَدَّيْثُونَ بَيْنَ هَذِهِ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتٍ كَيْ رَوَاهِيَّتٌ سَ
أَوْدُ مَرَادُ غَنُولُ سَ

الغيبة والغيبة ما أخذ من الكفار عنوةً وهي لم تكن حلاً للآلام السالفة لكن الله تعالى تفضل هذه الآلام بجملة غيبة وآذى فلقيت وهو ملء هر جو غالباً هو كثرة سوء بين اهاليها وبين اهاليها

حلاً لامحيت تالٌ فكلوا من حنطةٍ حلالاً طيباً وحكم ما بعد اخراجها الى دار الاسلام ان يجتمع في يدي الغزاة
حلال کر دی ہر چنان پر فرمایا ہر سو کھانا کو جو غصیت لا کو حلال سنہرے اور خفیث کا حکم حب دار الاسلام میں لے آؤں تو ہر کو جو غازیوں کے پاس ہر دے سب ایک جا

یہ سہ راہم بائیں الغاین مفیضی للراجل سہم وللفارس سہماں عنده بیکھنیفہ وعند غیر کا لمعضی للفارس ثالثہ
باتی غاینین میں بجھے لکھر پیدا نہیں اب امام ابو جنیفہ کے تزدیک پیدا ہو اکھر احمد اور سوار کو دیہرا حصہ اور سواتے اگئے اور کچھ بیں کرسولہ کو ترا حصہ بے

اسیم ولیس لا امام علی فاذکر فی هنادی قاضی خان ان یقسم الغذاه فی حار الحرب قبل اخراجہماں دارالاسلام
اور سلطنتی مذکور تھا جو خان کے امام کو یہ اختیار نہیں ہو کر غذائیم تو دار الحرب کے اندر دارالاسلام بن لانتے سے ہے تقسیم کردے ہوں

ان يفتقه بدل من بلاد اهل الحرب ويقسم الغناه في ما يجوز قسمته لا انه لما فتحوا صادر تلك البقعة من
اگر کوئی شہر ای رہ کر مسین غنائم قسم کر دے تو اب قسم جائز کہیونکہ جب امام نے شرع کر لیا تو وہ جگہ دارالاسلام کی ہو گئی
دارالاسلام فیجوز قسمة الغناه فیما ہذل حکم الشرع فی الغنیمة لکن فی هذا الزمان قد ترک هذل الحکم
چھر کسین قسمت غنائم کی جائز ہو غنیمت میں شرع کا تو یہ حکم ترک
ویصل کا الشریعۃ المنسوخۃ حیث کا قسم الغناه میں خمسہ لا ان العادة فی هذا الزمان
ایسا ہو گیا جیسے دین منسوخ کیونکہ نزع غناہ تکر پر بنتے ہیں اور اس زمان میں یہ مادت ترک
ان العسکر کا ذرا احخلوا دارالحرب و غلبو علی الکفار یعنی ہبوب اموالهم فیا خذ بعضهم شیئاً کمثیراً و بعضهم
کر جب لشکر دارالحرب میں جا کر کفار پر غاب آتا ہوا اسکا مال اٹھتے ہیں تو کوئی موت سبیت کیوں لیتا ہے اور کوئی حکومت اور کسی کر
شیئاً قلیلاً و بعضهم کیا خذ شیئاً بل یعنی محروم اما مثیرتی فرقون علی تلك الحالة بلا قسمہ بینہم ولا خراج
کچھ نہیں تباکا محروم رہ جائے ہی اوسرا اور بدو مبانے ہیں اور اُپنی قسمت نہیں ہوئی اور نہ جنس بختا ہے
وہذا هو الغلوت الذی ورث من الشارع و عیلات شدیدة فی حادیث کثیرات ممیا ماروی عن ابی هریرۃ ان رجلاً
او رسی غاؤل ہر جیسین شارع نے بہت حدیثوں میں سخت سخت وعید فرمائی ہیں۔ اُمکی یہ جواب ہر ہر یہ سے روایت ہر کمی خصوص
اہلی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علام ما یقال له ملعم فیہما ہو یحظر حلال رسول اللہ صلی اللہ
علام واسط رسول سے اس دعا یہ و مسلم کے ہے۔ بیجا اُسکا نام مدغم تھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجا وہ اتنا رہا حما
علیہ وسلم اذا صاحبہ سبھم من عذر فقتلہ فقال للناس هنیع الله الحنة فقاله رسول الله علیہ السلام کل
ما کاہ و سمن کی طرف سے اُسکے تیراں کا امر اُسکو مارا اسکا سولوگ بول اسکو جنت سبایک ہو جو رسول سے صلی اللہ علیہ وسلم فیا ہر جیسین
والذی نفی بیک ان الشملة الی اخذها یوم خیبر من المغانم لم یصيہا المقاسم لیشتعل علیہ ذار افلحها
قسمہ رأس ذات کی کہ میری جان اُسکے تھیں ہے وہ کبھی جو خیبر کے دن قسم سے پہلے غنیمت میں سے ٹھیک ہتھی اُنکا شعلہ بھڑکا رہ جائے جب
سمع الناس فی ذلك فزعوا فاء دجل بشرک او شرکیون فقال صدت هذل یوم خیبر فقال رسول الله صل
یا لوگوں نے ساتھ کا نبی اُسکے پھر اکی شخص کی تھیہ باپوش کا یاد دیتے لایا عرض کیا یہ خیبر کے دن میں نے یہی سخت پرسوں سے ملے
الله علیہ وسلم من نار شرک او شرکا کان من نار و ممیا ماروی عن زید بن خالد ان رجال امراض حارثہ علیہ السلام
الله علیہ وسلم از قتایا اُن کا رکب تھیہ ہے یادوں میں سے اگ کے ہیں اُور اُون حدیثوں میں سر اکیب ہو جو زید بن خالد سے روایت ہو کہ اکیب صحابی
تو فی عہد خیبر فذکرہ اذلک رسول اللہ علیہ السلام فقال صلوا علی صالحہم فتعذّر و جمع الناس فتال ان
خیبر کے روزوفات پالی سوپنہ جو رسول اللہ علیہ السلام و سلمت ہیں کی اُنکے نام پر ہو۔ سکر لوگوں کے چہرے بد کے پھر فرمایا
صالحیکم فلاغل فی سبیل اللہ فقتلنا متأעה فوجن ما خذ امن خریز یعقوب لا یسا ولد همین و ممیا ماروی
تمارے پارے غیبت بن خیانت کی رو سبے اُسکے اسہا بین موصیہ حدا فوایک ہر دیروں کے ہر دن میں سے پایا دو درم کا بھی نہیں تھا
اوایک یہ ہے عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه علیہ السلام کان اذا صاحب غنیمة امر بلا اقینادی فی الناس فی جمیون لغناهم فی حسنه
جعوبہ احمد بن عبود سے روایت ہو کہ بنی علیہ السلام بروقت حصول غنیمت کر بلان کو فرمادیتے وہ لوگوں میں کار و بیاد و اپنی اپنی غنیمت لاکر بس کر دیتے پھر اپنے حکاہ کر
ویقسم فیاعرجل بعد خلک بزمام من شعر فقال هذافیها اصبناؤ من الغنیمة فقال لنیع علیہ السلام اسمعت
تشہیر کر دیتے پھر ایک غرجدشہر کی ایک دو زیارت کی رسی بکریا اور عرض کیا غنیمت میں سے یہی تھی بس بنی علیہ السلام نے فرمایا تم تھے بلان کر
بلا اینادی ثلثاقا لفم قال فما من عکا نفعی به فاعتذر فقال کن انت الذي تجئ به يوم العيتمه فلن اقبل عنك
او از رئیت نے تھا غرض کیا ہاں فرمایا بھر فرمایا تو ہی رکم قیامت کے روز بکریا میں عجیب نہیں لیتا

وأنما متن الع النبي عليه السلام من أحد الزمام كان فيه لجحيد الغائبين شركه وقد تفرقوا ولم يكن يصل اور بني عليه السلام ندوة اسواسطه لى كرسيين نام انكلز ک شركت تجى ده سب اد صرا ادر هر را کي کا
لضيبي كل احد منهم من ذلك الزمام الى صاحبه فتركه في يده ليكون ائمه عليه لانه هو العاصي
خص اس رسىين سے حصہ دار کو پہنچا نامکن تین تھا اور اسی کے پس اپنے رہنے دی کر اسکا ناد اسی بڑے کیونکہ وہ پیغام تھا
فعلى هذا ما يأخذ لغزة زماننا من العناء بلا هسته ولا اخراج الخس لا يحل لأحد منهم اول يا كل منها لان
ان روایات کے موافق ہارے زمان کے غازی جو غنائم بالاستمت لیلیتے ہن اور حس بھی نہیں تھا تو انکو اسیں سے کھانا مال نہیں ہے کیونکہ
أخذهم لهم يكن على طريق الشرع ومع هذا استمع كثيراً منهم يقولون لقد وصلنا من اهل الحرب
انما قبضه شرع کے موافق نہیں ہے تپہ سنتے میں آتا ہے کہ اثر یون کفار کا
مال هو حلال لنا من المال الموروث من ابائنا و امهاتنا ولا يعتريه لا المعرفون انهم اخذوا
السلطان بالحاصل کیا ہر کروی امان باپ کی پیراث کا بھی نہیں ہوتا اور ان مغزو لوگوں کو بخبر نہیں ہے کہ انہوں نے
على غير طريق الشرع فلا يكون حلالاً اذ فيه حق الغريقين من المستحقين الحدهما الباقي والمسكين
کیونکہ اسیں حق روشن فرق متحق کا ہے ایک فرقی تو یتیم اور مساکین
خلاف شرع یہی ہے پھر مال کیونکر ہو گا

وابن السبيل لأن المحس حقام وهو باق فيه وللتاني العزاء الذين كانوا معهم لأن الباقى بعد الخس حفهم
اور سفرین اپنے کفر نہیں کھتی کر رہا ایک انہیں کو درکار فی حق وہ غازی ہیں جو ایک ہمارا تھا میں کہ جس نکال کر جو بھا اسیں انکا بھی حق ہے
وهو باق فيه لم یقسم بینهم على طريق الشرع هیکف یکون حلالاً ایل لوکان الماخوذجاريۃ لا یعنی الاخذ على هذه الوجه
لما سین باقی ہے کہ بطور شرع اپنے تقیم نہیں ہوا بھر حلال کیونکر ہو ویکا بل اس طرح کی ہی ہوئی اگر یونہی ہو وی تو یعنی ما کو
ان یتصرف یہما کو نہما مشترکة مسخرة البعض و بعد اخراج خس بالبقاء حق باقى لغزة یہما ولا خلاف ان
اصلاح یصرف جائز نہیں ہوئکیونکہ وہ شرک ہر کجہ اور دکھنی ہر آرچ خس نکال جیکا ہو کیونکہ حق اشکرا اسیں یعنی انی رہتا ہو اور اسیں کسی کو خلاف نہیں کیونکہ
الجارية المشتركة تحرم و وطها على جميع الشركاء ولا فرق في الحرمة یعنی من قل نضيبيه او کار و قد اتفقا
شرک لونہی سے تمام شرکا کو وطی حرام ہے اور حرمت میں اس سے بچو فرن نہیں ہوتا کہ حمد سخوا ہو یا بابت اور اپر بستقی میں
على ان لحال من الغائبين لا یجھو له ان بطل سجاريۃ من المبی قبل القسمة و اختلفوا فيما یحتمی عليه اذ او طھا افعال
کاشکر میں سے کسی کو جائز نہیں کیونکہ قید یونہی سے نونہی کی کو قسمت سے پسے ڈھا کرے اور اسیں اخلاق ہر کے واطھ کیا لازم آتا ہو اگر وہی اس سے سو
مالك یحجد لانه زان و قال ابو حنيفة لا حلال عليه بل عليه عقوبة و ان حصل منه اولاد فهو ملوك يريد الی
امام ما کیتے ہیں حد آئی ہے کیونکہ وہ زانی ہر امر ابو حنيفة کیتے ہیں اپر حد نہیں ہو بل اپر عذاب ہو اور الوجہ یعنی تردد غلام بھی یعنی میں نہیں کیا جاؤ^۱
الغینیۃ فاذ اکان الامر كذلك یتحاوق على من یقتل الكافر لکفره ان یکفر فهو یتفسہ باستحقان
جب حال ہو تو حرف بر اسی سبک کفر کے سبب قتل کرتا ہے اب اسی کافر ہو جاوے کہ وہ آپ کا فری جاوے

الغناۃ الغیر المقصومة والغرض برج المشتركة تحریکی هذ الفساد الى كل من یتملك
غناۃ بالتقیم کو اور فروع شرک کو ملاں سمجھ کر بھر فاد آئے کو جیکا جو جو شخص کیونکہ یا کیونکہ
منهم الجواری وغیرها و هذ اداء عضال عسیوالزوال لان الکڑا الاجداد فی هذا الزمان نبذ و احكام
اکنے خریجیا اور یساخت مرض ہو اسکا جانا دشوار ہے کیونکہ اس زمان کے اثر یونہیں نے احکام

اک سلام و راعظہ و هر ہم کا نعم لہ رکلفوا بھا فلایاں بیون با فغلوا افکیف میکی العلاج بمحجم ما فاید یہم من الغناۃ
اسلامی یعنی پشت ڈال دیسی ہیں گویا کہ انکو بھکم ہوا نہیں سو جو کرتے ہیں اسکی کمی پروا نہیں ہو جو اسکا کیا علاج کر جو جن غنائم اکنکہ قبضہ میں ہو اسکا کیا علاج

وتقسيمهما بينهم مع عدم انتقادهم الى لشرع فلما تعددت جمهم وتقسيمهما بينهم صاروا في يد كل واحد منهم على للة المقطة
او كيزن تتشيكل من اس صورت مبنى على كرهه بغير رضاه اذ انهم تقسيم شواربوي توجيهها اذ انها اياها لقطعه
فمن كان فقيلاً وحوله اذن تصرف قفيه ومن كان غنياً لا يحيط به اذن تصرف قفيه بل يلزم له اذن يتصرف
بموجب شخص فقيه هو توسيعه كاسين المكر تصرف جائزه او درجه عتي بين انكولاذهن بينهين يحرر كاسين تصرف كرين بلا فضي ولا لازم هر کس فقير بخرات کرد
به على فقير لشر اراد اذن تعلمکه من ذلك الفقير رامايا لاستهابا وبالشرع هذ اذا كان مافي يده مأموره
بموجب اجرها ذ اس فقير سے پکرالک ہو جائے تو باطله کے باخزی کر

تفصیل و اما اذا كان اخذ ذه بطرق التنفيذ فهو له خاصة لا يشاركه فيه احد لكن لا يملكونه الا بعد اخراجها من المدار

حتی لو قال الامام او امیرالعسکر من اصحاب حاریۃ فھی لھ فاصلہ باید من الغرۃ جاریۃ واستبراھا لا یحل لکھ
بیان یک کہ اگر امام نے یا سالار شکر نے حملہ دیا کہ جسکے لونڈی ہاٹھاؤے وہ اُس ہی کی ایسی پھر کسی غازی کو لونڈی ہاٹھاؤے اور یعنی سے رحم ہاٹھکرے تو بھی نہ

وطعنهاؤكابيعها قبل اخراجها الى اسلام والمراد من التنفيذ التحرير على القتال بل عطاء شئ زائد على سهم الغنية
وطي حلال حرام اذ ان مسكتي بحق جب تک دار الاسلام جن دلے آؤے اور مراد تنفيذ سے لڑائی کی رغبت دلانی ہے
بکو حصہ غنیمت سے زائد دیکر

وهو من بقوله تعالى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ حَرَضْنَا مُؤْمِنَينَ عَلَىٰ لِفْتَالٍ فَلَمْ يَنْبَغِي لِلأَمَامِ وَلَا مِلْرِ الْعَسْكَرَانِ يَتَنَقَّلُ لَا يَهْتَلِ

من قتل قتيلًا فقل له سلامةً أو يقول لسريره ما أصبتهم فهو لكهأ واربعه أو ثلثه ومخوذ لك ولا ينفل بكم المأخوذ
بسنة مارکسی کا فرگر نواسی ہی کا ہو سامان اُسی کی وجہ پر تھکر کو حکم دے گئے گوٹ سب تھا عما وہ

اذ فيه ابطال حق الكل وان فعل ذلك مع سرية يجوا اذ قد يكون المصلحة فيه كذا ذكر في الهدایة وذكر في شرح
رسوخ اصحاب سب كالغى تلطف بوناير اگر ایسا کم سریر کو دے توجہ نہ ہے اسی لئے کہ بغایہ وقت اس ہی میں مصلحت ہوئی ہو ہے ایسین یہی مذکور ہے اور شرح صحیح میں مذکور ہے

المجمع از کام که یعنی قبل از ماحظه اذفیه ابطال القسمه المشروعه فی الغینمه و ذکر فی السید الکبیر اکامه اذاق اللعکر
کرامه از کام نزدیک شد که اینجین قسمت جو غنیمت بین شرعا جایی باشد بونی هم
او سید الکبیر میان مذکور بیه کرامه از کام از تمام شکر که حکم دست از

جیسا کہ اسی مقصود سے بھروسہ کرنے والے اپنے بھائیوں کو اپنے بھائیوں کا بھروسہ کرنے کا حق ملے گا۔

البعض يشعّ وفي النعيم ابطال تقضي الفارس على راحلوكما أصبه في نولك ولهم يقل بعد الخمس ذفنه
أكسي كسي خاصك كمحقر كردن او تجيم من سوار فضيلت جپا دے پرہن باطل ہوئی ہر اور ایسے ہی جائز مین انگر فلم دے جو موڑ ہر سب ستمائی اور بعد اخمس کے اسلیے کہ آئین

ابطال الخمس الذى اوجبه الله تعالى في الخدمة فعله هذاما ذكر في فتاوى قاضيىخان ان كلاما ما اذا قال مزاصب خمس جو اسد تعالى نے طہیت میں واجب کیا ہے مل ہوئا تو اسی بہان کے سوچن جو فتاومی قاضیخان میں مذکور ہو
کراما اگر حکم دے کر جسکو جو شر ہاتھ لئے

شیئاً فنوله فاصاب واحد منهم شيئاً في الحرب يكون له خاصة ولا يجب فيه الخمس لا يشاركه فيه غيره ان
دعا من همکاری او همکری کر کوکی شتے دار احرب بین باخواهی تو غاص اس همکاری او رئیسین شرکت همکاری

مارئے دارالحرب فما اصابہ یکون میدا تائعتہ و گذاما ذکر فی منیۃ المفتی ان الامام اذا قال من اصاب بخششلهم نہ
دارالحرب یعنی مریادے تو وہ شرعاً کی سیرات ہوں گی اور ایسے بھی جو کہ مختصر المفتی یعنی شرکور بر کے امام المکتمدے جسکے جواباً تحریر کے فاسد ہی کا ہے

يدخل الإمام في التنفيذ ينبغي أن يحمل على كون قول الإمام مفعولاً لغير الكل العسكري لذا لا يفهم منه المخالفة لسائر
قواعد المحكمة الجنائية إلا إذا ثبتت تماشيها بروتينياً برواية تاميني خان أو رئيسة النقاشي كن جاہیي كه محول اس حال پر ہر عن کرامہ سرپرکودے تمام اشکر کو نہیں ٹاکریں چاہیے بلکہ تامینی خان کی مخالفت نہیں جاوے

التي من حملتها أعطاء ما يحب عليهم من العشر والزكوة ولا تقتطوه من رحمة الله تعالى عن دارتكا، ممن المنكرات ومبادرتهم
كربلا من اهانه عشرة زكوة واحب بمحى داخل به ثواب كثيراً اور تكثير حمت التي سے مايوس ذرنا اگر ۱ شنس کچھ عمل به ہو جاوے اور فرم عمل کر پیشمن
للحشر ماتrib غبوم الالتوبه والطاعات وظيبوا لفسم بقىولها وسمها واعليهم الامور باخذ ما يحب عليهم من العشر والزكوة
بلکہ انکھی تو بہ اور عبادتی رغبت دلانا اور اتنے دل ایسے راضی کرو کر اسکر مان لین اور اپنے آسانی رکنا اتنے واجبات
عشر و فزان

زكوة الولئم وأموال التجار بہ بہولة ولطف ولا شد واعليهم باخذ ما يحب عليهم او باخذ الکذا ما يحب عليهم اذري انه
اور مبار بای چندہ اور تجارت کے مال کی زکوة یعنی میں ہوں اور لطف بردا اور اپنے ختنی تک رکنا کہ جو اپنے واجب نہیں ہو وہ یا کرو یا واجب ہے زن بارہ لیکرو اسی کردہ ایسے
علیہ السلام قال لا يدخل الجنة صالح مسکن في حديث اخر انه عليه السلام قال صالح المحسن في النار قال يبغى سار
کربی میں اسلام نے فرمایا جنت میں نہیں جاوے کیا صاف کس اور اکب اور حدیث میں ہو کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا صاحب کس دوڑنے میں ہر لعبوی کرتا ہو
بصالح المحسن من يأخذ من التجار صكما باسم العشر اخ امر واعليهم وقال تحافظ واما الان فانهم يأخذون مكسم
کر سارب کر سے مرا وہ شخص ہے جو سوداگروں سے عشر کا نام رکھ کر مخصوص لے لیتا ہو جب اُنکے پاس کوئی نہیں اور حافظ کرتا ہو اور اب تو وہ لوگ ہیں کا کہ خراج تو
العشر و مکوسا اخري ليس لها اسم بل كل ما يأخذون نه حرام و سحت وقد قال الله تعالى وَيَنْهَا لِلْمُطْغَيْفِينَ الَّذِينَ فَإِذَا كَانَ
عشر کے نام سے لے لیتے ہیں اور کتنے ہی اور خراج یعنی ہیں کہ اُنکا کچھ بھی نام نہیں ہو بلکہ جو وہ ملتے ہیں سب حرام اور نہیں رہا ہے اور اسکا افزاں خارجہ خارجہ کھٹاڑی اور کچھ جب
حال لمطفف ہگن امعران اخذ کاشی قلیل من اُس لکیل والوزن فما ذا یکون حال ملکر میں الدین يأخذ
حال کوتونے والا کا ہے باوجو کر دو کیل یا وزن میں سے تھوڑا سار کم لے لیا ہو جو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو غراء سخواہ مال لوگوں کا لے لیتے ہیں

أموال الناس بلا كيل ولا وزن و يقولون هو حق السلطان او حق فلان و يخرجون عن اليمان اذ قد ذكر في كثيل من كتب
شائپین اور شرط تولین اور بیان کرتے ہیں یہ سلطان کا حق ہر یا فلان کا حق ہو اور ایمان سے باہر ہو جاتے ہیں اسی کر اکثر

الفتاوى اور **المن** قال **البيهقي** لما هدم السلطان يكتفى لغيره بما نعمهم من حلوون في بيت المال الصناعة قد ولى انه عليه السلام
فتاد و نبین نہ کوئی شخص بیت المال کو کسے یہ سلطان کا مال بزرگہ کا فرمودھا تا ہر کچھ کوئی نہیں جو بلکہ رکابیا بلکہ وہ لوگ بیت المال میں بھی خیانت کرتے ہیں اور روایت کر کر یہ
قال ان جلا لیخون حلوون مال الله تعالى بغير حق فلم النار يوم القيمة فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان الذين شرaron عن
فرما بکہت لوگ نگاہ کرتے ہیں اسکے کومال میں ناخن سوانحہ و اسٹے قیامت کے دن اُنکے بنی علیہ السلام نے اس حدیث میں فرمایا جو لوگ بیت المال میں رہا کرتے ہیں
في بيت المال و تصریف فیه بعد امام الله تعالى رسوله فلم النار يوم القيمة فان بیت المال على ما ذكر في البرازية
اور اسین بے حکم خدا اور رسول کے نظر کرتے ہیں سوائے یہی قیامت کے دن اُنکے بنی علیہ السلام نے اس حدیث میں فرمایا جو لوگ بیت المال سوانح بیان بزار

وغيرها اربعه ا نوعاً لا ول الصدقه و ماق معناها كالعشر في غير المصارف لما ذكرت قوله تعالى إنما الصدقة للفقير
وغيره کر جائز سے ہیں اول تو صدقه شل ہر جیسے عشر سوچو جو کا ان مصافت پر جو اسی آیت میں نہ کوئی زکوة جو سرقہ و مفسدہ
والمسلک في العاملین علیہا و المؤلفة قلوبهم و فرقہ السکا بالغار فین تسبیل اللہ و ابن السیل فیم ثانیہ اصلالکن سقط میں مولفہ
اور محاجہ کا اور اسکے پر جانے والوں کا اور جنہا دل پر جانہ وارد گردیں پچھلے این اور اسہ راه میں اور رہا کر سار کوئی نہ آئی قسم کے لوگوں میں پر اپنی مولفہ

القلوب بقی سبعہ اصناف و هم الفقیر والمسلک في العاملین المکاہبون والملدیون و منقطع الغرة و ایمان السبیل قال
القلوب اب بائی سنین ہے اور بیس قسم بقی رہن فیقیر اور سکین اور اس کی میل جانے و اسے اور مکتب غلام اور قضاہ لوگ اور منفاس غاری اور سافر اور وسرا
خمس لعناء و المعادن والركاز فيصرف إلى ما ذكر في قوله تعالى واعلموا اما عيتم من شئ فان لله الحمد
بیت امال غیر ممتوتون لا جنس اور کھان کی آمد اور ربا خدا اس کا صرف اسی بیت میں نہ کوئی رہا اور جان کوئی جو شیست لا و کچھ میں سواد کر دے اسیں سے باہر جان حصلہ
للرسول علیکم الہی و المثلکی و المثلکی و این لشیعیان هم ستہ اصناف لکن ذکر الله تعالى للتبrik و هم الرسوخ وی القی
رسول کی اور قرأت دلائی اور میتم کی اور مجتاج کی اور سافر کا یحیم قسم کے لوگ ہیں لیکن اللہ کا نام تو برکت کے دو اسٹے ہے اور حصر رسول کا اور ذوقی کا

ساقط فیقی ششہ اصناف وہم الیتمی والمساکین وابن السییل لان فقر اذوی العربی یار خلوصی
اب نین برابر تین متر مربع رہیں تیم بھج اور مساکین اور سافر اتنا ہو کہ ذوی العربی میں سے فقا اینہن داخل
ویقدیون علیہم دولاً غیر کھم والثالث مایؤخذ من خواجہ الارض جزیہ الرؤس وعاہد کیا کام
اور اپنے مقدم ہیں عنی لوگ دامن نین ہیں آئندہ بیت المال وہ ہر جوز میون کا مصلح حاصل ہوتا ہے اور جبزہ آدمی سری کا اور امام کو جواہل حرب نہ رانے
مزائل لحرب و ہایا خذ کالعاشر من تجراہل الذمة والمستأمن فیصر الى مصالح المسلمين من سد الشعور
اور جو کہ عاشر ذمی اور متسامن تاجروں سے یوں یہ سامانوں کے مصالح میں خرج ہیں اور کیا یعنی راد آدم کفار کار و کنا
بعکارة الرباطات والحسود حفرا من ارالعامة وارتق العلماء النافعات والقضاء العادلين والغرة
اور عنا فقا ہون کی تیاری اور بیل بنائے اور نام نہ رین گھردوانی اور علمائے نصرانی اور غازیوں کے
والمحسبین والرابع المقطة وتركه المیت الذي لا وارث له فیصر الى معالجه المرضی ادویتهم اطعنه
اور مستحبین کو مشہری اور جستہ بیت المال پایا ہوا مال اور الاورث میت کا ترک ہے خری ہوگا یا رون کے علاج اور دویات اور کھانے میں
واعکفان الموقی ونفقۃ اللفیط ومن هو عاجز عن السبیل فعل الاماران ینظری هذہ الاموال ونفعہما اوض
اور مردوں کے کھنون میں اور لاوارث بھرتوں اور کمائی سے عاجزوں کی نفقة میں سوامام کو لازم ہو کہ ان تمام مالوں کو عنزہ کر الگ الگ سخنانے سے رکھے
فان الشارع قد رله الصرف جعل لكل صاف نعمانی فیه وصرفہ الشهواتہ ولذاته یکون من
کیونکہ شایع انکا صرف مقرر کر جائے اور ہر ایک مال کے یہ حدود رکھیں ایک جو کوئی اسین بندی کرے اپنی بواہیوں اور لذت میں مرن کر ڈالے
الماسرين لانہ تعالیٰ لمریولہ علی المسلمين لیکون رئیسا اکلا شارب امسٹرینج بالینصر الدین یرفع فدا
وہ بڑا طریقہ والا کسی کو اسکو اسہ تعارفے والی سامانوں کا ایسے ہیں کیا کہ سردار ہو کر کھاؤے یہی ہے پیسے پیسے اسے بلکہ اسیلے کہ دین کی مدد اور غیرہ کافی نہیں
المفسدین ونیظر للعلماء والفقراء وسائر المستحقین فیذ لهم منازهم ويعطيهم کھانیہم من بیت المال الذم خدامہ
اور علی امر قرقا اور زمام حقداروں پر شفقت رکھے اور انکو بقدر کفایت میت المال میں درج اسکے باس اس انتہی عطا کیا رہے
عند لیس له فیہ الا کاحد منہم آذقدا ذکر فی التجنیس ان الواجب علی الاممہ والسلطانیں الولاة ان یصر فواہد
اور امام کا اسین بھی اتنا ہی حق ہو جتنا اس کے تجذیبیں ہیں مذکور ہے کہ اماموں اور سلطانوں اور والیوں پر یہ واجب ہر کسی
الحقوق الی ریاضہ او لا یجسسو کم اعذہم وان فخر و افیہ فوباله علیہم لیئوں سمعتہ يوم القيمة وذکر فی شرح
حقوق حقداروں کو پوچھا دین انسے روک نہ رکھیں اور اگر اسین کچھ قسم کریں تو اسکا دبال اُنکے اور ہر قیامت کے دن اسکی پریچہ ہوگی اور تنہ
المجمع ان الواجب علی الامماء ازیجعوا بالكل نوع من تلك الاموال بتیاع علی حمل ویہ فیما کلامہ الامض و لا اخراجہ
مجموع ہیں مذکور ہے کہ اسکے مکان جدید ابتداء اور ہر قسم کی خزانے کو اسکے صرف پر خوجہ کرے اور اکام اسین سے کچھ
القسام الکڑھا یکی فہم او خلصوہا و صرفہا ایلی غیر المصروف ولم رایعوها یا کونون من الطالیین قال الزیلیع و علی
اسپیلے قدر کفایت سوزیا دے لیں یا اسکو ملائجا کرے محل صرف کر دین اور ریاست نہ کریں تو وہ ظالم ہونے
الاماران یجعل الكل نوع من هذہ الانواع بتیائی خصہ ولا يختلط بعضہ بعض کان لكل نوع حکما یختص به وانہیک
اوی امام کو لازم ہو کہ ہر قسم کی خزانے کے واسطے خاص مکان تھا رکرے اور ایک کو روسرے ہیں نہ ملاؤ کیونکہ ہر خزانہ کا جدا گا اسکے حکم ہو اور آرائیا فاکسی ایک
فی بعضها اسی فلا امام ان یستقرض علیہ من النوع الآخر ویصرفہ إلى حل خلاف المدعى لخلاف احصان من ذلك النوع
خزانہ میں کچھ باتی دربے تو امام کو اختیار ہر کس خزانہ پر دوسرا خزانہ سے قرض لیکر متروض خزانہ کے حقداروں پر صرف کر دے چرچب اس خزانہ میں مالا جاودہ
شئی دردہ فی المستقرض منه لاما ان یکون الامض و من لصدقات او من جنس العذائم على اهل الحراج وهم فقراء لانہ الارجفیہ
لماس خزانہ مستقرض من میں اور کوئی بگراں بھوت میں کر سفرن صدقات سو یا من غنم میں سے اہل خراج پر ہو سے اور وہ لوگ فقیر ہوں تو اب کیمہ شاکر نہیں یا جاودہ

شیئاً لہم یتھو بالفقر کذلی غیرہ اذا صرفہ الى السُّقْوَ وَ يَجِدُ الامام ان یتھلی اللہ تعالیٰ یعرف الى
او سطہ کفر فی جس سے دہ تقدار تک اور ایسے بی او خرافیں الکھدا برخچ بوا ہو آدم پر واجب تر کر اس سے درے اور بحر سخن کو
کلم مستحق قدح حاجتہ من غیر زیادۃ وَ ان قصر فی ذلک کان اللہ تعالیٰ علیہ حسیناً وَ ذکر فی الحیط الامام
بعد رحافت دیر کرت زیادہ دریے او اگر اسین تصویر کے تو اس اسپر حساب لینے والا ہو اور صحیطہ من ترکو بکرا مگر
ان استقرض علی مال بیت الصدقاد من بیت طال الخراج و صرفہ الى الفقراء لا يصلح قضایا علیہم لان الخراج کو
بت الماء صدقات پیٹ الماء فرج سے فرض نیکر فقا پر صن کردے تو قرض نہیں ہوتا اسی سے کفر خزان کو
حکم الغیع والغینۃ وللفقیر فیہ حظ و امثالاً یعطی لهم لاستغناهم بالصلقات فاذ الحاجوالیہ یضر اللہ تعالیٰ
مکر و اغیثت کا ہو اور فقر کا اسین حصہ ہوتا ہے اور انکو دیتے اسی نہیں کہ صدقات کی جب تر سنتی ہو تو جب انکو اصر احتیاج ہو تو نہیں ہے سو امام کو
الا امام ان یتھلی اللہ فی صرف هذہ الاموال مصارفہمہا و فی یصال هذہ الحقوق لی ارباب اعلیٰ مایری مزقیل و
لازم ہر کر اسی سے کیلے ائمہ اسی کے حقدار و بصرف کرے اور جو حقوق حقداروں کو پر نجاوے جیسا نیک استجھے
تسویہ من غیرہ ان یمیل لذلک الی لعوی لایحبہم اعنہم ولا یجعلہم الاقت ما یکفیہم یکفیہ اعواهم بالمعروف شائعہ
برابر بر بھین ہڑہ بھر سکی طرق داری نہ کرے اور اسکو حقداروں سے روک نہ کرے اور اکھا اتنی ای عمر کرے جو انکو اونگر ملکہ و ان کو دستور کے ملوث کھاتی کھاتی کر جائے اور الائین
فی ذلک و قعد عدهم کان اللہ علیہ حسیناً فقل طهر من هذان السلطان لیس مافی یہ کہ من بیت الماء ملکا الہ بل
کر کے بیچھہ رہ گیا تو اس تعالیٰ اسپر حساب لینے والا ہو اس سے معلوم ہو اکھر خزان بیت الماء کا اسلکی لک نہیں ہوتا بلکہ
هو اعانتہ عنده یجحب علیہ ان یضر الی مصارفہ لکن لما کان هو ایضا من المصادرت جانلہ ان یاخذ من مال
اسکے پاس مات ہوتا اسی اسپر واجب تر کہ اسکو مصارفہ مقرری پر خرج کرے لیکن یعنی سلطان بھی مصارفہ میں افمل ہر تو اسلام جائز ہر کر خراج کر مال میں ہر فقط
الخراج قدح کھاتیہ فقط لا اغیر و لا خذ الکثر من قدح کھاتیہ و صرفہ الى جمیلک اصطفاها و فرنہ سیانواع الملابس
بعد رکعت بائیت لزیادہ نہیں اور اگر قدر کھاتیہ سیزیادہ لیکر اپنے محبوب غلاموں پر صرف کرے اور انکو بیٹھے کرے جو پہنچے رام ہیں پہنچا اور سماں
المحومہ و افتخر بھی اپنے بیان یہ یکون من المخائین وقد روی انه علیہ لسلام قال من سرکان یقشالہ الرجال قیاما
عرت کردا سطہ سے کھڑا کھے خیات والوندن ہر آور را یتھر کہنی ملیہ الاسلام تے فرمایا جکو پسند آوے کہ اسکے آگر آدمی تصویر کیلئے کھڑے ہی
فلتبوا مقدعاً من النار ثم یینبعی ان یعلم ان من له عطا من بیت مال ان کان من المصادر یجوز لہ ان
تو اپنا سمجھ کا تادفعہ میں کیلے بچھا جان رکھو کہ جسکے لیے بیت الماء میں سے بزرگ مقرر ہو اگر وہ مخشن مصارفہ میں داخل ہر تو اسکو جائز ہے کہ اپنے
یضرفہ المصالحة ان لھیکن من المصادر فلایجھو لہ ان یضرفہ المصالحہ بیلزمه ارتیصل کہا کہ الی لفروع وادا
کا ہر میں لا و اور الی مصارفہ میں نہیں ہر تو اسکو جائز نہیں ہو کر وہ روزینہ اپنے کام میں لے دے بلکہ اسکو لازم ہر کر فخر کو خرات دیے اور اک
مات لا یورت عنہ بل رصید رحلہ فلسلطان اونا بیه ان یقدر فیہ میں کان من المصادر و اوقاف کافیہ
چھوڑ سرکار تو دو داشت میں نہیں اپنے بلکہ لذت فکر کو مال ہو گا سلطان یا اسکے نائب کو لازم ہر کر اسکی بیانیے کو مقرر کرے جو مصارفہ میں داخل ہو اور الگ اتفاق سے
لیس من المصادر یجحب علیہ ان یخیجه و یقین فیہ من هو من المصادر و ان لم یفعا لیکون اٹما بوجہیں کما
ایسے کو مقرر کرے جو مصارفہ میں نہیں ہر تو اسکو سقوفہ کرے اور ایسے کو قائم کرے جو مصارفہ میں داخل ہو اس کا چنانچہ
ذکر فی البذاۃ ان من له عطا فی الدیوان ان ما تسع اینیں فاصطلحہ ان یکتہ الدیوان ہم احمدہ ویلحدہ
بذاۃ میں بکھر ہر کہ جسکے لیے روزینہ کھجوری میں مفتر ہو رہے اگر وہ دو بیتے چھوڑ کر مر جاؤے اور وہ دو لون ملک کر دیں کہ کنام پر بکھار ہو جو روزینہ بیا کرے اور
العطاء بیکوں لا اخترشی من العطا و بذل لہ رہ کان له العطا ملا معلوماً الصدیق بطل و بدل الصدیق والعطاء للذی حمل الدام
دوسرے روز خرستے ہجوم اور وہ روزینہ لینے والا کھجور مال تعین اسکو دیے دیا کرے ترسیں بطل ہے اور بدل سمع کا پسند وہ مال ہٹا دیا جاوے کا اور وہ روزینہ اسکی بیوی

العطاء له لان الاستحقاق للعطاء بآثار الإمام لا دخل فيه برضى الغير جعله غير ابن السلطان ان منع المستحق
جسکے لیے امام تجویز کرے اسیلے کہ حیث روز بھی کی امام کی تجویز پر ہے کسی کی رضامندی اور تقریر کرنے کو اسمیں کچھ دل نہیں ہے سولے اسکے کہ سلطان گزستھی کو سو قوت
یقعنی لظلم عریین فی قضیة واحدة حرمان المستحق بآثار غير المستحق مقاومہ میزنا اللہ علام موافق الرضا عده
کردے تو ایک مقدار میں ووجہ اتنا ہوگا مستحق کا محروم کرنا اور غیر مستحق کا اُسکی وجہ قائم کرنا البتہ عمل و مطابق اپنی رضامندی کے میر آسان کر

الْمُحَلِّسُ لِثَانِوْنَ فِي بَيَانِ ظَهُورِ الْفَلَانِ وَمَا يَخْالِفُ الشَّرِيعَ وَكَيْفَ يُعَلِّمُ حِينَئِذٍ
بیان قسمتوں اور مخالفت شریع کے ظہور کا کروں تو کچھ بطور عمل کیا جاوے
اشی مجاہس ہیں

قال سول الله عليه سلم ياردا يا لاع القتال كفظ الليل المظلم يصيّر الرجل مؤمناً ويسعى كافراً ويعصي من أوصيه
رسول الله عليه سلم نز فرماً ملدي كريلا عمال فتيون سے پڑے جیسے تکش اندھیری رات کے صبح کو شخص مومن ہو کا اور شام کو کافر لشام کو مومن ہو کا اور حکم
کافر لبیع دین کے بعرض من الدین اهذا الحدیث من صالح المصایبیه روا ابو هریرہ فانہ عليه السلام اشارفہ
کہ فرما دین بصوت ساماں دنیا کر جپ پسگا یہ حدیث صالح کی صبح حدیثون مبن سے ہو ابو هریرہ کی روایت سے
بنی سلیمان بن احمد بن سلیمان و سلمان اش و فرما

الظفور الفتن المكاثرة المراكمة كرتاكه ظلام الليل المنظم لا يعرف احد طريق الخلاص منها وامر بالمساعده الا اعمال
طرف نمود رسبت فتنون کے تحریرتہ جیسے اندر صیر اسکار کی شب کا تہ برتہ ہوتا اور کسی کورا ست مخلصی کا معلوم نہیں ہوگا اور بواسطے حبادتی اعمال
الصلحۃ قبل جنیہہا اذ عندهم چیزیں شد لا اہم ولا یقد احد فیما علی لاستعمال بالاعمال الصلحۃ بالاصبحی الحل
نما الحم کے فتنہ پیدا ہونے سے پہلے ایسے امر فرمایا کہ جب فتنہ پیدا ہو تو بڑی مشکل پڑی گی کچھ نیک عمل کرنے کی کسی کو طاقت نہ رہیگی بلکہ آدمی منبع کو
مؤمنا و یمیسی کافر او یمیسی مؤمنا و یصیح کافر او سبب وقوع المسلم فی الکفر عندهم و الفتیں یختتم ان یکون تو قوع
موسن ہوگا تو شام کو کافر یا شام کو مومن توصیح کو کافر اور فتنون کے ظفور پر مسلمان کفر میں شاید کہ ایسے بتلا ہونگے کہ انہیں

وَيَحْتَمِلُنَّ يَكُونُ بِعَلْبَةِ الظُّلْمِ وَالْفَسَادِ عَلَيْهِمْ فَلَا يُرِاعُونَ السُّرْعَ فِي حُكُومَاتِ الْجِنِّ حَوْنَ مِنْهُمْ إِلَى الْوَلَعِ الْأَطْمَعِ
أَوْ شَاءَ رَبُّ كَلْبٍ كَثُرَتْ ظُلْمَ اُولَئِنَادِ كَلْبٍ كَذَلِكَ فَيَصْلُوْنَ مِنْ شَرِيعَتِ الْجِنِّ كَرِيمَتِهِمْ كَنْظِلَهُ
بِلَكْلَكَ شَرِيعَ سَعَيْلَكَ كَرِيمَتِهِمْ كَرِيمَتِهِمْ كَرِيمَتِهِمْ كَرِيمَتِهِمْ كَرِيمَتِهِمْ كَرِيمَتِهِمْ

وَالسِّيَاسَةُ وَيُنْفَكُونَ الْدَّمَاءُ وَيَأْخُذُونَ الْأَمْوَالَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَعْتَدُونَ أَهْنَمَ عَلَى الْحَقِّ فِي ارْتِكَابِهِمْ تَلَكَ الْأَثَارُ
او سیاست میں مستبلہ ہونگے اور خوزہ زی کرنیگے اور نماحت لوگوں کے مال جیجن لینگے اور اپنے تین ان گھناموں کو عمل کرنے میں حق پر بھیجیں گے
ولایتوں انہم بد لک الاعتقاد بخیرون من الْإِسْلَامُ وَرَبِّهَا يَصْلِبُونَ السَّارِقَ وَيَعْتَلُونَهُ بِاعْتِقَادِ جُوْزَانَ
اور نہیں چھپیٹ کر جم اس اعتقد میں اسلام سے باہر ہوئے اور قتل کر دیا گیا اس اعتقد سے کہ جو کوئی
صلیبہ وقتہ فیکفرون بد لک الاعتقاد لان خدا السارق لیس صلیبہ وقتہ بل حللا قطع بد لک القولہ لعنة
علی دنیا اور قتل کرنا جا رہے سوا سی اعتقد سے کافر ہو جاویگے اسی کے کوپر کا حدم سول اور قتل نہیں ہے بلکہ اسکی حد باحتج کا شاہر بیل اس آنکے
السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطُلُوْا آيْدِيْلَهُمَا وَرَبِّهِمَا يَنْصُبُ مِلْكَهُمْ عَلَى وَلَهُدْنَهُمْ فَيَأْمُرُهُمْ بِغَيْرِ سِيرِ وَجْهِهِ
اور جو کوئی چور ہو مرد سایع درست رہتا ہے الرا نکے باخت اور بعضہ کما کراں کے قتل کا حکم دیا ہر اور کوئی وجہ اس کے قتل کی نہیں ہوئی

فيفقتو نه باعتقاد كون امر حقا واجبا عليهم فيكفرن بذلك الا اعتقاد اذ لا طاعة للخالق لوق نفعية
سوده و سرمه قتل كرتين بسبعين كركم با دعاهي حق ارجو هب و احب هرسوا سى اعتقاد سے کافر و جاءتہ زین اسی کے فداء کی مصیت میں مخلوق کی
**الخالق علی ما ورد فی الحدیث فان عقیل مجحوج الام من السلطان بلا تقدیل ولا عیل لا کراہ فاذ اکان اکراہ انہل
الاطاعت نہیں و خانجہ مدحیث میں گزگر کوں کے صرف حکم با دشاد کا**

**برخص لهم قتلہ فالجواب ان قتل مسلم بغیر حق لا يعنی الضرورة فاعل ما ذكر في اکراہ شرح المهدیۃ ان من اکراہ بقتل
اکراہ اسکے قتل کی اجازت ہر تو چہ اب یہ کرنا حق قتل مسلم کا کسی ضرورت میں بھی ملال نہیں ہر مسافت بدان ہو ای کے باب اکراہ میں آگر کسی کو قتل سے
علی قتل غیره بغیر حق لا يدعیه ان يقدم حلیہ بل يصدر حقیقت قتلہ یکون اشہادان قتل مسلم بغیر حق مما
اکراہ کی کسی کے نامق قتل پر تو اسکو کجا یش نہیں ہے کہ اپر پیشہ سی کرے بلکہ سب کرے یا اتنا کر جان دے او اگر اسکو قتل کر جائے اسکا رجوع کا اسی کرنا حق
لا یستباح لضرورۃ ماذکن اب لا کراہ و ذکر فی الاصول ان دلیل الرخصة حوف الہلاک والقاتل والمقتول
قتل مسلم کا کسی ضرورت نہیں ہو لیسے ہی اکراہ سے اور اصول میں مذکور ہو کہ خصت کی دلیل خوت ہلاک ہو اور قاتل اور مقتول**

**فیہ سواعداً ذا المستوی لا يحمل للفاعل قتل غيره للخلیص نفسه لان الله تعالى ععظم امر قتل مسلم حيث قال و
اسین دوزن بر این بھروسن بر سرمه تو فاعل کو خیر کا قتل اپنی جان بجا نہ کو جائز نہیں ہر اس واسطہ کے امر تعالیٰ سے تعلم مسلم کو بڑا ای گناہ میٹا لے اور خانجہ دو اور
من یقتل مومناً مستعمل بجز اور جهاد خالد افہماً فاذ اکان كذلك یہیعنی ان یعلم ان کیڑا من لآخرنا و
جھوک اور اسلام کو تصدیک کر ز اسکی سزا دوزن سب بدارہ آئیں جب یہ عکس اڑیتی بھی جان لوک بارے ز مادر کا اکشوایون ز او بارے محمد کا اکثر
قضنایا عصرنا دقیقہ الشرع الجملی واحد و اطریقہ غیر ضریبی سموہ سعرفا و مثلہ بینہم العلیہ حکمہ کا دان یہ فرض الشرع
قاضیون نے شرع محمدی کو تعمید دیا اور نیارتہ اپنیدہ نہ کا کل اسکا نام عنہ رکھا ہوا رب اسی پہلے کرتے ہوئے سیانک کر اب یہ عالی ہو کہ شرع بالکل رک
بکل اہم کا نہ الا یفصلون قضیۃ بمحض الشرع بلا خلط العرف لکھن کا نہ ای فصلون قضنایا کیڈہ بمحض العربلا
ہو جاؤ کیونکہ وہ کوئی مقدمہ صرف شرع سے بروں عن کے ملائے فیصلہ نہیں کرتے لیکن بہتیرے قضیۃ صرف عرف سے بروں لمحاظ شرع کے فصل کر دیتے ہیں
خلط الشرع و یتمقدون از بمحض الشرع کا یقین المطام و لا یستقیم حال لازام و یقولون ذلك جملہ لا یعد نہ نکار افتأمل
اور یہ بھوک ہے ہیں کہ نزی شرع سے نظام پورا نہیں ہوا اور حلقت کا حال درست نہیں رہتا اور یہ بات علی الامال کتے ہیں کچھ بیان نہیں جانتے اب سچی تو
لہما المنصف هل لهذا القول لهذا الاعتقاد محمل غير القول بحسب الشرعية المحمدية بما ابتدا عوکہ بارائهم الغاسدة من
ای صفت آیا کچھ اس قول اور اس اعتقاد کے بھی نہیں ہیں بھر اسکے کہ شریعت محمدی کو بسبب بیانات بدأ و تغذیہات سخت کے جوانبی قاسد عقولون سو کا کل
السياسات الشیعیة والتعذیبات الشدیدة و ما احتملهم على ذلك اکراہ و ما جراهم على ذلك العناد الامیرون
کھجور کیے ہیں مشوٹ کتے ہیں**

**من ظہور السارق والقاتل حیاناً بتسلیل الہم المیغة و تسليل الہم الایمة نعم قد يظهر السارق القاتل ایمان
کہ بعینی دفعہ پر اور قاتل اپنے غایت و وجہ کی دھمکیوں اور سخت گیری سے باعذ آجائے ہیں مان سچ کچھ بچا اور قاتل تو اپنی دھمکی
بتهليل الہم و تسليل الہم لک لی اذ يظهر ظالم واحد يظلم خلقاً كثیراً انتقامہم واعراضہم بل یہیلك بعضہم بالذم العقوبة
اور سختی سے پھر اہو جانا ہر بجٹک اکی خالہ اسکے لئے اتنی بہتیری خفتت کی جان اور ای و بزر ظلم کذر جانا ہر بکر لعنتے لوگ طرح طریقہ کی عقوبات
و اصناف التعذیبات و تعطیل عضاء بعضہم و اسما الخذمو الہم و اہل الکھاف لا یعد نہ اسی شیعیں کیل بیہیو کھا و سخن لونہ
اوہ قسم نہ کے عذاب میں نہیں اور بھبھوں کے اعضا بیکار مہربانی سے ہیں اور بمالے الینا یا لفت کر دینا یا تو کچھ شماری میں نہیں ہر ملکیہ تو بیان او طالع ہانہ نہیں
فاذ اکان السر فرفع ظالم و احمد متضمناً لطالہ کثیراً غير مخصوصہ فتفکر لہا العاقل هل یلیق مثلها
بچھوی کی خالہ کا ظلم دفعہ کرنے کے سب میں بنت سو ظالم غیر مخصوصہ علی ہیں ایں اب
اب قدریں بات ہماری عاقل کیا اہل ایمان کو ایسا یعنی عمل لا ائمہ**

لأهل الامان و هل يجوز فعلها فدار الامان و تتحققون الشارع لم يترك تلك القاعدة الا بعد وزنهما ميزان اور دار الامان میں ایسا کام کیا جائے کہ اسکو عکس کی سازشو میں خوب رہ لیا جے اور شایستہ تر کر شارع نزدیق اس قاعدة جب بھجوڑا اسکر اسکو عکس کی سازشو میں خوب رہ لیا جے

الحكمة و ظهور غلبة مضر اہل منفعتہ افأن الحكيم لا يحتمل إلا جافيه المنفعة العامة الشاملة أو بما
اور اسکے نقصان پر نسبت فائدہ کے زیادہ معلوم ہو چکا ہو بشکر عکس دیتا ہو جسین منفعت عام شام ہو جسین

يغلب منفعته علم مضرته لا يغلب مضرته على منفعته آلاتی ان الخمر الميسر كيف حرمها الله تعالى في
نقصان سے زیادہ ہو دہ حکم نہیں دیتا جسکی مضرت منفعت سے زیادہ ہو بمحکوم معلوم نہیں کہ شراب او جو کچھ اور نہ آن میں
القرآن بعد عالص فیه یتفعهم احیث قال يُشَكُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ فَلِقُبْحِهِمْ كَبِيرٌ وَ مَنَافِعُهُمْ لِلْنَّاسِ قَاتِلُهُمَا الْبَرْجَمُ
کیسے حرام کیا بہ اسکے کہ اسکے فائدے بھی کہ جپکا چنانچہ فرمایا بحتجسے پر مجھے میں حکم شراب او جو کچھ کا تو کہم ائمین ہنا ہوا ہراں والکھ بھی میں لگا کر اور ہوں
من شعری ما لان جانب لنفع اذا غلب عليه جانب الضرر يحيى جانب لضرر فان اهل العرف في هذا الزمان كثیر اما يغلو
ذاته سے اسکے لکھنے کی وجہ پر جب مذر کی جانب غالب ہو جائی ہے تو صدر کی جانب کا الحاط سوتا ہو بشکر عرف ائمہ و سنت
اہل بدلة و اهل قریۃ بافوع للظالم بید ظالم و احل مع هذا لا يطمر و بذلک الظالمون مظلومهم اشد بالعد
شمکر شر پر اد کاؤن کر کاؤن پیتر فرم کے اکثر ظلم کر التہ ہیں اور استپری بھی وہ ظالم اب اکاظلم اس ظالم کے خل سے ہزار گونہ ہو جاتا ہو
مرتبہ من ظلم ذلک الظالم مع بقاء ظلمہ فلیس مثلهم کا کمثیل من یقصد احراق حشیش نہ بتخلال زرعة
اور وہ کادہ بان رہنا ہراں کی مثل ایسی ہو جیسے کوئی انسان جائے کا ارادہ کرے جو حکمت کے اندر گھر سے

فیوق الدار و سلطنت زرع فیحترق الزرع و اما الحشیش الذي یقصد احراقه فربما يحترق زرع لا يحترق فلعم الله ليس
بپر کیت اکثر بیان کیت یعنی حکم عاصے اور دہ حکم نہیں جسکا جلا اما منظر تباہی بھر جل جلالی ہو اور معنی و فرع عالم رہتی ہو سو اس کی فرم بھر ہے
هذا من الا صلاح بیل هو من الا فلاح فلوكان فی هذا العرف خير لکان القرن التي یستعمل هذا العرف فی ما خيرا من
استظام نہیں بھر بلکہ کھدیت ہر اگر اس عرف میں کچھ فوی ہوئی تو بیشکر یہ زمان جسین یعنی حرب بر تابا ۷۴ ہر ان عمد سے
القرن التي لم یستعمل فی ما هذی العرف کفر و النبی علیہ السلام والخلفاء الراشدین التابعین فی ما شک ارشاد
جنین یعنی نہیں بھر بلکہ بہتر موتا جیسے عمدتی علیہ السلام کا او عمد مظفرا راشدین کا
القرن و رن النبی علیہ السلام رثة الذين يلوكهم شتم الدين یلو نہیم لشر شائع الکذب والفساد المفترى الذي هو شر
زمان نبی علیہ السلام کا ہو بھر اسکا جو انسے متصل ہن پھر اسکا جو انسے متصل ہیں بھر جبوٹ او زناد بھیل گیا ہمارے زمانہ کا ہے بر تریے
القرن یشہد بذلک الاحدیث المشهورة قبل متوترة ولو بالقدر المشددة فیان قیل تلك القردون لکوہ ادو
مشہر حدیثین بلکہ متوار اسکی گواہ ہیں اگرچہ ملکی جاتی معزز من سے
الرشد الصالح و عهده الصدق والغلام کان الامریتم بہولة الشرع ولا يحتاج الى صعوبة العرف واما هذہ
رشد ام صلاح کر او عمد صدق اور فلاح کے سخت راست اسلام شرع اس مولت سے ہو جاتا تھا عرف کی اس صعوبت کی حاجت نہیں ہوئی تھی اور سو
القرن فلما کان الغائبین بالفسق والفساد والکذب العنا داضطر العقلاء الى اجراء العرف الشدید لماروا
زمانہ ایم منش او زناد او جبوٹ او عناد جو غالب ہو کیا ہو تو عقلاء ناجاہر ہو کر یعنی سخت جاہری کیا کیونکہ دیکھتے سختے
من عدم انجارا اهلی بالشرع السدید فالموابا ان هذا السؤال لا يبقى له همزة بعد ماعد ذا جراء العرف من
کہ اس زمان کے لوگ صرف شرع محکم کے باز نہیں آئے سو جواب ہے جو کہ اس سوال کا جھکانا نہیں ہو جب عرف کے جاہری کرنے میں
المغایض ما في الشرع من کفايتها في جمیع الاعصار لھیم المقادی لثزان ما ذكر من کون القرن السابقة فرق
مغایض مان یے اور شرع کی کفایت تام عدوان میں تمام مطالب کے لیے تسلیم کر لی جسروہ جو مذکور ہوا کہ وہ زمانے رشد

یعنی ان لا يخرج عن صفة ضرب الحدود لا يعاقب بغير عقوبات الشروع مل نضرب ضرب تعزير لا ضرب حد او
کو حد کی وضع سے مختلف نہ جاوے اور کوئی اور عذیرت سوائے عقوبات شرعاً کے نہ کریں
بلکہ تعزیر کیسیں اسیں مارنے مارنے کیسیں مارنے مارنے یا
ب القتل کیا ذکر نہ سید البرازیہ ان عطاء بن حمزة سئل عن قتل الاعونة البغاة والظلمة في أيام العدة فقال
قتل کر جسماً بخس سیر زائر میں نہ کو رہے کہ عطا بن حمزة سے پہچاہ کیا تم فرہ میں یا غیون اور ظالموں کے جرم اسی ہوں آنکھ تک کرنا چاہا ہے جواب دیا
پیام قتل ام لانهم مسارعون في الأرض بالفساد و قيل له انهم يمتهنون عن السع في تلك الأيام ويتوارون قال ذلك المتنع
آنکھ قتل سبل ہو کیون کہ وہ مکہ میں فنا کرنے کو وہ مرتے ہیں کہا اب تو وہ اس عمل سے باز آئے ہیں اور تجھے گئے ہیں کہ مرن کیا ہماری کو باز آئے ہیں
ضروری اول و حر والعاد والماهنة والعنہ و كذلك قال الإمام السید ابن تجھل فراہ بار قال ثانياً قاتلهم قيل له كيف شارقاته قال
اور اگر پھر وہی حال ہو تو پھر وہی کوئن جو انکو منہ ہوا ستحا اور آئیے یہ امام سید ابو الحجاج فیصل اور اسی را کہ مکہ متنع فنا کر کو قاتل کو قاتل کیسا ہو گا کہ
کان من شرط الاسلام الشقيقة علی المخلوق والفرج بفرحمه والخزن بخشم وهم على عذر لك وذكر في كراهية البرازية انه
اسی کے کراسلام کی شرط ہے کہ قاتل پر شفقت کرے اور اکھی خوشی سے خوش ہوا اور کائن عنہ سے بگین اور وہ لوگ کے بخلاف ہیں اور زائر کی کرا بیتہ میں نہ کر کر
کان یقین بکفرهم وأخبار المشائخ ان لا يقين بکفرهم وجوائز القتل لا يدل على لکھر قال الله تعالى نسألكم حسنة الذين يحرثون
کہ آنکھ اکفرین تو ہی ستحا اور مشائخ و محاذیر کو کفر فوتے نہیں اور قتل حالہ ہو جو نہیں تابت ہو تو ما امرتعنا فرقاً ما هر کی جو رواں ای کرتے ہیں
الله وَرَسُولُهُ لَسْيَعُونَ فِي الْأَرْضِ فَتَادَا إِنْ يَعْتَدُوا وَلَيَصْلُبُوا وَلَا عُوْنَةٌ مِّنَ الْمُحَارِبِينَ اللَّهُ رَسُولُهُ ذَكَرَ بِالسَّعَايَةِ
الرسے اور اسے رسول سے اور دوڑتے ہیں مکہ میں فنا کرنے کو کہ انکو قتل کریے یا سول ہٹھیا ہے اور مردگا رجھیا ہے اور رسول کے ارشاد وہیں اور باب السعایہ
جنایات البرازیہ ان المسئلۃ لفیض الدلک بسبب السعایہ افتوا بان قتل الاعونة والسعایہ فرمان الفرقة جائز
جنایات بزرگ تر مذکور کہ مشائخ نے اسی کے مکہ میں فنا دھیل گیا تھا فتوے دیا تھا کہ قتل یعنی کے مدد کار کا زائر فرہ میں جابری ہر
والقید لکوئیم نی مثلاً لک الزمان اشد صدر افیلم حقوقن بالذین يحاربون الله رسوله لیسیعون فی الارض فیاد افلاہ اہد
اور آئیہ سے کیونکہ اسے ایسے زمانہ میں براصر ہو و بھا پھروہ اُن لوگوں میں نجما و بیک جوانہ اور رسول سے رکھتے ہیں اور مکہ میں فنا کرنے کی وجہ میں اس اکر یومن
مجو قاتلهم لکن باسهہ الطرق و اقدیما عذاباً كالصلب و خرال عنق لا باصعهم او الکڑھا عقاہاً كالسیاسات الجاریة
آنکھ قتل جابری ہے اسیں سچیین تحلیف نہیں جسیسے رسول اور سارہ ادنا سخت عذاب سترہین جسیں تکمیل زیادہ ہو جیسے سیاسات اس زمانہ میں
فی هذا الزمان لم اروی انه عليه السلام قال اذا قاتلتم فلحسنوا القتلة فعلم من هذا النقول لا اجراء هذ
مروج ہیں کیونکہ روایت یہ کہ بنی علیہ السلام نے فرمایا اُن قتل کر دو تو اچھی طرح قتل کرو ان نقلوں سے معلوم ہوا کہ ان عقوبات کا جابری کرنا
العقوبات انما بحوادث ایکان المدعی علیہ متهما بالجرائم مشہوہ اہم اذکر عادی علیہ واما اذا لم يكن متهما بهما بل كان رجل اصلحت
جب جائز ہو کہ مدعی علیہ جرم میں بذنم اور حظا واری میں مستور ہو اور وہ دعوی سے منکر ہو اور اک اپر کچھ ثابت ہو تو بلکہ مرد نیک خوبی سترہ نہیں ہو
مشہوہ بالصلاح فلا یجوز عقوبة اصلاب بالجیلف و یخلی سبیله ان لم یقدم علیہ بذنبه وان کان مشہوہ حال لا یعترض
لو ایسے عقوبہ ہے ہرگز جائز نہیں بلکہ قسم لیکر چھوڑ دین اگر گواہ ہوں اور آرمجنوں حال ہو جیسے نہ تو سنکو کا رستور ہے
ولا یجوز حبسہ یہ نہما اول و میں کھنچی یہ تبین حالہ بالبینہ او بالاقرار و ان لم یظهر شئ منها بخلاف و یخلی سبیله و کا
اوہ نہیں کہ ایک باروں قبر زاید کے نامہ کا حال گواہ ہے باقرار سے ظاہر ہو جاوے اور اگر کچھ بھی ظاہر نہ ہو قسم لیکر چھوڑ دین اور
یجوز ضربہ کیا ذکر نہ سوقۃ الخلاصۃ والبرازیہ ان عصام بن یوسف دخل علی الہر فانق بسادق فانکرا برقة فقال الامد
لدن اجاز نہیں ہے چنانچہ ملاصہ اور برازیہ کے باب السرقة میں مذکور ہے کہ عصام بن یوسف ایسے کہا کیا کہ کوئی کیا ایسے
عصام بن یوسف لیش یحب علیہ فقال عصام علیہ الیمن علی المدعی البینہ فقال الامد ہو نہ بالسط و العقبات
عصام بن یوسف کو پہچا اسی کیا واجب ہو عصام نے کہا اپر قسم ہے اور مدعا پر گواہ امیر نے کہا کوڑا اور درستیان نواہ

فما ذهب عشر احتى اقرتني بعاصم سبحان الله ما رأيت ظلمًا أشبه بالعدل من هلا فانظر كيف
چه دس کو شے نہیں لے سکتے کہ اس نے اقرار کیا اور حجہ پری کامل لارجھ عاصم نے اس قلم سے زیادہ عدالت مانتا ہو اکوئی انعام نہیں کیا اب کچھ تو کچھ
سما کا ظلمًا ممعظمه امر الحق و لم یجعله عدلا بل يجعله شبیہا بیه لعدله وجود عملة ظاهراً موجبة لذلک الضرب
اسکا نام علم یا باوجود کی حق ظاهر سوگیا تھا اسکو عدل نہیں کیا بلکہ عدلا بہت سارے کیونکہ کوئی ظاہر و ملیل جس سے ضرب و احتجاب ہو جاوے نہیں سمجھی
لانہ وان ظہر بہ الحق فی هذه المرة لكن كثیراً ما لا يظهر فيكون ظلمًا مخصوصاً بخلاف المتهم بالجرائم فان ضرب به
اس واسطے کہ الوجه اسوق ترجح ظاہر سوگیا لیکن اکثر عن ظاہر نہیں ہوا اکتا پھر زاظلم سی ملک ہوتا ہیں رفاقت اس کے جو جرائم سے یہاں مہور ہوں میکٹ کیا
لیس بحد استخراج الحق بل لیمتنع عن افعاله المذمومۃ سواء ظهر الحق او لم يظهر فاقرفاً وكل ذكر المنه
صرن حق پیدا کرنے کے لیے نہیں یہاں کیا اس پرے کہ افعال پرے ایسا اور برپر کہ حق ظاہر سوگیا نہیں فرق ہے اور سایہ کی وجہ مذکور ہوا
من جواز اجراء العقوبة علی المتهمین بالجرائم انما هو قبل ثبوتہا بالبینۃ او الاقرار و اما بعد ثبوتها بالحد ہی افقام
یعنی اجراء عقوبات کا جائز ہو جرام کے یہاں مون پر ثبوت سوچیں یہی کو ایسوں ہو یا اقرار سے اور اکرم ثابت ہو جاوے کسی ایک وہ اقرار یا بینۃ سے لوٹیں یہی تھا
علیہما ملعون لهم فی الشرع من الحال و المغزی لیست ما اللہ تعالیٰ علماً موافقاً لرضائیه مجلس الحادی و
جہاں کا جو شرع نے مقرر کیا ہو صد اور اور تجزیہ آئی ہی اعمال مواقفی اپنی رفقاء کے آسان کر
ایسا شرعاً مجاز

الثناون فی بيان أحكام العصام و أخلاق بالرشوة و حكمتہ لبتہادۃ الرؤوف

احکام تقاضا کے بیان میں اور جو جویں کو ایسے کر کر کنم کرنے میں

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لاغانیا انا بشروا نکم تختصموں الی لعل بعضكم یکون الحن بمحنتہ من بعض افظع له
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو خدا کا بندہ ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شاید بعض اتمم میں سے محنت میں ہو تو یہاں ہم بوسنے کرو اور میں
علی یخوہا اسمع منه فمن قضیت له بشیع من حق اخیه فلا يلحد نہ فاما اقطع له قطعة من النازار هذالحدیث
المرسی سنون علیہ میں دیفیلہ کرد و مکا پھر ہیجہ سکو و وسک کو چوہن ہو دلانے گئوں تو وہ ہرگز نہ ایسے یہی اک کہا سکے واسطہ اک کا امداد کیے دیتا ہوں یہ حدیث
من صحاح المصایحہ روته ام المؤمنین حسلیۃ و معناہ انکم تختصموں الی و مریباً یکون بعضکو مبطل ای دعوا
صلیح کی صحیح داد نہیں میں ہو امام المؤمنین ام سلیل رحمۃ رحمتہ سرا اسے میں کہم اسی نے ہو اور بعض وقت کوئی اپنے دعوی میں ہو تو اہم ترین
ولا اختر کونہ مبطل ای دعوا (لا انه افطن بمحنتہ و اقل علیه تقدیر ہا بکیت شاذتہ صادقاً فی دعوا) ادنی ادنی
او شکر وہ اپنے دعوے میں جو ہی معلوم نہیں ہو تو یہی کوئی کہہ جھت میں ایسا فری اور لفڑی میرے پاس لاتے ہو اور بعض وقت کوئی اپنے دعوی میں ہو تو اہم ترین
علی وفق دعوا فیکون ماقضیتہ له من حق اخیه قطعة من لذار لکونه حرلما یسوقه الذا فارہ علیه السلام
سوافق رادیتا ہوں چہرہ جوین اسکو دلانا ہوں بحال کر جئی میں سے اگ کا ٹکڑا اہوتا ہر کیونکہ وہ حرام ہو و فتح میں کیجیہ بیجا مریما بیتہ نبی میلہ اسلام نے
صلد کلام اے هذالحدیث بقولہ انما انا بشیرتینہما علی جواز عدم مطابقة حکمہ لما فی نفس اکام لکونہ بشر لا یعی
اپنے کلام اس حدیث میں اس افہم سے شروع کیے کہ میں آدمی ہوں اس تنہیہ کے واسطے کہ حکم لفڑی لامر سے غیر مطابق ہو سکتا ہے کہ وہ بشر ہیں

من الغیر ولا يظلم على الضي الا ما وحی اليه ولا يلقم منه ان یکون حکمہ خطأ اذ ليس هذل امن قبل المثل
غیرہ ان نہیں میں دل کے بھیت پر حبی خبر ہوئی ہے کہ وحی آمرے اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ حکم بیجا ہر اس واسطے کہ حکم میں غلطی نہیں ہے
والحاکم ما مکلف بیان یکمکر بین الحصین بالظاهر على حسب ما یسمعه من کلامه او علی واقعه قضیة
کیونکہ حاکم کے ذریعہ کر دو لوزن مدعی مدعی علیہ میں ظاہر کے سوافت جیسا ائمہ کلام سکر معلوم ہو اور جو انکی جھت سے ثابت ہو حکم کروے
صحیۃ الہبی فی نفس الامر حقیقت من کان مبطل ای دعوا فی دعوا لکونه شاهدی الرؤوف لکونه علماً القاضی بکذبها و لفڑی
یہ نہیں ہے کہ نفس الامری حکم ہو یا انک کر جس کا دعوی جو ہما ہو اور وہ تھوڑے دو کواہ گزار دے اور فاصنی کہ انکا جھوت معلوم ہو اور فاکلی کو ایسی کے

بشهادتها بعد تقديمها في المحكم وان لم يكن حكميه ثابتة في نفس الأمر فعلم من هذان حكم القاضي بشهادة
مروانة انكى تشهد على كلامه كحكمه بحسبه اگرچه ومهما عنا نفس الأمر بين ثابت شهادته
الزور لا يحل ما كان حراما ولا يحرم ما كان حلالا ولا ينعد قضاؤه الا ظاهره وهذا متفق عليه في
جحود لغواهی سے حرام کو حلال نہیں کرتا اور حلال کو حرام اور اُسکا حکم غایہ ہر ہیں حاری ہوتا ہے یہ ایسا
الاملاک المرسلة التي لم يذكر فيها سبب معين من اسباب الملك وآمال العقوبة كالبعير والشراء والنكران
کہ نہیں کوئی خاص سبب ایسا کا بیان نہ متفق عینہ ہے
والاجارة ونحوها وفي نفسوخ كالقالة والطلاق ونحوهما فعند رأي حنيفة ينعد ظاهر باطننا وعند غيره
اور اعباره او ماتنده انکو اور منسوخ عقده جیسے اقامه اور طلاق اور متنده الکمسوام او منبغه کیہ مکملہ من کامہا برقرار باطنین جاری ہوتا ہے اور اصل ذکر نہیں کیہ
انہا ينعد ظاهر لا باطن لهم ان القضاء اظهار ما كان ثابتة لا اثباته الهم يكين ثابتة او ما ادعى من العقوبة والفسوخ لم
تفعل ظاهرین باری ہوتا ہے ایسا کامہن نہیں کہ ایسا بنت
یکن ثابتة ينعد كون الدعوى باطلة والشهو كاذبة فلا ينعد للقضاء فيه الا ظاهر او ما باطن فلا لأن القضاء انما
نابت نہیں ہوتا جس مورت میں کرد عوی جھوٹا ہو اور گواہ جھوٹے ہوں تو اب تفاصیل ظاهرین نافذ ہوگی باطن نہیں ہوگی اسی پر تفاصیل کے
ینعد بقدر الحجۃ والحجۃ بالطلة في الباطن لكون شهادة الزور حجة في الظاهر لا في الباطن والمشهود له
مروانة تافذ ہو اور صحبت تو باطن میں غلط ہو کیونکہ عواد جھوٹے ہوں ظاهرین صحبت ہے اور گواہوں والا
يعلم ذلك والقاضي لا يعلمه في ينعد قضاؤه ظاهر لا باطن اکافی لاملاک المرسلة ولهم ان القاضي اذا اقيمت
اسکو جانتا ہو اور قاضی نہیں جانتا سو قضا ظاهرین نافذ ہوگی باطن میں نہیں ہوگی جیسے الملک مرسل میں
عند البينة وعدلات يكين عليه لقضاء واجب حتى لو امتنع عن القضاء واحقره يكين امثالکن لما كان لقضاء
جب گواہ آئے اور توعیل ہو یعنی رائے پر حکم دنیا درجہ بر ساینس کر اگر کپڑہ حکم ہویے یاد رک کرے تو نہ کر رہتا ہے لیکن جو ذکر تفاصیل نامہ ہر کرنا
انہا يكين ثابتة او لم يكين ما ادعى من العقوبة والفسوخ ثابتة ينعد كون الدعوى باطلة والشهو كاذبة وجوب اثباته
نابت کا ہوتا ہے اور مسوخ میں ثابت نہیں ہوتا بس مورت میں کرد عواد جھوٹے ہوں تو اب بطور اقتداء
اقضاء لشایلهم ان يكين القاضي مكليغا عالديس في وسعه فان قضاء القاضي فيما يحتمل الإنشاء ولم يكين المحا
مد نابت کرنا ضرور ہو اما کافاضی کی تکلیف میاقت سے زیادہ لازم نہ ہوے بیشک حکم قاضی ایسے محل ہیں کہ اس محل میں کرنا
صافح وكانت الشهو كاذبة يكين انشاء لانه فامر بالقضاء بالحق ولا يكين قضاؤه بالحق فيما يحتمل الإنشاء ولم
مان نہیں ہو اور گواہ جھوٹے ہو انشائیخت از سر زواہ ہو جائیکا کیونکہ قاضی قضایہ کا مامر ترا اسکی قضایہ بحق ایسے محل ہیں کہ احتمال نہ کا ہو اور
یکن فالحمل مانع وكانت الشهو كاذبة الا بالحال على انشاء والحق والفسوخ ما يحفل لانشاء وللقاضي كايد لانشاء
وابن المانع بمحبی متوار گواہ بمحبی جھوٹے ہوں نہیں ہو سکتی بمنزلہ کے انشائیخت از سر زواہ کا احتمال ہر اور قاضی از سر زواہ ہے کا
فالحمل في يجعل قضاؤه انشاء بشرطی الاقضاء قیصیل کانه قال في حجوي عقد النكاح له زوجتك ایا وحدت
نیں ابھر مختارت کر سو اسکی قضایا بشرطی اتفاقا رفشا از سر زواہ ہوگی اسکا انجام ہر گویا قاضی عقد نکاح کے دعوے میں ہوتا ہو میں نے تیرنگ اسکے ساتھ یہ کہ
بینکا بالنكاح وفي حجوي فسخ النكاح يصيل کانه قال فرقتك عندي وحدت بينكابالطلاق وكذا في غير ذلك
او من مختارت روون میں نکاح کا حکم دیا اور مسوخ نکاح کے دعوے میں انجام ہوتا ہر گویا قاضی کہتا ہوتا ہے نے سمجھ کو اُس سے اب جدا کیا اور ادویون میں نکاح کا حکم دیا
ہما ادعی من العقوبة والفسوخ بخلاف الاملاک المرسلة فان القضاء في ما يثبت شهادة الزور لا ينعد الا ظاهر لان
اور عورت میں بوجو و عورت فرج کے ہون برخلاف املاک مرسلہ بینکے بیشک اُسیں تضاجع جعلی گواہی سے صرف ظاهرین نافذ ہو گی کیونکہ

الملك لا بد له من سبب في الأسباب كذبة ومزاجة ولا يمكن للقاضى أن يعين شيئاً منه باستثنى بعضه
بهرملك كه واستطعه كوى سبب باهتى اور سبب توبت بين أكيد دوسرے كا تناقض فاضى سے کسی اکب کو بہن جنت کر قرائیں کلک کو
او من البعض خيئت لا يمكن اثبات شى منها سبباً على القضاء بطرق الا قضاء لأن الملك ليس يحيى إلا إنشاء
اکب پر تجھیز فریضیں ہر سواب بطریق اتفاق فاسد سے بہل کچھ بھی تائیں ہو سکتی رہائیں سے کسی اکب کو بہن جنت کر قرائیں کلک کو
والقاضى لیں فاما بالقضاء بالملك بل هو مأمور بالقضاء بقدر المدعى عليه عن المدعى فهل هو النافذ منه
اور قاضى کو چکم نہیں کر کلک کا حکم دیا کرے بلکہ اسکو ہر کم ہو کر مدعى عليه کا باعثہ مدعی سے کوئی لامد سے سوہی ہر کر ظاہر ہیں نافذ ہوتی ہے
ظاهر الـ ظاهر میانہ ان رجالاً اذا ادعى على جل بيعاً او شراء في جارية او طعام و اقام شاهد الزور قضى
فقط اسکی تفصیل ہے ہر کر اکب شخص پر اکب لوزنی یا طعام کی بیع کا باشراہ دعوی کیا اور دو محبوس گواہ گذار دیے اور
القاضى بینہما بالبيع او الشهاده ينفذ قضاؤها ظاهر و باطن حتى يجعل من حكم له بالجارية او الطعام ان يطالع الـ جارية
قاضى نے اُن دو نہیں بیع باشراہ کا حکم دیا تو یہ عکم ظاہر اور باطن میں نافذ ہو جائی کا، سانک کر سیکو و دلوہی یا طعام والا یا کچھ لوزنی ہو مطابق کرے
بعد کاستبداء و بالطعام للشو^ت الملك له بالشن الذي وقع الشهادة به واما اذا ادعى جل على جل فلم ينافذ مطلقاً في جارية
بہر جہنم کریکا اور کھایا پر کیونکہ اسکی ملک نہیں سے ثابت ہو جکی جسکے گواہ گذار بھی ہیں اور بھی وہ صورت کہ اکب شخص کی شخصیت پر لٹکتی کا دعوی
او طعام من غير تعیین سبب من اسباب الملك و اقام شاهد الزور قضى لقاضى بینہما بالملك لا ينفذ قضاؤها الا
کہ اور کوئی سبب غایس نہیں کا بیان کرے اور دو محبوس گواہ گذار دیے اور قاضی اُنہیں حکم ملکیت کا دیے دیوے تو اب اسکا حکم نافذ ظاہر ہیں نافذ ہو کا
ظاهر حتى لا يجعل من حكم له الجارية او الطعام ان يطالع الـ جارية او يأكل الطعام بعد مثبتوت الملك في ما بنته و بدن
سانک کر سیکل لوزنی یا طعام دلادیو ملاں نہیں ہر کر لوزنی سے صحبت کرے یا طعام کو کھایوے کیونکہ اسکی ملک فیما بنتہ و بدن اسہی میں واقع ہیں ثابت نہیں ہے
الله تعالى من مثله الفقوح ان احدا من الرجال والنساء اذا ادعى على اخر زجاج او اقام شاهد عالـ زور قضى
اور اکب مثال عقد کی ہے ہر کر کوئی مرد ہو یا عورت اگر دوسرے پر تکالح کا دعوے کر دو محبوس گواہ گذار دے
القاضى بینہما بالنكاح ينفذ قضاؤه ظاهر و باطن حتى يجعل للرجل الوطع للمرأة التملکين هذا اذا لم يكن المرأة في
اُنہیں حکم نکاح پاکر دے تو اب قضاؤها ظاہر اور باطن میں نافذ ہو جائی سانک کر مدارکو مطابق دلیل اس سوت میں ہر کر موثوق
نكاح الغير وعدته فاما اذا كان في نكاح الغير وعدته فالقضاء إنما ينفذ ظاهر فقط لا باطن أو مثله للفتح
اور کے نکاح میں باعدت این خواہ دلار کسی کے تکالح ! عدت میں ہو گی تو قضاؤها صرف ظاہر ہیں نافذ ہو کے اس کے نکاح کی ہے
ان احد الزوجين اذا ادعى على اخر فتح النكاح و اقام شاهد الزور قضى لقاضى بینہما بالفرقۃ ينفذ قضاؤها فی
کناؤندر جرود میں سے کسی تھ دوسرے پر فتح تکالح کا دعوے کر دو محبوس گواہ گذار دیے اور قاضی اُنہیں جعل کا حکم دیا تو یہ عکم ظاہر باطن میں نافذ ہو کا
وباطنا حتى يجعل للرجل الوطع للمرأة التملکين ويجهل لها التوفيق بزوج آخر ويجهل للزوج الآخر و طلاقها و اعلم ان الزوج
سانک کر اس خواہ دلار کے طی اور جبر و کو اپنے اور قبضہ دلیل احرام ہر اور عورت کو جائز کر دیا خواہ دلار کو اسکی دو طلاق ایک جائز اور اگر معلوم ہو کر پہلی خواہ دلار
الأول لم ينافذ بآیات کان احد شاهد الزور هذاكله قد كان ظاهر معلوماً مما ذكر لكن يليغى أن يعلم أيضاً
اسکر طلاق نہیں دی ہر اس طبقہ کا اکب ہی جسم اور رسم نام ذکر سانک سے ظاہر اور معلوم ہر پر یہ بھی تجھے
القضاء القاضى في العقوب والفسوخ بشهادة الزوج ان كان نافذاً ظاهر و باطن و مفیداً للحل عند الـ حقيقة لكونه
کـ قاضی کا حکم عقولہ اور نہیں میں تبجل گولی تی است ارجح ظاہر و باطن میں نافذ اور امام کے نزد کیتی حل میں فائدہ بھی دیتا ہے کیونکہ عقدہ یا نفع
اشاء ابطریق الا قضاء الا ان المدعى والشهو دلایل غلو من ان يتعرضوا لسلط الله تعالى عقابه حتماً متبعاً ما في الله
بله افتخار از سرز ہو ماتاہر گز ناہی کے کرعی اور گراہن ہیں اور عتاب سے نہ سمجھی کیونکہ امحون نے دو عکس کیا کہ جو اس

رسوله وسعيونا بطال حق العزف ظلمه لا يسمى اذا لم يكن المثل الذى سهل وابه مساواة القيمة اما المدعى فانه ارتكب
او اسلك رسوله من سعى يراها او غيره كحق تلفي او زطله من سعى كى يدرك ما يدرك مسورة بين كوشن مسلك سعى دوى به فتحيت سكربر ابر نور عشى سعى فوجيوت بولا
الكبادى ماليس له وقد روى انه عليه السلام قال من ادى عالليس له فليبي من افالتي بولامفعلاه من النار واما
اور ايا دعوه كيما جمعتني سعى اور رقابه كتفي على السلام من زما ياجن دعوى يا جراسلا ختن زوره همرين هنريبي كرانجا مكانتا ورنج مين يان لارنه
الشهوفانهم ارتكتبو الباركدة الى شاهد الشرك وهى شهادة الرزور وكذا المدعى حيث رضى بها وقد روى انه عليه السلام
کراه سو اخونه نده تراه كبره اعضاها كراكشوك سعى كر بيت تجحى گراهی ايسى كاسپر رفاصند هما اور روایت كر كنی خلیل اسلام ن
قال عدلات شهادة الرزور بالاشراك بالله تعالى ثلث مرات ثم قرأت له تعالى فاجتنبوا الرجس عن الاوتار فاجتنبوا الرجس
مين بر زما مجموعی گراهی اشراك باشد کے برا بر ہے پھر یا آیت پرسی سوچتے رہو تباون کی گندگی سے اوز بخت رہو مجموعی بات
فانه یعنی هذالحدیث ان شهادة الرزور كانت مساوية للشرك في حصول الاثم الموجب للدخول للنار الا ان الشرك موجب للخلائق
یتھک غایل اسلام فراس مدربین یان فرمایا که مجموعی گناہین شرك کے برابر جنس سو بالضرور دوزخ مین دا فلی ہونا ہر انداز کرشک سے دوبلو دوزخ ہے
فهما و شهادة الرزور غير موجبة له فهم یعنی بغایل اعلم ايضانا قضاء القاضى بهم شهادة الرزور في العقد والفسوخ اما نفذ و نفذ
اور جھوک گلیج سے دوام نہیں ہے اور یہ کبھی تجھنے کی بات ہے کہ قاضی کا حکم جسمی گواہی سے غصود اور منسوخ مین جب تافہ ہوتا ہے اور حدث کا فریبا ہے
الخذل القاضی لقضائے بغیر شوہة واما اذا خذل القضاء بالرسوک فلا يكون قاضیا ولا ینفذ حکمه على ما ذكره في عامة
کر قاضی کو عمدہ قضائے بغیر شوہة ملا ہو ام اکر قضائے بغیر شوہة کر لی ہے تو توهہ قاضی ہے ارنہ اسکا حکم نافذ ہے چنانچہ نام کیا ہوں میں نہ کوہے
الکتب فعلے هذا لا يوجد في هذه الزمان قاض ینفذ حکمه اذ قلما کو جد قضائے خذل القضاء بغیر الرشوہة فان القضاۃ في هذا
اساروا یک سوانح اپاس زادہ میں ایسا کوئی قاضی نہیں ہے جسکا حکم نافذ ہو کیونکہ سبتو کر لیجاوے بیشک اس زادہ کے قاضی
الزمان یسعونا في خذل القضاء بالرسوک سعیا بلیغا و یینلوں فی تحریمه ما لا کثیر اسموہ مائیم غیر الرشوہة مع کوہ کل
رسوہت دے کر قضائے میں نہایت درجہ کی سمجھ کرتے ہیں اور قضائے کے لیے غوب مال خرچ کرتے ہیں اسکا نام سوے شوہہ کر کوچہ اپر با وجود یک رب
رسوہة فیکف و فیجد یم قاض ینفذ حکمه فاکهم بأخذہم القضاء بالرسوہة یکونون سبیلا بطال کثیر من الاحکام الشرعیة
رسوہت ہر چیز کیان ہر اسی قاضی جسکا حکم نافذ ہو کیونکہ قاضی تو روشنون سے تفائل کر بہتی ہے احکام شرعی باطل کرتے ہیں
لان کثیر امن امور المسلمين مفوض الى ایہم و موقوف على حکمہم و هم اذا خذل القضاء بالرسوہة لا ینفذ حکمهم في شیء
ایسے کر اکثر امن سلامون کے ایکی اور پر عقوص اور ایکی حکم پر موقوت ہیں اور اخونه نے جب قضائے بغیر شوہہ میں نافذ نہیں ہے
من المحکومات الشرعیة فیلز مرطلان کثیر من امور المسلمين لا یکون مفوضا اليہم فان القاضی الذي
نراہ مسلمان کر بہتی ہے امور باطل ہوتے ہیں غاصک سلاح جو انکی طرف مفوض ہے بیشک جس قاضی نے رسوہت دے کر
اخذل القضاء بالرسوہة اذا عقد النکاح الذي فوضا لیه یکون ذلك النکاح باطل افیلزم اریکون الزوج والزووجة زین
قضائے ماضی کی درجہ تخلص کر کیا جو اسکی طرف مفوض ہر تو وہ تخلص باطل ہو کا اب بہ لازم آتا ہر کر دو زن خادمہ ہو روزانی ہوں
مادا ہم تخلص ذلك النکاح لیکن هذالا لکته محبتہم للدین فاکهم لغایۃ عقولہم عمرا لاخر کیا خذل القضاء
بیشک اس شکاح میں رہیں اور یہ حال اسی ہے ہر کوہ دنیا کی محبت سب ہر امر دنیا کی پر اکثر ہر کیونکہ قاضی آخرت سے خوب نافل ہو کر قضائے
بالرسوہة لا یبا لون یکونهم ملعونین بل یلعنی سوال لله عليه السلام بل یفتخرین به مع ان کثیر امن السلف ہم تعلیم ہن لہ
رسوہت ہر ماضی کر رہیں اور اسکی کچھ بروائیں کر کنپر رسول غایل اسلام کی احت بڑا ہے بل اسپر خیز کرتے ہیں با وجود یک سلف میں اکثر ترکن زباد جو دنیا بات اکارہ کی
حتی اکرہو الکرہا بلیغا علی قبولہ فلم یعتلوا فضل الاعن بذل مال فلخدا الا لزتی ان ایا حینفہ دعی لقضائے شلتھرست
تیول نہیں کیا اور اسکے لیے مال خرچ کرتے کا فرکا ذکر ہے دکھنا نہیں کر امام اور صنیفہ کو قضائے کے لیے تین دفعہ بلاط

فابي حتى جسم ضربي كل مرآة تلدين سوطاً فلم يخاف على نفسه قال حتى شاور صاحبها فشوا لهم فقال يا يوسف
 برا شاري كيا آخزو قدوه او برا ترس تيس كورے کما نے پھر جب جان کا حزن مہرا تو کہاں انپے یا رہن کہتے توں پھر شورہ کیا رہا بروں نے کہا
 لو نقلد تلا نتفعہ انسان فنظر الیه ابو حذیفہ نظر العذب قال لوامرت ان عبد الحرس بحاجۃ کہتا قریب
 آن رفت سارو تو لوگون کو بلا کا مارہ از پھر اب حذیفہ از کی طرف خفر سے گھوکر کما اسی مجھ کو حکم ہوتا کہ در کورت کر از مباون تو والیہ مجبو قدرت سختی
 مکانی باکی قاضیا فاعرض لم ینظر الیه بعد خلک کنکٹ دعی محمل لى لقضائے فابی حتى ذین جیلیش و خیلیش
 پیری بکر تو زی عاصی سی پھر مجھ بھی سی او را کی طرف پھر تو دکھیا او را سی طوراً ام نجہ کو دعا کوں مایک کر قی ہوے او تھجا شد اور کئی دن بھروس رہے
 واصل نظر قتلہ و آنما امتنع هؤلاء الكرام عن تقدیلہ لماروی عن ابی هریثہ انه علیہ السلام قال من جل قاضیا
 اور اچار مسکر تنانی اور اس جماعت برکت اسی یعنی ابی البرہرہ سعید را بت ہو کہ عیا علیہ السلام نے فرمایا جس شخص لوگون پر قاضی ہو
 بین الناس فدلیل بیغدر سکین قاتل المراد من اللئجھ فی هذا الحدیث القتل فان القتل بغیر سکین کسقی السهم مثلاً لا یؤثر
 بیکیلے جیپری ذبح ہوا اور ذبح سے راد اس حدیث میں قتل ہو بیکھری کے میں زر لیا رہتا مثلاً ظاہر ہر میں کہیم اثر نہیں کرنا
 والظاهر کہ نمائی بڑھی باطن باز ہا ق الروح کذا القضاۓ لا یؤثر فی لظاہر لانہ فی الطاهر فعہ وحصہ و ایماناً فی
 اور بالمن میں ایسا اثر کہ از ہر کہ جان نکل جائے لیے ہی فضنا ظاہر ہر کہیم اثر نہیں کر لیا کیونکہ ظاہر ہر میں تعریف اور عرضت ہے باطن میں اس اثر کی عدم
 فی بالمن باهلاک الدین لان القاضی قلمایعدل بیان الخصیفین بل رب جامی میل فی الحکم لالاصدقاء والا قریب اور
 کردن ملک کردتی ہر اسی کے قاضی خصیفین میں سبب ہی کم عدل کرنے میں بلکہ اکثر حکم میں دوست کی اور افریقی طرقداری کر جائے میں یا کسی
 من له منصیۃ قم نوالہ او بیحافت بلاغہ و مریما یوسوں لہ نفسہ علی قول لرشوۃ فدم کان حالہ کذلک علی
 سفیہ الکی جس سے پکھر رسول کی توقع یا اسکی بلا کا خوف ہو اور بعضی وقت دل میں رسوت یعنی کاظمہ گذر ایڈ پھر جبکا ایسا مال ہبہ و لہ ایسی قضاۓ موت
 خیلہ من القضاۓ لان الموت یقطعہ عن المعاصی القضاۓ یو قعہ فی المعاصی فان قتل لقضائے بالحق من قوی الفراعن
 بہتر ہے کیونکہ موت نہ معاصی سے الگ کر دیتی ہے پھر اگر کوئی کے عکم جتنی پر دنیا عیہہ زالہ سے
 واشرف العبادات لكونہ امرا بالمعروف و نفیا عن الممنکر قد مرا لله به النبیین کما قال فی كتابہ لانا اثر لذکر التوہی
 اور عبادات میں اشرفت ہو اسی کے حکم کیا ہر جا سچ فی آن میں فرمایا ہر ہمہ ائمہ اور رہب
 فیہا هدیٰ و نور سعید کہہا النبی و قال لنبینا علیہ السلام انا از لذکرکی کتب یا لحوق کوئی حکم میں لانا سبقاً و
 اسین ہر ایت اور روشنی اپنے حکم کرتے غیرہ اور عمارے ہی علیہ السلام کو فرمایا ہمہ ائمہ اور حکمکارین اسی مارے
 الامتناع عنہ فی الجواب انه وات کان من اقوی الفراعن اشرفت العبادات لکن ذکر فی کتب لفقہ اہم من کان
 ہو کئی کیا وجہ ہے جو ابیہ ہے کہ قضاۓ اگر بڑا فریضہ اور عبارات میں اشرفت ہے پر فرقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ جو شخص
 صالح کله یعنی له ان لا یطلبہ بقلبه ولا یسکلہ بلسانہ فان دعی الیه بلا طلبہ قال بعض العلماء یکہ لالشکو
 فضنا کے لائق ہو اسکو لازم ہے کہ دل سے اسکے طالب نہو سے اور نہ زبان سے اسکا سوال اسے پھر اگر بلا طلبہ کے لیے مقرر کریں تو بعض علماء کہ میں انتیہ کریں
 فیہ مختار الماروی عن انسانہ علیہ السلام قال من ابتعی القضاۓ وسائلہ و کل لی نفسہ و من الک را علیہ نزل لیلہ
 پھنسا ام از ہر اسی کے اسنے روایت ہو کہ علیہ السلام نے فرمایا جسے قضائی ماش کی اور سوال کیا تو بینی ذات پر حوالہ کیا جاتا ہو اور جو زور عاصی کیا جاتا ہو اسی
 علیہ ملکا بسیل کا فانہ علیہ السلام اشارہ فی هذا الحدیث الوان من یطلب لقضائے بقلبه و دیسلہ بلسانہ فیض
 اس پھر شرطہ تین کو تباہ ہو اسکو راستہ کھتہ پھر وہی علیہ السلام تو اس حدیث میں یہ اشارہ کیا کہ جو شخص قضائی کو مل تلاش اور زمانہ میں سوال کرتا ہو تو وہ اسکی
 النفسہ و من یفوص امہ النفسہ کا مددی لی لصوبہ لان النفس امارة بالسوق تجھر صاحبہا الی المخالفہ و سوال طالبہ
 ذات پر حوالہ گردی اسکا امر اسکی ذات پر حوالہ اسی کی راہ نہیں یا اسی کے لفظی ای ہی تباہ ہوئے یا کو مخالفت اور بگے طالب کی طرف کھینچتے

فلا یسلم من الواقع فی النظم والمعصیة قایضاً من یطلب القضاء ویکمله یتعمل عمله وفرعه فیکون حمیج عجم
سو نظر اور معصیت سے سلامت نہیں دھتا اور بے صحیحی اور کہ جو شخص کا خلب اور سوال کرتا گزیر اپنے علم اور پیغمبر رکن اور اس کے
یقین التوفیق واما من یکرم علیہ فانہ یصید منکسر القلب بالا کراہ فیعتصم بجمل اللہ تعالیٰ ویتوکل علی اللہ تعالیٰ
اور لریخت سے بخوبی چھوکا اور تسبیر فضائے زور ہوتا گزیر اکراہ سے آن دو دل ہو کر اسد کی رئی سے سہارا یتابتے اور اندھر پر یوں کر لے
ومن یعتصم بالله فقد هدی الى صراط مستقیم ومن یتوکل علی الله فیو حسیبہ فیلهم الرشد ویو قعہ
اور جو شخص الفضل پر یوں کرے وہ اسکا ذمہ دار کریں اسکے دل میں رشد یہی اکر دیا ہم اور

الصواب یسّرنا اللہ تعالیٰ علام طبق الرضائے بطنه وکمہ المجلس الثاني والثانون فی بیان
صواب یعنی ہمارا اگر اتنی بسیر مغلط طبایب اپنے لطف اور کرم سے آسان کر جیسا مجبس اس شخص کے بیان میں

من یجوز له الوعظ للناس ومن لا یجوز وما یتفرع علیه قال رسول الله صل الله علی
جسکو لوگوں کے یہی دعاظ کنا ہاتھ سے اور جسکو نہیں جائز ہے الدا پر کیا پہاڑ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراً
وسلم لا یفصیل لا یدرأ و ما مور و محتال هذالحدیث من حسان المصبا یہ رواه عوف بن مالک و مثله ماروا لا ایضا
وعظیمین بیان کرتا گزیر بلا سور یا شنجی خوازای حدیث مصالح کی حسن حدیث نہیں ہر عوف بن مالک کی روایت سے اور ایسی ہی صحفوں کی روایت ہر جو عرف ہی از روایت کر
انہ قائل لقصاص ثلاثہ امیر و مامور و محتال و القصص لتكلم بالقصص دیستعمل في الوعظ وهو المراد به سنا و المغان اللذين
بیعت اسلام کے فرما یا وعظ کئے والذین میں اسی اور مامور اور شنجی کرنے والا اور قصر کے سخنے میں تصدیق کرنا اور فتح و عظیمین بیان کرنا اور عزمی ماروا اور عزمی ہی
یقطن الناس ثلاثة احدهم الامیر وهو الحاکم فان الحکام في الزمان الاول كانوا يقطنون الناس ويقصون عليهم اخبار
جو شخص لوگوں کو دعزا کئے ہیں ایک تو ایسے چاکر بیٹک پھر زمانہ میں حکام ہی لوگوں کو وعظ کرنا کرتے تھے اور گزرنی ہوئی خبرنے انکو سنا نہ تھے
الماضیہ لیعتبر و اوتیانہم المامور وهو الذی امره الامیر بالوعظ و اذن له فيه وثالثہم المحتال هولذلیکیم
تکر عبرت پذیر ہوں اور دوسرا مامور یعنی جسکو اسی نے داسیے وعظ کو سفر کیا اور اجازت دی اور اسرا حتماً یعنی نہ وہ اسی ہے

وکامامو من جنتہ بل هو ضنوی یفعل ذلك تکبراً علی الناس طبی اللریاستہ بینہم وکلائیم بقوله و فعله وفيه
اوہ اسی کی طرف سے اسور بلکہ و شخص زاید ہر یہ پیشہ لوگوں پر یہ زندگ ہونے کو اور اُنہیں ریاست یعنی کو افتخار کرنا ہم اور اسی کی
زجر للوعظ عن الوعظ بغير اذن الامام و ائمماً كان كذا لان الامام پیحب علیه ان یقوم بصلی الرعیة
واغظ کو کہ بروں اذن امام کے وعظ کو مخالفت ہے اور حمافٹ ایسے ہر کہ امام پر واجہ ہے کہ اسی مصلحتی عیت کر مستعد رہے

ویربٹ کی قریۃ و فی كل محلۃ المامتد یتأبع لیم الناس دینہم فیمن نظرے العلماء فن یوی فیہ علماء و دیانۃ و حسن
اوہ ہر چنانہم اور ہر چنانہم کیلیک علم زیندار تعلیم کر سکد وہ لوگوں کو دین تعلیم کیا کرے پھر علا میں غور کے جسین علم اور دیانت اور نیک عقیدہ و یکجھے
عقیدہ یا ذن لہ ان یعط الناس من لا یرى فیه هذل الصفات لا یاذن له فی الوعظ لشایر قم الناس فی البغتة والضلالۃ
اسکو اجازت دے کہ لوگوں کو وعظ کیا کرے اور جسین یہ صفات نہ پاؤے تو اسکو وعظ کی اجازت نہ دے تاکہ لوگوں کو بیعت اور بیان ہیں پھنسا کے
کامہ واقع فی هذالزمان وذلک لان المخلق لا یولد و ن بالعلم و ایما یولد و ن بالجهل و الجهل مرض من امراض القلوب
جیسا اس زمان میں ہو رہا ہے اور یہ اسوا سطح ضرور ہے کہ خلق عالم نہیں پیدا ہوئی ہے ہی جہالت میں پیدا ہوئی ہر اور جہالت و کل بیان میں تراکیت ہے
فلا بد لہ من طبیب حاذق یعالجهم و یزيل مرضهم بتعلیمہ احکام الدین فی اصلہ و فرعہ و من لم یکن حاذقا
سو اس سرمن کے یہ کوئی بیکا طبیب چاہیے کہ علاج کر دین کے اصلی اور فرعی احکام کیا کار اکادمی مرضی کھو دے اور جو پکا طبیب نہیں ہے
لایزیل مرضهم بیل زید ہم مرضنا یہ سکھم و قد ذکر نہیں فی الاحیاء ان الدین ادار المرض اذلیس فی بطن الارض الا میت
تو اسکا ذکر نہیں کھو دیکا بلکہ اور دکھن ہے حاکر بالا کر دیکا اور احیاء مذکور ہے کہ دنیا بیاری کا گھر ہے کیونکہ جزیں کے اندر ہے سو مردہ ہے

وَلَا عَلَىٰ ظُهُرِهَا الْأَسْقِيمَ وَمِنْ أَلْقَوْبَلَ كَلَّذَ مِنْ مَرْضٍ لَا بَدَانٌ وَإِنَّمَا صَارَ كَذَلِكَ إِذَا اشْتَرَتْ عَلَىٰ أَحَدٍ هَا مِنْ كَانَ
أُوْرَجِرْ أَسْكَنَ بَاهْرَبَ سَوْبَيَارَبَّهَ آفَرَوْلَ كَمْ جَسْمَانِي بَاهْرَيِ سَزِيَادَهَ زِينَ اُورَيِ حَالَ تِينَ سَبَبَ سَهْوَجَيَا بَاهْرَ
مَرْضَ الْقَلْبَ لَا يَدِيَ كَوْنَهَ مَرْضِيَا وَالثَّانِيَةَ إِنْ عَاقِبَةَ مَرْضَ الْقَلْبَ لَا يَشَاهِدَ قَبْلَ مَوْتَ بَخْلَافَ مَرْضَ الْبَدَنَ
دَلَّ كَأَوْكَمِيَا يَسِيَّهَ وَدَلَّ أَسْبَنَ تِيلِنَ دَكْمِيَا نِينَ سَجْحَمَا آفَرَ دَوْسَرَ سَبَبَ يَهْرَكَ دَلَّ لَيَّ بَاهْرَلَطْرَنِينَ آسَا بَرْخَلَافَ مَرْضَ بَلَنَّ كَ
فَانَ عَاقِبَتِهِ مَوْتَ مَشَاهِدَ تَنْقِرَعَنَهُ الطَّبَلَاءَ وَلَكُونَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ غَيْرَ مَشَاهِدَ قَلْتَ التَّنْقِرَةَ عَنِ الدَّزْوَبَ
كَرَّ أَسْكَا اِنجِامَ سَوْتَ نَظَرَ آلَهَ يَسِيَّهَ سَوْبِيِّ بَعْيِيَنَ اِسَ سَهْنَتَ كَرَّ لَرِيَ زِينَ آفَرَ سَوْتَ كَهَ عَالَ جَوْنَهَا هَرَنِينَ نَظَرَ آلَهَ اِسْلَيَهَ لَنَ جَهْوَنَسَهَ لَغْزَتَ كَمَ جَهْوَنَسَهَ
وَتَيَكَلَّ مَوْتَكَمِيَا عَلَىٰ فَضْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَلَا يَسْتَغْلِلُ بِعِلاجِ مَرْضَ قَلْبِهِ بَلَّ يَشْتَغِلُ بِعِلاجِ مَرْضَ بَدِينَهَ مِنْ غَيْرِ اِنْكَالَ
أَوْ كَنْكَلَارَ اِسَرَ تَعَالَىٰ كَرَ فَضْلَ رَبِّكَهَ كَرِيَتَا هَرَ اِسْبَنَهَ دَلَّ كَهَ دَكْمَهَا عَلَاجَ نِينَ كَرَتَا بَلَكَهَ بَرَنَيِّهَ فَضْلَ اِتَّهَيِّهَ كَيَهَ كَيَهَ كَيَهَ
عَلَىٰ فَضْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ مَعَ كَوْنَ فَضْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَامَّا فِي الدُّنْيَا وَلَا حَزَرَةَ وَالثَّالِثَةَ وَهِيَ الْدَّاءُ الْعَضَالَ فَقْدَ الطَّبِيبَ
بَارِجَرَوْكَهَ اِسَهَ تَعَالَىٰ كَفَضَنَ دُنْيَا اَوْ آخِرَتَ دُونِنَ مِنْ بَرِيَهَهَ اَوْ تَمِيرَ سَبَبَ يَهْرَ اِمَرَهَ بَرِيَسَتَهَ كَهَ بَعْيِيَهَ طَبِيبَ كَهَ سَنَنَا

فان الاطباء هم العلماء وهم في هذا الزمان قد مرضوا مرض اشد يد لحتى يجز واعن علاج افسوس فضلا عن
 كينونك اسكنے طبیب تر علاج ہیں سواس زمازین و زخود ری سختہ بیماریں بیماریں کہا پڑا ہی علاج نہیں کر سکتے غیر کہ
 علاج خود ہم و یہاں السبب عدم الداء والقطع الداء و هلاك الخلق بل شتعال الاطباء بقمنوں الاغواء فلذتهم
 تو کی اگتنی ہے اس سبب سے یہ دکھ اور کھمی زیادہ کی جیسا اور علاج جامد رہا اور نلق مرکبی بلکہ طبیب طرف کے اغوا میں شفول ہیں کا خلکہ و طبیب
 اذ لم يصلح لهم يفسد ما ولیتھم سکتو اولم ينطقو فاقائم اذا انکھم ولا يقصدون في مواطنهم لا استعمالة قاول العوام
 اگر علاج نہ کر لے تو ترکھ بھی نہ بڑھائے اور کافی کہ وہ غاموش رہئے کچھ سربوتے بیٹھ کر جب وہ بولتے ہیں تو اس وعظیت سے سوابلائے قلب عوام کو کچھ اور خوب نہیں
 ولا يوصلون اليها الا بذكر الرجاء والرحمة تكون ذلك اللہ في لا سماع ولا خف على المطبع فينصر الخلق عن جلبيں
 ہونی اور اسکا وسیلہ یہ اسید اور حمرست کا ذکر کھیڑا کھا ہر کینونک بی بی کا نہیں لذینہ او طبعیتوں پر بہت کا ہر کچھ فاخت مجاہس وغیرہ سے جب انھیں اور
 وغضہم قد استفادوا منہم چراکہ علی المعاصی قہما کان الطبید بکذلک یہاںک المريضی لدعای محیث یضعبه
 تو آکھوں ہوں پر اور بھی جرأت پیدا ہو جاتی ہے اور جب طبیب ہی ایسا ہو تو کھدا دوا ہی سے مریکا کینونک طبیب بے محل دوا
 فی غير موضعہ فان المؤفت والرجاء دوا اُن لکن لشکریں متضادی لعلة فالذی غلب عليه المؤفت
 دیتا ہر بیٹک خوف اور رجاء دو زین پر ایسے روشنیں کے جو اکاپ سے بیمار نہیں
 پھر جسپر خوف بنا غالب آیا کہ

رحمة الله تعالى لان ذكرها يسلكهم بالكلية لكن لما كانت اخف على النفوس فالذى لقلوب لم يكن غرض الوعاظ
يرى الكى كا اپھا نین کیوں کہ دلوں زکر مکروہ دیتے ہیں لیکن یہ ذکر لرکون پر جو بلکہ یہ اور ائمۃ دلوں میں لذت پیدا کرایا اور واعظون کی خوشی
کلا استعمال القلوب واستقطاب الخلق بالشائع عليهم کیف ما کاونا هالو الی ارجاع حتى ازداد الفساق فساک
دلوں کے بھولائے اور خلقت سے یعنی تعریف کا ذکر ساکر ادنین ہر خلق کا عالی کبھی ہوا کر تو واعظ خدا نواہ رجای طاف متوجه ہوا زیرینہ ساخت فنا میں اپنی نار پڑھیا
والمنه مکون فی طغیانہم تما دیاد ذکر فی موضع اخراج المخلق الموجودین فی هذا الزمان کان الاصل فی لهم غلبۃ اللحوق بشطر
او رفعیا میں ہے توگ اور بھی تو بھی اور ایک اور بھی میں مذکور رکرا اس زمان کی خلقت کو یہ اصل یہ ہے کہ اپنے خوف غارتی پر باوے پر اتنا
ان لا يخرجهم الى الياس وترك العمل وقطع الطم من المغفرة هيكون ذلك سببا للتكاسل عن العمل داعيا الى الانهاك
روز نامیہ ہو کر عمل رکر نہ کرن اور معرفت کی سعی نہ جائز ہے کیونکہ اب عمل ہی سست اور اچا معااصی میں بھب جاؤں گے
فالمعااصی فان ذلك قنوط وليس بخوف بل الخوف هو الذي يمکن على العمل يکد جحیم الشہوت ويزبح القلب
کو درجہ یاس کا ہے خوف کا نین ہے بل خوف یہ ہوتا ہو کر عمل کی غربت ہو اور تمام سخوات بے مزہ ہو جامن اور قل دنیاں غربت سے بیزار ہو کر
عن الرکون الى حار العرق ويد عقول المیل لی حارا ورو وھذا هو الخوف الحسیق لا الياس لموجی للقند فاذا كان
بل جادے اور آخڑت کی غربت ہونے لگے اور حات اپنے خوف کی ہر یاس کا درجہ خیں جسیں نامید ہو جاوے جب تلا یا ہے
الامر كذلك فالطريق الذي یعنی ان یسلکه الوعظ في وعظه مع المخلق في هذا الزمان اذا كان مامورا من
رؤمه سستہ جو واعظون کو واعظین اس زمان کی خلقت کے ساتھ ملنا یا بے جکہ واعظ امام کی طرف سے مامور ہو تو یہ ہے
جمة الامام ان یذكر ما فی القرآن من الآيات المخوف للملئيين وعاوره فی الاختمار والاثار فی ذم المجرمين و مدح الدالین
کر قرآن میں سے وہ آیات بیان کرے جنہیں گئے کاروں کے واسطے خوف ہو اور وہ احادیث اور ناجیتین گئے کوں کی تجوید لو یہ کر را یافت کرنا و الزکر بین
المطیعین او سیستکر لزمہ ان کان وارث رسول رب العالمین فانہ علیہ السلام مخالف دینا لا وکارہما وانما
اور اسی نتیجے کی تھی اگر رسول رب العالمین کا وارث ہو بیشک بنی ایلیا سلام نے زدنیا رچوڑا ہوا و نہ درسم یہ ہے
خلف العلم والحكمة وورثه كل عالم بقدر ما أصابه ثم یبتغي له ان یقر عذهم ان تعزیل العقوبة علی الذنب صو
علم او علمت حجور وکریم اور سر عالم اسکا وارث ہو یعنی اسکے نسبت میں تھا یہ کوں یا بھی کرائے کریں کوں کو بال سے دنیا میں اپنی عقوبہ ہو جانی ہے
فی الدینیا ویسین لیهم ان کان دیصیبا لانسان من المصائب فی الدینیا فی وسیبہ بیتبیه کیا قال الله تعالى وَمَا أصابکم
اور بیان کرے کہ افسان پر دنیا میں جو صیبت یہ جائی ہو سوہ بگن ہونکے وبال سے ہر جنما پنج امر تعالیٰ فرماتا ہے اور جو پر نہیں
قُنْ مُصِبَّةٌ فِيمَا كَسِبْتُ أَيْدِيکُمْ فی دینی کیم فی دینی لکم
کریں ختن وید اسکا جو کہ ایضاً کارے ہا عکون نے اب لازم ہر کو اکتوبری خوف دلاوے ایسے کریں کوچھ آدمی دنیا ہی کی عقوبہ کر دئے ہیں اور آخڑت کے
فی امر الاخوة لفترط جملہ فی لفہ ای پیان لہ ان الذکر بکلمہ تتجمل فی الدینیا سوہ میں فی غالب الامر ویضيق علیہ رزقه
باب میں جمال کے اسے سہولت برئے ہیں تو اب لمحہ کو لازم ہو کر اسے سانے بھی بیان کرے کہ گناہوں کی شامت اکثر دنیا میں جلد آجائی ہو اسکے بعدی رزق نہیں
بسیمہ مکاروی انه علیہ السلام قال العبد ليحرم الرزق البیب ذنب دیصیبه ثم یبتغي له ان یختم هر الوعظ ویرفع
ہو جانی ہے کیونکہ روایت ہو کر بھی علیہ السلام فرمایا کہ آدمی کسی کے بہنے فی سے محروم ہو جاتا ہو پھر اسکے پاہیے کو واعظ غفرانے کے اور پاک کر کے
صونہ دیکون منه فی وعظه ما یشرع بالحال لذی هوفیہ من الترغیب الترهیب مکاروی عن جبارانہ علیہ السلام
اور واعظ میں جو بیان کرتا ہو ویسا ہی حال بنائے کہ صورت سے تر غیب اور خوف علوم ہو کیونکہ جابر سے روایت ہو کر بھی علیہ السلام کا
کان اذ لخطب احمد تھینا کا وعلاصوتہ کانہ مسند نجاشی فی کذا یبتغي له اذ انکلم بکلام ان یکرہ کا ثلث مرات
یہ حال سختا کر جب واعظ فرمائے تو اسکیں سرخ اور آواز بلند ہو جائی گریا فرنج سرداڑتے ہیں اور ایسے ہی لازم ہے کہ جب کوئی بات کے تو قیم بار کے

لنفسه سامعه ونیکن قلوبم ویحفظه آلماروی عن اش انه عليه السلام کان اذ احکم بكلمة اعاده هائلثا
مار سنه دلے بجهه لین اور انکے دلے بن بجهه جاوے او اسکو ایدر کھین کیونکہ انس سے روایت ہر کثرتی علیہ السلام الکوئی بات فرست تو زین ای رکنے
حتی تهم عنہ لکن یجیب علیہ از بحث نزعن خلط کلامہ البیعتہ لما ذکر فی الاحیاء ان الوعظ مهما مرح کلام البیعت
اکر حزب بجهه لین لیکن واعظ پر واجب ہے کہ اپنے کلام میں بعثت کی باتیں نہ لاؤ۔ کیونکہ ایسا مین مذکور کر کر واعظ اگر بدغصت بیان کرنے کا
یجیب منعہ ولا یجوز حضور مجلسہ الاعلی فصل الرد علیہ ان قدروان لم يقد لا يحضر مجلسہ وکلاهم کان کلاں
تو اسکا رکن کرنا واجب ہے اور اسکی باریں جانا باز نہیں مگر باوارہ مرد کے جاوے تو جاوے اگر قدر تکھا ہوا اگر قدر تھوڑا اسکی بیانیں جاوے اور اسکے ہی اگر کے علم
مائلا الی ارجاء و تحریۃ الناس علی معاصرہ وزاد بسبیہ رجاء الخلق علی خوفہم فهو منکر یجیب منعہ لکون
مرجیاں طرف منتشر ہوں اور لوگوں کو معافی پر جرأت ہوئی ہو اور اس باعث سے خائی کو رجا خوت سے زیادہ بڑھ بادے اب تھے واعظ نہیں منکر اسکا رکن پا بھی
فساد کا عظیمہ ابل الاقرب و کا لیق بطبع الخلق ان یرجح خوفہم علی جائیم لاتهم الى الخوف احوجہ ذکر فی الرسالة
اسکا بڑا خاصہ ہو لکھنعت کے عالی کے مطابق یہ کہ اپنے رجاء سے فون غائب ہے کیونکہ خوف کے زیادہ رنجات ہیں اور امام غزالی کے رساریں
السماء یا ایسا الولد للہ الام الغزالی ان لواعظ اینبغی له ان یکون عزمه و همتہ ان یدعوا الناس من النها

جہکنام یا ایسا الولد از مرکرے کہ واعظ کو جا بھی کہ اسکا قصد اور بست یہ ہی ہو ہے کہ لوگوں کو رینا سے آخوند کی طرف بلاوے
الآخرۃ و من المعصیۃ الی اطاعۃ و من الحرص الی القناعۃ و یجیب الیہم الاخرۃ و یتعصّمُ علیم اللہ و علیہم
اور صبرت سے طاعت کی طرف طلب کرے اور حرص سے قناعت کی طرف اشارہ کرے اور انکو آخرت کی محبت اور دنیا کا بعض دلادے اور انکو
العبادۃ والتفویہ لان الغائب فی طباعہم الریغ عن منهج الشرع والسع فیما لا یرضی الله تعالی فیلہی قلوبیم
عبدات اور یہ ہیز کارنا تعلیم کرے ایسے کہ ایکی بیرون ہیں اکثر شرع کی راہ سے بھی اور مختلف فمائیںی اللہ تعالی کی سی ہوئی ہر سوانح کے دلوں نہیں خدا کا آخرت
الیہم ویخوہم عما یستقبلہم من المیاوف لحل صفات بلطہم تتعیر و معاملہ ظاهرہم تتبیل و یظہرہم الحرص
ذالے اور انکو سامنے آئی ہوئی تو نناک جیزوں سوڑا رے تا بد کر انکے صفات باطنی بدل جاویں اور ظاہر کا معاملہ پلٹ جاوے اور ائمہ طاعت کی حرص
الی اطاعۃ والرجوع عن المعصیۃ و هذله هو طرق الوعظ والنصیحة وكل اعظہ لا یکون عظہ هکذا فعظ و بیال علی
او صبرتے جو جریئے خلارہ رکنے کے آمدی ہے طلاق و عطہ اور صبرت کا اور جس واعظ کا واعظ ایسا شروعے تو اسکا واعظ

القاتل السامع بل قيل انه شيطان في صوره انسان يخرج الخلق عن طريق الحق و يجعلهم في حرج عليهم ان يفرون
لتحته ادرسته دو لذن بربال هے بل رببته كتبته مرن کر وہ انسان کی صورت میں شیطان ہرگز خلقت کو طریق ہوتے ہے بل اکر ہاکر کرتا ہے سو ناقہ پرواجب ہے کہ اسی را بارہین
منہ فرار ہم من الاسد لان ما دفسناک هذا الوعظ من حیثهم لا يسعهم ان يفسد بمشى الشيطار ومن کاولہ
جیسے شیر سمجھا تھا جن کیونکہ یہ اعظم بتنا اللہ اولین بر باد کر لیا شیطان کی تهدیت نہیں کہ اخابر باد کر دے اور بکو
یہ قدرت یجھ علیہ ان یذله من منابر المسلمين وینفعه عمما باشرة لا ہم من حملة الامر بالمعروف والنهي عن المنكر فلذا
تلاہ اور تدریج و کراچی کے اسکو سلام انون کے نہیں اس تاریخ اور وعظ کئے کیونکہ امر بحکم امر بالمعروف او نہیں عن المنکر بین اعلیٰ را درج کر دے آئی
الوعاظ الذين يستغلون بالقصص التي يتطرق اليها الزيادة والتقصاص والكذب والبهتان قد ورد ذلك الملعون
واعظات کیا بناں بیان کرنے این جسمیں زیادتی لکھتی اور جھوٹ اصر بتان ملابھا بے متقدیں اُنکی محابس میں مانے سے منکر کے بین
المخلوس فی مجلسم کان القصص منہما یتفعم سمعہ و منہما یاضر سمعہ و ان کان صدق فاقیر بع على نفسه الکلیختاط
اسی سے کوئی بھی شخصون کا سنا مضید ہوتا ہے اور بعیض شخصوں کا سنا مفرکرتا ہے اگر پہچاہو وے پھر وہ شخصی پنے اوپر یہ در دادہ کھول لے کا
عیلہ الصدق بالکذب والنافع بالضرار و قال احمد بن حنبل لعنة الله اکانت من قصص الابباء والصالحين
تو اپر سی جھرست میں انہنان خڑ میں لا ریگیا ستر نوکی اور احمد بن حنبل رہتے ہیں کہ نے اگر اغا اوسلم کا کہ

